e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14•RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 348 Monday , September 21 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۳۴۸) لکھنؤ، بروز پیر ۲۱-ستمبر ۲۰۲۶ء،مطابق ۹/ربیع الآخر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

بینکاک سے دہلی جانے والی انڈیگو پرواز کی لکھنؤ میں ہنگامی لینڈنگ

لکھنؤ (یو این آئی) بینکاک سے دہلی جانے والی انڈیگو ایئر لائنز کی ایک پرواز نے ہفتے کی دیر رات ایک مسافر کی اچانک طبیعت انتہائی خراب ہونے کے بعد لکھنؤ کے چودھری چرن سنگھ بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ہنگامی لینڈنگ کی۔ ہوائی اڈے کے ذرائع کے مطابق انڈیگو کی پرواز 6E-1054 نے رات تقریباً 8:15 بجے بینکاک سے اڑان بھری تھی اور اسے رات 11:10 بجے دہلی پہنچنا تھا۔ دوران پرواز ایک مسافر کی طبیعت بگڑتی دیکھ کر عملے کے ارکان نے فوری طور پر پائلٹ کو اطلاع دی۔ پائلٹ نے صورت حال کو دیکھتے ہوئے لکھنؤ ایئر ٹریفک کنٹرول سے رابطہ کیا اور ہنگامی لینڈنگ کی اجازت طلب کی۔ اجازت ملنے کے بعد طیارے نے رات تقریباً 10:55 بجے لکھنؤ ہوائی اڈے پر بحفاظت لینڈنگ کی۔ اچانک طیارے کے رخ میں تبدیلی اور ہنگامی لینڈنگ سے طیارے میں سوار بعض مسافروں میں گھبراہٹ پھیل گئی۔

یو.جی سی کے خلاف زبردست مظاہرہ، پولیس اور مظاہرین میں جھڑپ

فیروز آباد، 20 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے فیروز آباد میں اتوار کو یو.جی سی کے خلاف اعلیٰ ذات کے لوگوں نے متحد ہو کر مظاہرہ کیا اور ریلی نکالی۔ ضلعی ہیڈ کوارٹر کی جانب جا رہے مظاہرین کو پولیس نے بیری کیڈنگ لگا کر زبردستی روکنے کی کوشش کی، جس پر جھڑپ ہوگئی۔ یو.جی سی واپس لینے کے مطالبے پر وزیر اعظم کے نام ایک میمورنڈم پیش کیا گیا۔ یو.جی سی کے خلاف اتوار کو مقامی گاندھی پارک میں بڑی تعداد میں اعلیٰ ذات کے لوگ ریلی نکالنے کے لیے جمع ہوئے تھے۔ جمع ہونے والے لوگوں میں خاص طور پر نوجوان طبقے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ ذات کے لوگوں کے علاوہ مسلم برادری کے افراد بھی شامل نظر آئے۔ یو.جی سی واپس لینے کے ساتھ حکومت مخالف نعرے بھی لگائے گئے۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ انہیں امتیازی سلوک کرنے والا اور سماج کو تقسیم کرنے والا آئین منظور نہیں ہے۔ سماج کے اتحاد اور ملک کی سالمیت کے لیے یو.جی سی کو واپس لیا جانا ضروری ہے۔

دہلی کے وی آئی پیز بھی ایس آئی آر کی زد میں

الیکشن کمشنر ایس ایس سندھو، وزیر خارجہ ایس جے شنکر، خارجہ سکریٹری وکرم مسری اور لال کرشن آڈوانی سمیت کئی اہم شخصیات کو نوٹس، 47 لاکھ نام ڈرافٹ لسٹ سے خارج

نئی دہلی۔(ایجنسی) دہلی میں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے دوران الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری نوٹسوں کی فہرست میں کئی اہم سیاسی شخصیات کے ساتھ موجودہ اور ریٹائرڈ اعلیٰ افسران کے نام بھی سامنے آئے ہیں۔ ان میں الیکشن کمشنر ایس ایس سندھو، وزیر خارجہ ایس جے شنکر، خارجہ سکریٹری وکرم مسری اور سابق نائب وزیر اعظم لال کرشن آڈوانی شامل ہیں۔ رپورٹس کے مطابق ایس ایس سندھو کو ووٹر ریکارڈ میں نام کی اسپیلنگ کے فرق کی بنیاد پر نوٹس جاری کیا گیا ہے، جبکہ وکرم مسری سمیت بعض دیگر افراد کے نام گزشتہ ایس آئی آر کے ریکارڈ سے میپ نہ ہونے کی وجہ سے نوٹس فہرست میں شامل کیے گئے ہیں۔ جے شنکر اور ان کی اہلیہ کے ایس جے شنکر کے نام بھی نوٹس حاصل کرنے والوں میں شامل ہیں۔

نوٹس پانے والی دیگر اہم شخصیات میں سیبی کے چیئرمین توہین کانت پانڈے، وزیر اعظم کے پرنسپل سائنٹفک ایڈوائزر اجے سود، صحت سکریٹری پنیہ سلیلا، محکمہ ماہی پروری کے سکریٹری ابھلاشا لکھی، ان کی اہلیہ سکتی لکھی، فوڈ سکریٹری رجت کمار مشرا اور لینڈ ریسورسز سکریٹری نریندر بھوشن شامل ہیں۔ سابق افسران میں سابق سی اے جی سنجے مورتی، نیتی آیوگ کے سابق نائب چیئرمین اروند پنگڑھیا، یو جی سی کے چیئرمین ایم جگدیش کمار، سابق سکریٹری الکا اپادھیائے، روہت کمار سنگھ، نینا سنگھ، گری دھر ارمانے اور لینا نندن کے نام بھی شامل ہیں۔

سابق نائب وزیر اعظم لال کرشن آڈوانی کو بھی نوٹس بھیجے جانے کی اطلاع ہے۔ ان کا نام 2002 کے پرانے ووٹر ریکارڈ سے میپ نہ ہونے کی وجہ سے نشان زد کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ کپل سبل اور کانگریس لیڈر ابھیشیک منو سنگھوی کے نام بھی نوٹس فہرست میں شامل ہیں۔ دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا اور سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال بھی ایس آئی آر کے تحت نوٹس پانے والوں میں شامل ہیں۔ کیجریوال، ان کی اہلیہ، بیٹے اور والدین سمیت خاندان کے پانچ افراد کو 'ان لیپڈ وولاسٹ ایس آئی آر' زمرے میں نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔

رپورٹس کے مطابق زیادہ تر افسران کے سرکاری مکانات موتی باغ علاقے میں ہیں، جو دہلی کینٹ اسمبلی حلقے کا حصہ ہے۔ اس بوتھ کے 593 ووٹروں کو نوٹس بھیجے گئے ہیں۔ اس عمل کے دوران ایک اور معاملہ سامنے آیا ہے جس میں وزیر اعظم کی اقتصادی مشاورتی کونسل کے سابق رکن بی دیبرائے کا نام بھی نوٹس فہرست میں شامل ہے، حالاں کہ ان کا 2024 میں انتقال ہو چکا تھا۔ دہلی میں ایس آئی آر کے دوران مجموعی طور پر تقریباً 47 لاکھ نام ڈرافٹ ووٹر لسٹ سے خارج کیے گئے، جبکہ 33 لاکھ سے زیادہ ووٹروں کو مختلف وجوہات کی بنیاد پر نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ نوٹس پانے والے ووٹروں کو متعلقہ انتخابی افسر کے سامنے پیش ہو کر اپنے ووٹر ہونے کا دعویٰ اور ضروری دستاویزات پیش کرنا ہوں گی۔

الیکشن کمیشن کے مطابق ایس آئی آر میں پرانے انتخابی ریکارڈ سے موجودہ تفصیلات کے میچ نہ ہونے، نام کی اسپیلنگ میں فرق یا دیگر تضادات کی صورت میں تصدیق کا عمل شروع کیا جا رہا ہے۔ کمیشن کی ویب سائٹ پر 2002/2003 کے آخری ایس آئی آر ریکارڈ سے نام تلاش کرنے کی سہولت بھی دستیاب ہے۔

کانگریس لیڈر رمیش نے کہا کہ حذف کرنے کی شرح 17 فیصد سے زیادہ ہے۔ مزید برآں، 54.3 ملین ووٹرز کو انتخابی فہرستوں میں اپنے نام برقرار رکھنے کے لیے اضافی دستاویزات جمع کرانے کے لیے نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ اس سے حذف ہونے کا خطرہ مزید 15 فیصد بڑھ جاتا ہے۔ یہ غیر معمولی طور پر زیادہ تناسب پورے ایس آئی آر عمل میں ساختی خامیوں کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اتنے بڑے پیمانے پر حذف ہونے کے باوجود کتنے ووٹروں کو اپنے ناموں کی تصدیق کرنے کی ضرورت ہے۔ جے رام رمیش نے کہا کہ مجموعی طور پر، 32 فیصد، یا تین میں سے تقریباً ایک ووٹرز کو یا تو حذف کر دیا گیا ہے یا حذف کیے جانے کا خطرہ ہے۔ اس سلسلے میں ریاست کے لحاظ سے درجہ ذیل ہے: دہلی (53.73 فیصد)، چندی گڑھ (52.58 فیصد)، جھارکھنڈ (39.57 فیصد)، اتراکھنڈ (35.71 فیصد)، میگھالیہ (35.36 فیصد)، مہاراشٹرا (33.88 فیصد)، تلنگانہ (48.90 فیصد)، کرناٹک (27.63 فیصد)، آندھرا پردیش (21.17 فیصد) اور پنجاب (15.23 فیصد)۔ کرناٹک، تلنگانہ اور جھارکھنڈ میں حذف ہونے کے خطرے سے دوچار ووٹروں کی فہرست کو عام کیا گیا ہے تاکہ ووٹر اس پر اپنے نام چیک کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ دہلی نے یہ فہرست 19 ستمبر 2026 کو عام کی تھی اور وہ بھی صرف عوامی دباؤ کی وجہ سے۔ بی جے پی کی حکومت والی دیگر ریاستوں کے ساتھ پنجاب نے ابھی تک ایسا نہیں کیا ہے۔ رمیش نے الزام لگایا کہ اس بات کے کافی شواہد موجود ہیں کہ مختلف ریاستوں میں بڑے پیمانے پر حذف ہونے والے ووٹروں میں بنیادی طور پر سب سے زیادہ معاشی اور سماجی طور پر کمزور اور معاشرے کے پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والے ووٹرز شامل ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ زیادہ تر بڑی ریاستوں میں ایس آئی آر کے عمل کے دوران مردوں سے زیادہ خواتین کو ووٹر لسٹ سے نکال دیا گیا۔

ایس آئی آر درحقیقت بڑے پیمانے پر، شاہ کی جانب سے ہٹانے کا عمل اور آئین پر حملہ ہے: کانگریس

کانگریس نے اتوار کو الیکشن کمیشن کی ووٹر لسٹوں کی جاری خصوصی گہری نظرثانی کے دوران بڑے پیمانے پر حذف کرنے کا معاملہ اٹھایا، اور الزام لگایا کہ ایس آئی آر درحقیقت بڑے پیمانے پر، شاہ کی جانب سے ہٹانے کا عمل اور آئین پر حملہ ہے۔ کانگریس نے کہا کہ اس بات کے کافی ثبوت موجود ہیں کہ مختلف ریاستوں میں بڑے پیمانے پر ہٹائے گئے ووٹروں کی اکثریت معاشی اور سماجی طور پر کمزور اور معاشرے کے پسماندہ طبقات سے ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے کہا کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا نے جون 2025 میں بہار میں ووٹر لسٹوں کی خصوصی گہرائی سے نظرثانی کا پہلا مرحلہ شروع کیا تھا۔ دوسرا مرحلہ بعد میں نومبر 2025 میں نو ریاستوں اور تین مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں شروع کیا گیا تھا۔ رمیش نے ایک بیان میں کہا کہ فیز 1 اور 2 میں 78 ملین ووٹروں کے ناموں کو حذف کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایس آئی آر سے پہلے ووٹر لسٹ میں درج کل ناموں میں سے 13 فیصد کو حذف کر دیا گیا ہے۔ رمیش نے کہا کہ تیسرا مرحلہ 2026 کے وسط میں 16 ریاستوں اور تین مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں شروع ہوا تھا۔

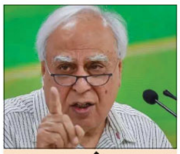

'میں جواب نہیں دوں گا'، الیکشن کمیشن کے نوٹس پر کپل سبل کا ردعمل

نئی دہلی۔(ایجنسی) راجیہ سبھا رکن اور سینئر وکیل کپل سبل نے دہلی میں جاری ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی یعنی ایس آئی آر کو لے کر الیکشن کمیشن پر سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔ سبل نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کا نام لیتے ہوئے کہا کہ جب ان کے پرانے ووٹر ریکارڈ کا ملان ہو چکا ہے، بی ایل او ان کے دستاویزات اور فارم پر دستخط کر چکا ہے اور ان کا نام ڈرافٹ ووٹر لسٹ میں بھی موجود ہے، تو انہیں 'ان میپڈ وولاسٹ ایس آئی آر' زمرے میں نوٹس کیوں بھیجا گیا؟ انہوں نے سوال کیا کہ کیا اب وہ شہری نہیں ہیں؟ سینئر وکیل نے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ انہیں اس نوٹس کی اطلاع خود الیکشن کمیشن سے نہیں بلکہ ایک فون کال کے ذریعے ملی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان کے یہاں ابھی نوٹس کی کوئی فزیکل کاپی نہیں پہنچی ہے۔ سبل کے مطابق ویب سائٹ پر نوٹس کی معلومات دیکھنے کے بعد انہوں نے اپنے دفتر سے اس کی تصدیق کرائی، لیکن وہاں بھی نوٹس نہیں ملا۔ پریس کانفرنس میں سبل سے پوچھا گیا کہ کیا وہ نوٹس کے خلاف عدالت جائیں گے؟ اس پر انہوں نے واضح طور پر کہا کہ وہ سپریم کورٹ نہیں جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ "جب ملان ہو چکا ہے تو میں عدالت کیوں جاؤں گا؟ نام کاٹنے دو ان کو۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ وہ اپنے ووٹ کو غلط طریقے سے کاٹے جانے کی شکایت لے کر سپریم کورٹ میں درخواست گزار بن کر نہیں جائیں گے۔

'دیا جلانے کے لیے پیسہ ہے، ہاسٹل کے لیے کیوں نہیں؟'

طالبہ کے سوال پر راہل گاندھی نے پی ایم مودی سے جواب مانگا

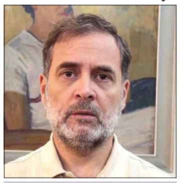

اپوزیشن لیڈر نے طلبہ کو غیر محفوظ پی جی میں رہنے کی مجبوری کا مسئلہ اٹھایا

نئی دہلی۔(ایجنسی) لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی ان دنوں 'چھاتروں کی گونج' پروگرام کے ذریعے طلبہ اور نوجوانوں سے مکالمہ کر رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں وہ 19 ستمبر کو مدھیہ پردیش کے اندور پہنچے، جہاں انہوں نے طلبہ سے بات چیت کی اور ان کی تعلیم، ہاسٹل، روزگار اور مسابقتی امتحانات سے متعلق مسائل سنے۔ راہل گاندھی نے دعویٰ کیا کہ اندور میں مکالمے کے دوران ایک طالبہ نے ان سے ہاسٹل اور رہائش کے مسئلے کو لے کر سوال کیا۔

کانگریس رہنما راہل گاندھی نے اتوار (20 ستمبر) کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اس سوال کا ذکر کرتے ہوئے مرکزی حکومت سے جواب مانگا۔ راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں طالبہ کا سوال لکھا کہ "سرکار کے پاس دیا جلانے کے لیے پیسہ ہے، ہمارے ہاسٹل کے لیے کیوں نہیں؟" ان کے مطابق یہ سوال کل اندور میں ایک طالبہ نے مجھ سے پوچھا۔ گاؤں سے تعلیم حاصل کرنے کے لیے شہر آئی طالبہ نے کہا کہ ہاسٹل نہیں ہے، تو پی جی میں رہنا پڑتا ہے۔ صرف محفوظ جگہ پر رہنے کے لیے لاکھوں روپے خرچ ہو جاتے ہیں۔ ہر ماہ کرایے کی فکر اور بے گھر ہونے کا خوف رہتا ہے، اسی میں تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے۔ کئی لڑکیاں اسی وجہ سے تعلیم چھوڑ دیتی ہیں۔ صرف اس لیے کہ رہنے کی جگہ نہیں ہے۔ رہائشی الاؤنس مہنگائی کے ساتھ نہیں بڑھتا اور اوپر سے بدعنوانی کی نذر ہو جاتا ہے۔

راہل گاندھی نے اپنی 'ایکس' پوسٹ میں وزیر اعظم مودی سے اس سوال کا جواب مانگتے ہوئے کہا کہ کیا اس بچی کے سوال کا کوئی جواب ہے؟ اندور میں 'چھاتروں کی گونج' پروگرام سے قبل راہل گاندھی کوٹا، پونے، پریاگ راج اور دہرادون میں طلبہ سے بات کر چکے ہیں۔ ایک دیگر 'ایکس' پوسٹ میں ہفتہ کو راہل گاندھی نے لکھا تھا کہ "ملک پر ایک سسٹم نے تہہ در تہہ قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ سسٹم آخر ہے کیا؟ آر ایس ایس اور 'ہم دو، ہمارے دو' کی قیادت میں گنے چنے لوگوں نے مل کر ہندوستان کے ہر ادارے پر اپنا کنٹرول قائم کر لیا ہے۔ حکومت ہو، کاروبار ہو، تعلیم ہو، صحت ہو، کھیل ہو، میڈیا ہو، عدلیہ ہو، الیکشن کمیشن ہو یا بیوروکریسی، اس سسٹم میں ہنر نہیں بلکہ پیسہ اور پہنچ اہمیت رکھتی ہے۔" راہل گاندھی مزید لکھتے ہیں کہ "اس قبضے کے خلاف، بدعنوانی کے خلاف اور ناانصافی کے خلاف طلبہ کی آواز ہی اس سسٹم کے لیے سب سے بڑا چیلنج ہے۔ اسی لیے سسٹم کو طلبہ سے خطرہ ہے، کیونکہ وہ سوال پوچھتے ہیں اور جوابدہی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اسی خوف کی وجہ سے سسٹم طالب علم نہیں بلکہ اندھ بھکت چاہتا ہے، طلبہ کو ہراساں کرتا ہے اور اندھ بھکتی کو فروغ دیتا ہے، تاکہ کوئی سوال نہ اٹھائے اور من مانی چلتی رہے۔"

'عوام اب سننے کے موڈ میں نہیں'

اکھلیش یادو کا بی جے پی پر مہنگائی، بدعنوانی اور نظم و نسق کے مسائل کو لے کر حملہ

لکھنؤ: سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے اتوار کو بغیر نام لیے بی جے پی حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے مہنگائی، بدعنوانی، قانون و انتظام، بے روزگاری، کسانوں کے مسائل اور آئینی امور سمیت متعدد معاملات پر سوال اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت سے متعلق دعوؤں اور بیانات پر اب عوام کا اعتماد نہیں رہا اور لوگ ایسے لوگوں کو سننے کے موڈ میں نہیں ہیں۔ اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک طویل پوسٹ میں مختلف معاملات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ "مندر میں چوری کروانے والے اور دکھی ماں کی توہین کرنے والوں کی جھوٹی بات پر اب کوئی بھروسہ نہیں کر رہا ہے۔" انہوں نے الزام لگایا کہ جن لوگوں نے اپنے خلاف مقدمات واپس کروائے، شنکراچاریہ تک پر حملے اور الزامات لگوائے اور آئین کی مخالفت میں بابا صاحب امبیڈکر کے مجسمے تک توڑے، ان کی باتوں پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

ایس پی صدر نے اقلیتوں کے ساتھ ناانصافی، ہاتھرس معاملے میں انصاف نہ ملنے، ایک نوجوان بیوہ کو جیل میں اذیت دیے جانے اور اساتذہ، صحافیوں و ایماندار افسران کے ساتھ بدسلوکی جیسے معاملات بھی اٹھائے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کوریڈور، پل، ایکسپریس وے، مندر اور پانی کی ٹنکی کے نام پر تعمیراتی کاموں میں بدعنوانی ہوئی، جبکہ اقتدار سے وابستہ افراد کو جرائم کے بعد بچانے کی کوشش کی گئی۔ اکھلیش نے یہ بھی الزام لگایا کہ عوام کے ٹیکس کا پیسہ حکومت کی تشہیر پر خرچ کیا جا رہا ہے۔

انہوں نے اپوزیشن کے خلاف جھوٹے مقدمات، فرضی انکاؤنٹر اور بلڈوزر کارروائی کا حوالہ دیتے ہوئے حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔

مہنگائی کے معاملے پر اکھلیش نے کہا کہ کھانا پینا، دوا علاج اور تعلیم تک مہنگی ہو گئی ہے۔ انہوں نے کسانوں کو کھاد، آبپاشی کا پانی اور بجلی نہ ملنے، آوارہ مویشیوں سے فصلوں کو نقصان اور کسانوں و مزدوروں کو محنت اور پیداوار کی مناسب قیمت نہ ملنے کا الزام لگایا۔ ان کے مطابق جی ایس ٹی سے چھوٹے دکاندار اور کارخانے متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے روزگار کے معاملے میں بھرتیوں کے عدالتی تنازعات، کنٹریکٹ ملازمت، 'لیٹرل انٹری' اور 'ناٹ فاؤنڈ سوٹیبل' جیسے طریقوں کے ذریعے ریزرویشن کو نقصان پہنچانے کا الزام بھی عائد کیا۔ خواتین کے خلاف جرائم، حراست میں اموات، غیر قانونی کان کنی، قبضہ، ذخیرہ اندوزی اور ملاوٹ جیسے مسائل بھی ان کی تنقید کا حصہ رہے۔

ہر ہفتے بڑے پیمانے پر بھرتی، 6 ماہ میں ایک لاکھ سرکاری نوکریوں کا ہدف

وزیر اعلیٰ نے شفاف انتخابی عمل کے ذریعے کلریکل کیڈر 2023 کے 912 امیدواروں کو براہ راست تقرری نامہ تقسیم کیا

لکھنؤ (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے حزب اختلاف کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ جو لوگ اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے میں ناکام رہے، وہ ہمیشہ تنقید ہی کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا، ریاست اور ملک نے ان لوگوں کی نااہلی اور سستی دیکھی ہے، جنہوں نے اپنی بے عملی اور ناکامی کے باعث اتر پردیش کو بیمارو یعنی پسماندہ اور بدحال ریاست بنا دیا تھا۔ ایسے لوگوں کو آج اتر پردیش پولیس یا ریاستی انتظامی نظام پر تبصرہ کرنے کا کوئی اخلاقی حق نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حزب اختلاف گنتی کرتا رہے، حکومت نوجوانوں کو تقرریاں دیتی رہے گی۔ ہفتے کے روز 818 نوجوانوں کو تقرری نامے دیے گئے، اتوار کو 912 نوجوانوں کو تقرری نامے دیے جا رہے ہیں، جبکہ 22 ستمبر کو ایک اور تقرری نامہ تقسیم تقریب منعقد کی جائے گی۔ آئندہ 6 ماہ کے دوران ریاست میں ہر ہفتے بڑے پیمانے پر بھرتی کا پروگرام منعقد کیا جائے گا، جس کے تحت ایک لاکھ نوجوانوں کو سرکاری ملازمتیں دینے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ اتوار کو لکھنؤ میں لوک بھون میں اتر پردیش پولیس بھرتی و ترقیاتی بورڈ کی کلریکل کیڈر براہ راست بھرتی 2023 کے تحت تقرری نامے تقسیم کرنے کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے پولیس سب انسپکٹر (خفیہ)، پولیس اسسٹنٹ سب انسپکٹر (کلرک) اور پولیس اسسٹنٹ سب انسپکٹر (اکاؤنٹس) کے عہدوں پر منتخب 912 امیدواروں کو تقرری نامے دیے۔ وزیر اعلیٰ نے تمام نو منتخب اہلکاروں کو اتر پردیش پولیس کا حصہ بننے پر مبارکباد دی۔

وزیر اعلیٰ نے الزام لگایا کہ اتر پردیش پولیس میں ایسی بھرتیاں بھی ہوئی تھیں جن میں امتحان ایک شخص نے دیا اور تقرری نامہ کسی دوسرے شخص کو مل گیا۔ ایسے امیدواروں کو بھی تقرری نامے دیے گئے جنہوں نے درخواست تک نہیں دی تھی، جبکہ اہل امیدوار محروم رہ گئے۔ انہوں نے کہا کہ اب اشتہار جاری ہونے سے لے کر امتحان، تقرری نامہ جاری کرنے، تربیت اور ضلع میں تعیناتی تک کسی بھی امیدوار کو سفارش کی ضرورت نہیں ہوگی۔ کسی کے ساتھ امتیاز نہیں کیا جائے گا اور ہر فرد کو اس کی اہلیت، صلاحیت اور کارکردگی کی بنیاد پر موقع دیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 2017 سے بھرتی کے عمل میں کی گئی اصلاحات کے نتیجے میں اب تک 5.9 لاکھ سے زیادہ نوجوانوں کو اتر پردیش حکومت میں خدمات انجام دینے کا موقع ملا ہے۔ کئی بھرتی کے عمل اس وقت بھی جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش اب 'بیمارو' یعنی پسماندہ اور بدحال ریاست کی حیثیت سے باہر نکل چکا ہے اور اب ملک کی ان چند ریاستوں میں شامل ہے جو آمدنی کے اعتبار سے فاضل حالت میں ہیں۔ گزشتہ 9 سے ساڑھے 9 برس کے دوران ریاست کی معیشت اور فی کس آمدنی میں 3 گنا اضافہ ہوا ہے۔

تہواروں کے مدنظر آسمان چھونے لگا ہوائی کرایہ

نئی دہلی۔(ایجنسی) تہواروں سے قبل ہوائی کرایے میں زبردست اضافہ ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے عام لوگوں کو کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس دوران صارفین پر پڑنے والے بوجھ کو دیکھتے ہوئے 'صنعتی تنظیم چیمبر آف ٹریڈ اینڈ انڈسٹری' (سی ٹی آئی) نے مرکزی وزیر کو خط لکھا ہے، اور خط میں کرایوں پر لگام لگانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اطلاع کے مطابق تہواروں سے قبل ہوائی جہاز کے کرایوں میں 50 فیصد سے 100 فیصد تک اضافہ کیا گیا ہے، جس وجہ سے ہوائی سفر کرنا کافی مہنگا ہو گیا ہے۔ تہواروں کے موقع پر جلد گھر پہنچنے کے لیے لوگوں کو کافی زیادہ سوچنا پڑ رہا ہے، کرایوں میں اضافے کا براہ راست اثر لوگوں کی جیب پر پڑے گا۔ انہیں باتوں کے پیش نظر سی ٹی آئی نے شہری ہوابازی کے وزیر رام موہن نائیڈو کو خط لکھ کر ہوائی کمپنیوں کی من مانی پر لگام لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔ سی ٹی آئی کے چیئرمین برجیش گوئل نے بتایا کہ سی ٹی آئی کی تحقیق میں سامنے آیا ہے کہ چند دنوں قبل جو ہوائی ٹکٹ سستے تھے، وہی ٹکٹ اب ڈبل سے زیادہ قیمت پر فروخت کیے جا رہے ہیں۔

مایاوتی کا نیا فرمان؛ آنند کمار کے خاندان میں صرف ایشان کو ذمہ داری ملے گی، سنگین غلطی کرنے پر پارٹی سے باہر کر دیا جائے گا

لکھنؤ۔ بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی صدر مایاوتی نے خاندانی سیاست سے دور رہنے کے عزم کو دہراتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے چھوٹے بھائی آنند کمار کے خاندان میں سے صرف ایشان آنند کو پارٹی میں باعزت ذمہ داری دے کر آگے بڑھایا جائے گا۔ تاہم، انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ اگر ایشان نے بھی کوئی سنگین غلطی کی تو انہیں بھی پارٹی سے باہر کا راستہ دکھا دیا جائے گا۔ مایاوتی نے اتوار کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری ایک تفصیلی پیغام میں کہا کہ انہوں نے بہوجن سماج پارٹی کے بانی کانشی رام کے نقش قدم پر چلنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کانشی رام نے سیاست میں آنے کے بعد اپنے قریبی رشتہ داروں کو سیاسی فائدہ پہنچانے سے گریز کیا اور اپنی پوری زندگی بہوجن سماج کے مفاد اور فلاح کے لیے وقف کر دی تھی۔ انہوں نے کہا کہ وہ بھی اپنی پوری زندگی بہوجن سماج کے لیے وقف کر چکی ہیں۔

تاہم، ایک خاتون ہونے کی وجہ سے انہیں اپنے بھائی بہنوں میں سے کسی نہ کسی کو ساتھ رکھنا پڑا۔ اسی سلسلے میں انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی آنند کمار کو اپنی خدمت میں رکھا۔ مایاوتی نے کہا کہ آنند کمار کے خصوصی اصرار پر ان کے بڑے بیٹے آکاش آنند کو سیاست میں لانا پڑا تھا، لیکن شادی کے بعد ان کے رویے میں تبدیلی آ گئی۔ ان کے مطابق، آکاش کے رویے کی وجہ سے ہی کچھ دن پہلے انہیں پارٹی سے الگ کرنا پڑا۔ (تفصیلی خبر صفحہ آخر پر)

ٹاٹا ٹرسٹ نے چندر شیکھرن کی مدتِ کار میں توسیع کو غیر قانونی قرار دیا

ٹاٹا سنز میں تنازع گہرا، نویل ٹاٹا خیمے نے این چندر شیکھرن کی دوبارہ تقرری کی مخالفت دہرائی، ٹاٹا سنز کے چیئرمین کی مدت 3 دن قبل بڑھائی گئی تھی

ممبئی، (یو این آئی) این چندرا شیکھرن کو ٹاٹا سنز کا دوبارہ چیئرمین مقرر کیے جانے کے بعد ٹاٹا ٹرسٹز اور ٹاٹا سنز کے درمیان جاری تنازع کافی بڑھ گیا ہے۔ ٹاٹا گروپ کی ہولڈنگ کمپنی ٹاٹا سنز میں قیادت اور کمپنی کو اسٹاک مارکیٹ میں فہرست بند کرنے کے معاملے پر جاری تنازع کے درمیان نویل نول ٹاٹا کی سربراہی والے ٹاٹا ٹرسٹس نے اتوار کو ایک بیان جاری کر کے کمپنی کی فہرست بندی اور این چندر شیکھرن کو دوبارہ چیئرمین مقرر کرنے کی مخالفت دہرائی ہے۔ ٹاٹا ٹرسٹ نے چندر شیکھرن کی مدتِ کار میں توسیع کو غیر قانونی قرار دیا، کہا: اکثریت نہیں، ڈائریکٹرز کی منظوری ضروری ہے۔ ٹاٹا ٹرسٹس ٹاٹا سنز کے سب سے بڑے شیئر ہولڈرز ہیں اور کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں ٹرسٹ کے نمائندہ ڈائریکٹروں کے حقوق کو فیصلہ کن حیثیت حاصل ہے۔ ٹرسٹس نے کہا کہ 17 ستمبر کو بورڈ کے اجلاس میں چیئرمین کے فیصلہ کن ووٹ کے اختیار کا استعمال ایسے کسی تجویز کو دوبارہ زیرِ غور نہیں لایا جا سکتا جو ابتدا ہی میں منظور نہیں ہوئی تھی۔ نویل ٹاٹا کی قیادت والے ٹاٹا ٹرسٹس کا کہنا ہے کہ ٹاٹا سنز کے بورڈ میں کسی فیصلے کے لیے ٹرسٹس کے نمائندہ ڈائریکٹروں کی اکثریت کی حمایت ضروری ہے۔ ٹرسٹس نے کہا کہ 17 ستمبر کے اجلاس میں ان کے دو نمائندے موجود تھے اور ان دونوں میں سے ایک نے تجویز کے خلاف ووٹ دیا، اس لیے ٹرسٹس کے نامزد ڈائریکٹروں کی جانب سے مطلوبہ اکثریت کی حمایت حاصل نہیں ہوئی۔ ان کے مطابق چیئرمین کا فیصلہ کن ووٹ ٹرسٹس کے نامزد ڈائریکٹروں کے درمیان اختلاف کی صورت میں لاگو نہیں ہوتا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ٹاٹا سنز کے 'آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن' کے تحت بورڈ کا کوئی بھی فیصلہ محض ڈائریکٹروں کی مجموعی تعداد کی بنیاد پر نہیں کیا جا سکتا۔ ٹاٹا ٹرسٹس کے پاس کمپنی میں تقریباً 66 فیصد حصص ہیں اور کمپنی کے آئین میں ٹرسٹس کے نامزد ڈائریکٹروں کی حمایت سے متعلق ایک الگ شرط موجود ہے۔ ٹرسٹس نے کہا کہ کمپنی کا کام کاج نہ تو ٹھپ ہوا اور نہ ہی کوئی تعطل پیدا ہوا۔ بورڈ نے ایک تجویز پر غور کیا اور کمپنی کے آئین نے اس کا جواب 'نہیں' میں دیا۔ ٹرسٹس کے مطابق آئین میں موجود حفاظتی حق کا استعمال تعطل پیدا کرنا نہیں بلکہ اسی آئینی انتظام کو نافذ کرنا ہے جس مقصد کے لیے اسے شامل کیا گیا تھا۔ بیان میں کہا گیا کہ 17 ستمبر 2026 کو بورڈ اجلاس میں ٹاٹا سنز کے چیئرمین کے طور پر این چندر شیکھرن کی دوبارہ تقرری کی تجویز درست طریقے سے منظور نہیں ہوئی اور قانونی طور پر یہ ابتدا ہی سے غیر مؤثر ہے۔ ٹاٹا ٹرسٹس نے کہا کہ 'آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن' ایسی چیز نہیں ہیں جن کا فائدہ ہونے پر سہارا لیا جائے اور فائدہ نہ ہونے پر نظر انداز کر دیا جائے۔

منی پور میں پھر کشیدگی بھڑک اٹھی، مشتعل ہجوم کا ہائی وے پر ہنگامہ

امپھال (ایجنسی) منی پور کے کانگ پوکپی ضلع میں چھ افراد کی گرفتاری کے بعد کشیدگی بڑھ گئی۔ سیکورٹی فورسز نے انہیں کل چاوانگ کننگ گاؤں کے قریب کھلپ گاؤں سے گرفتار کیا۔ اطلاعات کے مطابق سبھی کا تعلق مسلح عسکریت پسند تنظیم سے ہونے کا شبہ ہے۔ گرفتاریوں کے بعد خواتین اور دیگر لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے چاوانگ کننگ گاؤں کی طرف مارچ کیا اور گرفتار افراد کی غیر مشروط رہائی کا مطالبہ کیا۔ علاقہ پہلے ہی کشیدگی کا شکار ہے۔ سیکورٹی فورسز نے مظاہرین کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ شام تک مشتعل ہجوم نے امپھال–نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع خبر کے مطابق دیماپور قومی شاہراہ–2 کو کانگ پوکپی مارکیٹ اور موٹ بنگ سمیت کئی مقامات پر بلاک کر دیا، ٹائر اور دیگر اشیاء کو جلا کر سڑک کو بلاک کر دی۔ اطلاعات کے مطابق اس کا مقصد اضافی سیکورٹی فورسز کی نقل و حرکت کو روکنا تھا۔ ایک سینئر سیکورٹی اہلکار کے مطابق صورتحال کو سنبھالنے کے لیے اضافی دستے تعینات کیے گئے۔ رات نو بجے کے قریب، متعدد مسافر اضافی سیکورٹی فورسز کے ساتھ موٹ بنگ علاقے میں پھنس گئے۔ اہلکار نے کہا کہ حالات کو قابو میں کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ اطلاعات کے مطابق، کوبرا کی سی آر پی ایف یونٹ کی ایک ٹیم نے کل چاوانگ کننگ گاؤں کے قریب چھ افراد کو گرفتار کیا۔ گرفتار اشخاص کے بارے میں شبہ ہے کہ وہ مسلح عسکریت پسند تنظیم کے کارکن ہیں۔ گرفتاریوں کے بعد علاقے میں مظاہرے پھوٹ پڑے۔ اس سے قبل 16 ستمبر کو چاوانگ کننگ گاؤں میں کم از کم پانچ مکانات کو جلا دیا گیا تھا۔ ذرائع کے مطابق یہ واقعہ ایک ہی ضلع میں دو الگ الگ حملوں میں چھ افراد کی ہلاکت کے بعد پیش آیا۔ مرنے والوں میں ایک جوڑا بھی شامل ہے۔

آبنائے ہرمز کھولنے کیلئے ایران کا امریکہ سے شرائط پوری کرنے کا مطالبہ

ایران کا مؤقف واضح، موجودہ شرائط میں مذاکرات یا آبنائے ہرمز کھولنے کی گنجائش نہیں: قالیباف
ایران کا این پی ٹی سے دستبرداری کے امکان پر غور، فیصلہ امریکی رویے سے مشروط

تہران (ایجنسی)۔ایران نے آبنائے ہرمز دوبارہ کھولنے کے لیے امریکہ سے اپنی تمام شرائط پوری کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ایرانی پارلیمان کے اسپیکر اور امریکہ کے ساتھ مذاکرات میں تہران کے چیف مذاکرات کار محمد باقر قالیباف نے کہا ہے کہ واشنگٹن کی جانب سے تمام شرائط پوری کیے جانے کے بعد ہی آبنائے ہرمز دوبارہ کھولی جاسکتی ہے۔ایرانی سرکاری خبر رساں ادارے کے مطابق قالیباف نے کہا کہ اگر ایسا نہیں ہوتا تو مذاکرات پہلے والی صورتحال پر واپس نہیں آئیں گے۔ان کے بقول ایران کا مؤقف واضح اور ناقابلِ مذاکرات ہے۔اس سے ایک روز قبل ایران کی سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کے سربراہ محسن رضائی نے کہا تھا کہ تہران جون میں امریکہ کے ساتھ طے پانے والے فریم ورک معاہدے کی بنیاد پر جنگ ختم کرنے کے لیے تیار ہے۔الجزیرہ کو دیے گئے ایک انٹرویو میں رضائی نے جنگ کے خاتمے کے لیے ایران کی سات شرائط بیان کیں۔ان میں امریکہ سے ایرانی منجمد اثاثے بحال کرنے، تمام محاذوں پر جنگ ختم کرنے اور ایرانی بندرگاہوں اور بحری جہازوں کی ناکہ بندی ختم کرنے کا مطالبہ شامل ہے۔ایرانی قیادت یہ بھی چاہتی ہے کہ امریکہ ایران کے داخلی معاملات میں مداخلت نہ کرے۔تہران کے مطابق یہ مطالبات جون میں طے پانے والے معاہدے کے مطابق ہیں، جس کا مقصد مستقل معاہدے کی راہ ہموار کرنا تھا۔رضائی نے کہا کہ مزید مذاکرات شروع ہونے سے پہلے امریکہ کو ان تمام شرائط پر عمل کرنا ہوگا۔آئندہ مذاکرات میں ایران کے جوہری پروگرام کے مستقبل پر بھی بات متوقع ہے۔

□ ایرانی مجلسِ شوریٰ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے کہا ہے کہ سفارتی محاذ پر ایران کا مؤقف واضح اور ناقابلِ سمجھوتا ہے اور موجودہ شرائط میں مذاکرات کی سابقہ پوزیشن پر واپسی یا آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ایرانی خبر رساں ایجنسی ایسنا کے مطابق قالیباف نے کہا کہ تہران نے ثالثوں کے ذریعے اپنے پیغامات اور شرائط فریقِ مقابل تک پہنچا دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایران اس وقت تک اپنی

پوزیشن تبدیل نہیں کرے گا جب تک اس کے جائز حقوق کو تسلیم نہیں کیا جاتا اور امریکہ اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کرتا۔اندرونی صورتحال کا ذکر کرتے ہوئے قالیباف نے کہا کہ جنگ کو ترجیح دینے اور سفارتی راستے مسترد کرنے سے ملک ایک ایسی جنگ اور بحران کی طرف بڑھ سکتا ہے جس کا کوئی اختتام نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ دوسری جانب ہتھیار ڈالنے کا مطالبہ کرنے والا نقطۂ نظر بھی ایران کے وسائل اور قومی وقار کو دشمن کے حوالے کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔ان کے مطابق حکام نہ تو لامحدود جنگ چاہتے ہیں اور نہ ہی ملک کو مستقل بحران میں رکھنا چاہتے ہیں۔اس سے قبل ایران کی سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کے سیکریٹری محسن رضائی نے کہا تھا کہ تہران نے ثالثوں کے ذریعے واشنگٹن کو مذاکرات کے آغاز کے لیے سات شرائط سے آگاہ کردیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر امریکہ موجودہ بحران سے نکلنا چاہتا ہے تو اسے ایران کے حقوق تسلیم کرتے ہوئے ان شرائط پر غور کرنا ہوگا۔دونوں ممالک کے درمیان گزشتہ جون میں 14 نکاتی فریم ورک کے تحت ابتدائی معاہدہ ہوا تھا، جس کا مقصد جنگ کے مستقل خاتمے کے لیے حتمی معاہدے کی راہ ہموار کرنا تھا۔فریقین نے ابتدائی 60 روزہ مدت میں مذاکرات آگے بڑھانے پر اتفاق کیا تھا، تاہم بعد میں معاہدہ ناکام ہوگیا اور کشیدگی دوبارہ بڑھ گئی۔

□ ایران کے سکیورٹی چیف محسن رضائی نے کہا ہے کہ تہران جوہری ہتھیاروں کے پھیلاؤ کی روک تھام کے معاہدے (این پی ٹی) سے دستبرداری کے امکان کا جائزہ لے رہا ہے اور اس بارے میں حتمی فیصلہ امریکہ کے آئندہ رویے کو دیکھ کر کیا جائے گا۔الجزیرہ کو انٹرویو دیتے ہوئے محسن رضائی نے کہا کہ ایران نے ابھی این پی ٹی سے نکلنے کا فیصلہ نہیں کیا، تاہم امریکہ اور اسرائیل کے اقدامات تہران کو اس سمت جانے پر مجبور کرسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایران جوہری ہتھیاروں سے متعلق سابق رہبر علی خامنہ ای کے فتوے اور اپنی موجودہ جوہری پالیسی پر قائم ہے، تاہم مستقبل کے حالات کے بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔رضائی نے کہا کہ ایران سعودی عرب اور یمن کے درمیان جنگ کے خاتمے میں مدد کے لیے تیار ہے۔ان کے مطابق اگر سعودی عرب اور یمن دونوں تہران سے مدد طلب کریں تو ایران دونوں فریقوں کے درمیان امن کے حصول کے لیے ثالثی میں کردار ادا کرسکتا ہے۔انہوں نے ایران کی جانب سے یمن کی جنگ کو اپنے سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرنے کی تردید بھی کی۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایران نے امریکہ کے ساتھ مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کے لیے اپنی شرائط قطر کے ذریعے واشنگٹن تک پہنچادی ہیں اور اب صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے جواب کا انتظار ہے۔رضائی کے مطابق ایران کی شرائط میں جنگ کا تمام محاذوں پر خاتمہ، منجمد ایرانی اثاثوں کی رہائی اور بحری ناکہ بندی ختم کرنا شامل ہے۔

ایران جنگ میں امریکی فوجیوں کی ہلاکتوں کے اعداد وشمار پر تنازع

واشنگٹن، 20 ستمبر (یواین آئی) امریکہ اور ایران کے درمیان جاری جنگ کے دوران امریکی فوجیوں کی ہلاکتوں کی تعداد پر واشنگٹن میں تنازع شدت اختیار کرگیا ہے۔امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے ان دعوؤں کو مسترد کیا ہے کہ پینٹا گان نے ہلاک ہونے والے امریکی فوجیوں کی اصل تعداد چھپائی ہے۔واشنگٹن پوسٹ نے 18 ستمبر کو شائع ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا تھا کہ ایران کے خلاف جنگ شروع ہونے کے بعد امریکی فوجیوں کی ہلاکتوں کی تعداد سرکاری اعداد وشمار سے زیادہ ہے۔رپورٹ میں جنگی اعداد وشمار سے واقف چھ امریکی حکام کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا کہ 28 فروری سے اب تک کم از کم 22 امریکی فوجی ہلاک ہوئے ہیں، جو پینٹا گان کے عوامی ڈیٹا سے چار زیادہ ہیں۔ایک عہدیدار نے ہلاکتوں کی تعداد 23 تک پہنچنے کا امکان ظاہر کیا۔تاہم پیٹ ہیگسیتھ نے ان دعوؤں کی سختی سے تردید کرتے ہوئے کہا کہ وزارت دفاع نے کسی امریکی فوجی کی ہلاکت نہیں چھپائی اور پینٹا گان کے جاری کردہ اعداد وشمار درست ہیں۔انہوں نے واشنگٹن پوسٹ کی رپورٹ کو گمنام ذرائع پر مبنی قرار دیتے ہوئے اس پر امریکی انتظامیہ کو بدنام کرنے کی کوشش کا الزام عائد کیا۔رپورٹ کے مطابق ایک عہدیدار نے کہا کہ بعض اضافی اموات براہ راست جنگی کارروائیوں سے متعلق نہیں تھیں، تاہم یہ ہلاکتیں مشرق وسطیٰ میں امریکی اہلکاروں کی تعیناتی کے دوران ہوئیں۔حکام نے جنگ کے آغاز سے اب تک خطے میں کام کرنے والے تین امریکی کنٹریکٹرز کی ہلاکتوں کا بھی ذکر کیا۔دوسری جانب پینٹا گان کے عوامی ڈیٹا بیس کے مطابق جنگ کے آغاز سے اب تک 18 امریکی فوجیوں کی ہلاکتیں رپورٹ کی گئی ہیں، جن میں دشمنانہ کارروائیوں اور غیر جنگی وجوہات سے ہونے والی اموات شامل ہیں۔پیٹ ہیگسیتھ نے ٹیکساس اے اینڈ ایم یونیورسٹی کے دورے کے دوران امریکی میڈیا کی رپورٹ پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ انتظامیہ اپنے فوجیوں کی جانوں کا احترام کرتی ہے اور کسی بھی جنگی ہلاکت کو چھپانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

امریکہ سے نئی محاذ آرائی پر ایران کا سخت ردعمل کا عندیہ

آبنائے ہرمز کی بحالی کو مذاکرات اور شرائط سے جوڑ دیا

تہران، 20 ستمبر (یواین آئی) ایرانی مسلح افواج نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے ایران کے خلاف دوبارہ فوجی کارروائی کی تو خطے میں موجود امریکی اڈوں اور مفادات کو مسلسل جوابی حملوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ایرانی فوجی کمانڈ نے دعویٰ کیا ہے کہ اسے امریکہ کی جانب سے نئی فوجی کارروائی کی تیاری سے متعلق اطلاعات ملی ہیں۔ایرانی مسلح افواج کی مشترکہ کمانڈ نے کہا کہ کسی بھی نئے حملے کی صورت میں امریکی اڈوں اور مفادات کے خلاف جوابی کارروائی کی جائے گی۔ایران نے خطے میں امریکہ کے اتحادی ممالک کو بھی خبردار کیا ہے کہ وہ کسی نئی امریکی فوجی کارروائی میں تعاون سے گریز کریں۔دریں اثنا ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے کہا ہے کہ تہران نے ثالثوں کے ذریعے امریکہ کو آبنائے ہرمز دوبارہ کھولنے کے لیے اپنی شرائط سے آگاہ کردیا ہے۔ ان کے مطابق جب تک ایران کے حقوق تسلیم اور امریکہ کی جانب سے کیے گئے وعدے پورے نہیں کیے جاتے، آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے یا سابقہ مذاکراتی صورتحال کی طرف واپسی کا امکان نہیں ہے۔ایران کی اعلیٰ قومی سلامتی کونسل کے سیکریٹری محسن رضائی نے بھی کہا ہے کہ تہران نے امریکہ کے سامنے سات شرائط رکھی ہیں اور ان کی تکمیل کے بغیر مذاکرات کی بحالی ممکن نہیں ہوگی۔ایرانی حکام کا کہنا ہے کہ آبنائے ہرمز کو کھولنے کا معاملہ جنگ بندی اور امریکی اقدامات سمیت وسیع تر مذاکراتی فریم ورک سے منسلک ہے۔اس اہم آبی گزرگاہ میں کشیدگی کے باعث عالمی توانائی کی ترسیل اور تجارتی جہاز رانی بھی متاثر ہوئی ہے۔

ایران کی امریکہ کو دوبارہ حملے پر شدید جوابی کارروائی کی وارننگ

□ ایرانی مسلح افواج نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے ایران کے خلاف دوبارہ فوجی کارروائی کی تو خطے میں موجود امریکی اڈوں اور مفادات کو مسلسل جوابی حملوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ایرانی فوجی کمانڈ نے دعویٰ کیا ہے کہ اسے امریکہ کی جانب سے نئی فوجی کارروائی کی تیاری سے متعلق اطلاعات ملی ہیں۔ایرانی مسلح افواج کی مشترکہ کمانڈ نے کہا کہ کسی بھی نئے حملے کی صورت میں امریکی اڈوں اور مفادات کے خلاف جوابی کارروائی کی جائے گی۔ایران نے خطے میں امریکہ کے اتحادی ممالک کو بھی خبردار کیا ہے کہ وہ کسی نئی امریکی فوجی کارروائی میں تعاون سے گریز کریں۔دریں اثنا ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے کہا ہے کہ تہران نے ثالثوں کے ذریعے امریکہ کو آبنائے ہرمز دوبارہ کھولنے کے لیے اپنی شرائط سے آگاہ کر دیا ہے۔ ان کے مطابق جب تک ایران کے حقوق تسلیم اور امریکہ کی جانب سے کیے گئے وعدے پورے نہیں کیے جاتے، آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے یا سابقہ مذاکراتی صورتحال کی طرف واپسی کا امکان نہیں ہے۔ایران کی اعلیٰ قومی سلامتی کونسل کے سیکریٹری محسن رضائی نے بھی کہا ہے کہ تہران نے امریکہ کے سامنے سات شرائط رکھی ہیں اور ان کی تکمیل کے بغیر مذاکرات کی بحالی ممکن نہیں ہوگی۔ایرانی حکام کا کہنا ہے کہ آبنائے ہرمز کو کھولنے کا معاملہ جنگ بندی اور امریکی اقدامات سمیت وسیع تر مذاکراتی فریم ورک سے منسلک ہے۔اس اہم آبی گزرگاہ میں کشیدگی کے باعث عالمی توانائی کی ترسیل اور تجارتی جہاز رانی بھی متاثر ہوئی ہے۔

ہم یہاں ہیں اور ہمیشہ یہیں رہیں گے"، نیتن یاہو کا یروشلم میں بیان

یروشلم، 20 ستمبر (یواین آئی) اسرائیلی وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو نے اپنی اہلیہ سارہ کے ہمراہ یروشلم میں مغربی دیوار کی سرنگوں کا دورہ کیا اور اس موقع پر کہا کہ اسرائیل "واپس آچکا ہے" اور "ہم یہاں ہیں اور ہمیشہ یہیں رہیں گے"۔نیتن یاہو نے اس مقام کو "قدس الاقداس اور ہمارے وجود کی چٹان" کے انتہائی قریب قرار دیا۔مغربی دیوار کی سرنگیں مسجد اقصیٰ اور حرم قدسی کے قریب واقع ہیں، جس کے باعث یہ علاقہ مذہبی، تاریخی اور سیاسی اعتبار سے انتہائی حساس سمجھا جاتا ہے۔یہ دورہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب اسرائیل میں 27 اکتوبر کو ہونے والے انتخابات قریب آرہے ہیں اور سیاسی جماعتوں کے درمیان سخت مقابلہ جاری ہے۔حالیہ رائے عامہ کے جائزوں میں گادی آئزن کوٹ کی قیادت میں "یاشار" اور نیتن یاہو کی لیکوڈ پارٹی کے درمیان قریبی مقابلے کی نشاندہی کی گئی ہے۔

علیمہ خان لاہور میں گرفتار، 30 روزہ حراست کا حکم

پی ٹی آئی کے اسلام آباد مارچ سے قبل کارروائی، پارٹی کا احتجاج

لاہور، 20 ستمبر (یواین آئی) پاکستان پولیس نے جیل میں بند سابق وزیراعظم عمران خان کی بہن علیمہ خان کو اتوار کے روز لاہور میں ان کی رہائش گاہ سے گرفتار کرلیا۔ ان کی گرفتاری پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے 27 ستمبر کو اسلام آباد میں مجوزہ احتجاجی مارچ سے چند روز قبل ہوئی ہے۔'دی نیوز انٹرنیشنل' نے پارٹی ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ علیمہ خان کو 1960 کے مینٹیننس آف پبلک آرڈر آرڈیننس کی دفعہ تین کے تحت حراست میں لیا گیا ہے۔ لاہور ضلعی انتظامیہ کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن کے مطابق انہیں 30 روز تک حراست میں رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔نوٹیفکیشن میں انٹیلی جنس رپورٹس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ان کی عوامی موجودگی سے "عوامی سلامتی کو سنگین خطرہ" لاحق ہوسکتا ہے۔

ذرائع کے مطابق علیمہ خان اپر مال میں واقع اپنے گھر سے جم جانے کے لیے نکل رہی تھیں کہ انہیں حراست میں لے لیا گیا۔بعدازاں انہیں کوٹ لکھپت جیل منتقل کردیا گیا۔عمران خان کی بہن نورین نیازی نے کہا کہ علیمہ خان کو گھر سے نکلتے وقت حراست میں لیا گیا اور خاندان کو بتایا گیا کہ انہیں کوٹ لکھپت جیل لے جایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ایسی کارروائیوں سے خوفزدہ نہیں ہوں گی اور اپنے بھائی کے لیے کوششیں جاری رکھیں گی۔ان کے مطابق پی ٹی آئی چیئرمین بیرسٹر گوہر علی خان نے بھی ان سے رابطہ کرکے گرفتاری کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔پی ٹی آئی رہنما زلفی بخاری اور چیئرمین بیرسٹر گوہر نے علیمہ خان کی گرفتاری کی مذمت کی ہے۔

بیرسٹر گوہر نے کہا کہ پارٹی کا مجوزہ مارچ پُرامن ہوگا اور پی ٹی آئی اپنی آئینی وسیاسی مطالبات کے لیے پُرامن جدوجہد کرنا چاہتی ہے۔انہوں نے علیمہ خان کی فوری رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی گرفتاری کے حوالے سے اپنا ردعمل جلد جاری کرے گی۔پی ٹی آئی عمران خان کی رہائی کا مطالبہ کر رہی ہے، جو متعدد مقدمات میں جیل میں ہیں۔ وزیر داخلہ محسن نقوی پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ حکومت مجوزہ احتجاجی مارچ روکنے کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گی۔دریں اثنا اسلام آباد ہائی کورٹ نے صوبائی حکومتوں اور وزرائے اعلیٰ کو ہدایت کی ہے کہ اسلام آباد جانے والے احتجاجی مظاہروں میں سرکاری وسائل کا استعمال نہ ہونے دیا جائے اور سرکاری ملازمین کو ایسے مارچ میں شرکت پر مجبور نہ کیا جائے۔خیبر پختونخوا کے پولیس انسپکٹر جنرل ذوالفقار حمید نے بھی پولیس حکام کو وفاقی دارالحکومت جانے والے کسی مارچ، ریلی یا جلوس کی معاونت نہ کرنے کی ہدایت دی ہے۔بیرسٹر گوہر نے کہا کہ پی ٹی آئی نہیں چاہتی کہ صورتحال خیبر پختونخوا کے عوام اور پولیس کے درمیان تصادم میں تبدیل ہو۔ انہوں نے یقین دلایا کہ احتجاج کے دوران قانون کی خلاف ورزی یا سڑکیں بند نہیں کی جائیں گی اور اسلام آباد مارچ کے لیے سرکاری وسائل استعمال نہیں کیے جائیں گے۔

گوتیریس کی سعودی عرب میں حوثی حملوں کی شدید مذمت

ریاض، 20 ستمبر (یواین آئی) اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتیریس نے سعودی عرب میں بنیادی ڈھانچے اور بحری جہازوں کو نشانہ بنانے والے حوثی حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے انہیں ناقابلِ قبول قرار دیا ہے۔العربیہ کو دیے گئے ایک انٹرویو میں گوتیریس نے بحری نقل وحمل کی آزادی اور حقوق کے احترام کی اہمیت پر زور دیا، خاص طور پر آبنائے باب المندب کے ذریعے ہونے والی بین الاقوامی تجارت کے حوالے سے۔انہوں نے سعودی جہازوں کو نشانہ بنانے والے حملوں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی کارروائیاں مکمل طور پر ناقابلِ قبول ہیں۔ انہوں نے بحری راستوں کی آزادی برقرار رکھنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔دوسری جانب یمن میں قانونی حکومت کی بحالی کے لیے قائم اتحاد کے ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے کہا ہے کہ سعودی فضائی دفاعی نظام نے ہفتے کی علی الصبح ریاض کی جانب داغے گئے حوثیوں کے ایک بیلسٹک میزائل کو فضا میں ہی تباہ کردیا۔ترجمان کے مطابق حوثیوں نے بیش، طائف، فرسان اور ینبع میں شہریوں اور شہری تنصیبات کو نشانہ بنانے کی بھی کوشش کی، تاہم فضائی دفاعی نظام نے ان حملوں کو ناکام بنادیا۔

یمن میں حوثی ملیشیا کے 73 ارکان ہلاک، 25 فوجی اہلکار شامل

وسط جولائی سے اب تک ہلاک شدگان کی تعداد 413 ہوگئی

صنعاء، 20 ستمبر (یواین آئی) یمن میں حوثی ملیشیا نے ہفتے کے روز اپنے 73 ارکان کی ہلاکت کا اعلان کیا ہے، جن میں 25 فوجی رینک رکھنے والے افراد بھی شامل ہیں۔ان تازہ تدفینی اعلانات کے بعد وسط جولائی سے اب تک حوثی ذرائع ابلاغ کی جانب سے اعلان کردہ ہلاک شدگان کی تعداد 413 ہوگئی ہے۔غیر ملکی رپورٹ کے مطابق 19 ستمبر کو جاری کیے گئے اعلانات میں یمن کے 10 صوبوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں، جن میں صنعاء، صعدہ، حجہ، الحدیدہ، ذمار، عمران، المحویت، تعز، اِب اور الجوف شامل ہیں۔اعلان کردہ فہرست میں اسسٹنٹ سے بریگیڈیئر تک کے عہدوں پر فائز 25 فوجی اہلکار شامل ہیں۔ان میں تین بریگیڈیئرز کے علاوہ کرنل، لیفٹیننٹ کرنل، میجر، کیپٹن اور لیفٹیننٹ رینک کے افراد بھی شامل ہیں۔حوثی ذرائع ابلاغ عام طور پر اپنے ہلاک ارکان کی تدفین اور جنازوں کے اعلانات جاری کرتے ہیں، تاہم ان کی ہلاکت کے مقام، تاریخ یا حالات کی تفصیلات ہر معاملے میں فراہم نہیں کی جاتیں۔حوثی ملیشیا کا کہنا ہے کہ مذکورہ افراد مخالفین کے ساتھ جھڑپوں کے دوران مارے گئے۔میڈیا پلیٹ فارم 'یمن فیوچر' کے جائزے کے مطابق وسط جولائی سے اب تک اعلان کردہ 413 ہلاک شدگان میں بڑی تعداد افسران اور فوجی رینک رکھنے والے افراد کی ہے۔تاہم یہ تعداد حوثیوں کے مجموعی جانی نقصان کی مکمل عکاسی نہیں کرتی، کیونکہ اس میں صرف ان افراد کو شامل کیا گیا ہے جن کی ہلاکت اور تدفین کا باضابطہ اعلان کیا گیا۔

جنگ سے تباہ حال غزہ میں تقریباً تین سال بعد بچوں کی اسکول واپسی

غزہ، 20 ستمبر (یواین آئی) فلسطین کی غزہ پٹی میں بچوں نے تقریباً تین سال کی جنگ کے بعد ہفتے کے روز نئے تعلیمی سیشن کا آغاز کیا۔بچے تباہ شدہ اسکولوں، عارضی تعلیمی مراکز اور خیموں میں پڑھائی کے لیے پہنچے۔اس دوران اسکولوں میں ڈیسک، کتابوں اور اسٹیشنری کی کمی کے ساتھ ساتھ تعلیم کے بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے وسیع نقصان کی تصویر بھی سامنے آئی۔وسطی غزہ کے نصیرات پناہ گزین کیمپ میں والدین اپنے بچوں کو اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی کے زیرِ انتظام ایک اسکول میں لے کر پہنچے۔ یہاں بچے صبح کی اسمبلی کے لیے قطار میں کھڑے ہوئے۔کافی تعداد میں ڈیسک نہ ہونے کی وجہ سے کچھ بچوں کو کلاس کے فرش پر بیٹھ کر پڑھنا پڑا۔یواین آر ڈبلیو اے کی ایک ٹیچر نے کہا کہ اسکولوں کے دوبارہ کھلنے کے باوجود بنیادی تعلیمی سامان کی کمی برقرار ہے۔انہوں نے کہا کہ "جنگ کے بعد آج ہمارے پاس کئی ایسی چیزیں موجود نہیں ہیں، جو ہونی چاہیے تھیں۔ہمارے پاس ڈیسک، اسٹیشنری اور کتابیں ہونی چاہئیں۔ جنگ کی وجہ سے بچوں کی پڑھائی کا جو نقصان ہوا ہے، اس کا ازالہ کرنے کے لیے ان اشیاء کی فوری ضرورت ہے۔"نصیرات میں اپنے بچے کو اسکول لے کر پہنچنے والی ام علی حمیدہ نے کہا، "ہمارے بچے آج صبح بہت جلدی اٹھ گئے۔انہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ اسکول کیا ہوتا ہے، صبح کی اسمبلی کیا ہوتی ہے یا عام زندگی کیسی ہوتی ہے۔انہوں نے صرف بمباری اور جنگ دیکھی ہے۔"انہوں نے بتایا کہ جنگ شروع ہونے کے وقت ان کا بیٹا تین سال کا تھا اور اب چھ سال کا ہوکر پہلی جماعت میں جارہا ہے۔انہوں نے کہا، "ہم اسے پڑھائی کے لیے پرائیویٹ ٹیوٹر کے پاس بھیجتے تھے، لیکن اسکول کی تعلیم کی جگہ کوئی اور چیز نہیں لے سکتی۔"غزہ شہر میں بچے یونیسیف کی مدد سے خیموں میں قائم کیے گئے تعلیمی مراکز میں پہنچے۔ان مراکز میں بچے صبح کی اسمبلی کے لیے قطار میں کھڑے ہوئے اور پھر خیموں میں بنائی گئی عارضی کلاسوں میں پڑھائی کی۔

بنگلہ دیش میں تھانوں سے لوٹے 1306 ہتھیار تاحال لاپتہ

جرائم میں استعمال کے بعد مقامی انتخابات میں غلط استعمال کا خدشہ

ڈھاکہ، 20 ستمبر۔ایم این این۔ بنگلہ دیش کی اسپیشل رسپانس بٹالین (ایس آر بی) (تھانوں سے لوٹے گئے تمام ہتھیار برآمد نہیں کرسکی ہے۔ 2024 میں طلبہ تحریک کے دوران تھانوں سے ہزاروں ہتھیار لوٹ لیے گئے تھے۔ اب تک 1,306 ہتھیار لاپتہ ہیں۔ان میں سے کچھ ہتھیاروں کا بعد میں جرائم پیشہ افراد نے استعمال کیا۔انہی ہتھیاروں سے قانون نافذ کرنے والے اداروں پر حملے کیے گئے۔اس بات پر تشویش بڑھ گئی ہے کہ باقی ہتھیاروں کا استعمال آئندہ مقامی انتخابات میں اپنا دباؤ قائم کرنے کے لیے کیا جاسکتا ہے۔ایس آر بی کو 9 ستمبر کو ان ہتھیاروں کی برآمدگی کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ڈھاکہ ٹریبیون کی رپورٹ کے مطابق، ایس آر بی عوام سے مدد مانگ رہی ہے۔اطلاع دینے والوں کو انعام دینے کی پیشکش کی گئی ہے۔لوگوں کو یقین دلایا جارہا ہے کہ ان کی شناخت خفیہ رکھی جائے گی۔پولیس ہیڈکوارٹر کے مطابق، 5 اگست 2024 کو مختلف تھانوں سے 5,763 ہتھیار لوٹ لیے گئے تھے۔ان

میں سے 14 ستمبر تک 4,457 ہتھیار برآمد کرلیے گئے، جبکہ 1,306 اب بھی لاپتہ ہیں۔اسی دوران 6,52,008 راؤنڈ گولہ بارود بھی لوٹا گیا تھا۔ان میں سے 3,94,895 راؤنڈ برآمد کرلیے گئے ہیں، جبکہ 2,57,113 راؤنڈ اب بھی لاپتہ ہیں۔ذرائع نے بتایا کہ زیادہ تر ہتھیار اور گولہ بارود نوعمر گینگ کے ارکان اور سیاسی کارکنوں نے لوٹے تھے۔کچھ ہتھیار بعد میں کم قیمت پر جرائم پیشہ گروہوں کو فروخت کردیے گئے۔اب ان ہتھیاروں کا استعمال قتل، جبری وصولی، ڈکیتی، منشیات کے کاروبار اور زمین پر قبضہ کرنے جیسے جرائم میں کیا جارہا ہے۔کچھ ہتھیار ڈاکوؤں، اغوا کاروں، نوعمر گینگ، سمندری قزاقوں اور جنگل میں لوٹ مار کرنے والوں تک بھی پہنچ گئے ہیں۔پولیس نے حال ہی میں تصدیق کی ہے کہ 26 اگست کو چٹگاؤں کے مجرم مبارک حسین عرف 'گلا کاٹا مبارک' کو گرفتار کرنے کے آپریشن کے دوران پولیس پر جس پستول سے فائرنگ کی گئی، وہ 5 اگست 2024 کو چٹگاؤں کے کوتوالی پولیس اسٹیشن سے لوٹی گئی تھی۔پولیس کے مطابق، مبارک نے تفتیشی افسر کو بتایا کہ اسے یہ ہتھیار ایک دوسرے مجرم سے ملا تھا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوٹے جانے کے بعد یہ ہتھیار کئی افراد کے ہاتھوں سے گزرا تھا۔ایک اور معاملے میں میرپور سے برآمد کی گئی ایک غیر ملکی پستول کے بارے میں معلوم ہوا کہ اسے 5 اگست کے بعد ایک تھانے سے لوٹا گیا تھا۔ 2 مارچ کو سید آباد بس ٹرمینل کے علاقے میں ایک آپریشن کے دوران نارکوٹکس کنٹرول ڈپارٹمنٹ کے ایک انسپکٹر کو گولی مار دی گئی تھی۔پولیس نے اس واقعے میں ملوث مشتبہ مجرم اور منشیات فروش 'آٹو ساجل' کو گرفتار کیا۔اس سے حاصل معلومات کی بنیاد پر پولیس نے سوتر باغ میں ایک کرائے کے مکان سے دو غیر ملکی پستول، چار میگزین، 77 راؤنڈ کارتوس اور 59 گرام ہیروئن برآمد کی۔ساجل نے پولیس کو بتایا کہ یہ ہتھیار اگست میں واری پولیس اسٹیشن سے لوٹے گئے تھے۔گزشتہ ہفتہ کے روز پولیس نے ارائیہزار بازار سینٹرل جامع مسجد کی دوسری منزل پر ایک شیلف سے ایک پستول، دو میگزین اور 20 کارتوس برآمد کیے۔ پولیس نے بتایا کہ یہ سامان 2024 کی بغاوت کے دوران ارائیہزار پولیس اسٹیشن سے لوٹے گئے ہتھیاروں میں شامل تھا۔پولیس کی تفتیش میں لوٹے گئے ہتھیاروں کی فروخت کے شواہد بھی ملے ہیں۔کچھ لوگوں نے لوٹی گئی پستولیں محض 50 ہزار ٹکا میں فروخت کردی تھیں۔ایس آر بی کے سینئر افسر ونگ کمانڈر رائے زیڈ ایم انتخاب چودھری نے لوگوں سے اپیل کی کہ اگر انہیں لوٹے گئے یا غیر قانونی ہتھیاروں کے ٹھکانوں کے بارے میں کوئی معلومات ہوں تو وہ اطلاع دیں۔

خیبر پختونخوا میں دہشت گردی، 22 سالہ ناکام خارجہ پالیسی کا نتیجہ: وزیراعلیٰ

سہیل آفریدی کا الزام، وفاقی حکومت پر سیاسی سرگرمیاں دبانے کی کوشش کا دعویٰ

پشاور۔20 ستمبر۔ایم این این۔خیبر پختونخوا کے وزیراعلیٰ سہیل آفریدی نے ہفتے کے روز کہا کہ ملک میں سکیورٹی کی بگڑتی ہوئی صورتحال گزشتہ 22 سالوں کے دوران اپنائی گئی ناکام خارجہ پالیسی کا نتیجہ ہے۔کوہاٹ کے دورے کے دوران انہوں نے کہا، اگر کوئی پالیسی نتائج نہیں دے رہی اور مسلسل ناکام ہورہی ہے، تو اسے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔" یہاں جاری ہونے والے ایک سرکاری بیان کے مطابق، وزیراعلیٰ نے پولیس لائنز پر دہشت گردانہ حملے میں شہید ہونے والے پولیس اہلکاروں اور شہریوں کے لواحقین سے ملاقات کی اور پولیس، محکمہ انسدادِ دہشت گردی، اسپیشل برانچ، ریسکیو 1122، ڈاکٹروں، ضلعی انتظامیہ اور کوہاٹ کے عوام کی ہمت اور استقامت کو سراہا۔وزیراعلیٰ نے کہا کہ جس انداز میں سکیورٹی اہلکاروں اور دیگر امدادی کارکنوں نے تقریباً 20 گھنٹے جاری رہنے والے آپریشن کے دوران دہشت گردوں کا مقابلہ کیا، وہ انتہائی قابلِ تحسین ہے۔انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کا مقابلہ کرتے ہوئے جانیں قربان کرنے والے پولیس اہلکاروں اور شہریوں نے قوم کے تحفظ کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔مسٹر آفریدی نے کہا کہ خیبر پختونخوا 2004 سے مسلسل دہشت گردی کے خلاف لڑ رہا ہے، جس کا دورانیہ تقریباً 22 سال بنتا ہے، اور اس عرصے کے دوران صوبے کو 80 ہزار سے زائد جانوں کا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔انہوں نے کہا کہ افغانستان میں برسرِ اقتدار آنے والی حکومت کا پاکستان کے جعلی اور مسلط کردہ" حکمرانوں نے جشن کے ساتھ خیر مقدم کیا تھا، لیکن بعد میں صورتحال خراب ہوگئی۔انہوں نے کہا، افغانستان کے ساتھ ہماری تجارت متاثر ہوئی ہے، سرحد بند کردی گئی ہے، قبائلی اضلاع میں معاشی سرگرمیاں جمود کا شکار ہیں اور خیبر پختونخوا میں دہشت گردی میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔وزیراعلیٰ نے کہا کہ افغان سرحد کی بندش کے باعث گزشتہ مالی سال کے دوران خیبر پختونخوا کو 8 ارب روپے سے زائد کا نقصان اٹھانا پڑا، جبکہ رواں مالی سال کے دوران بھی صوبے کو مزید معاشی نقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ اگر کوئی پالیسی نتائج نہیں دے رہی اور مسلسل ناکام ہورہی ہے تو اسے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔مسٹر آفریدی نے کہا کہ خیبر پختونخوا کے عوام اور پولیس دہشت گردی کے خلاف جنگ کا بھاری بوجھ مسلسل اٹھا رہے ہیں۔

یوپی: انتخابی تیاریوں میں مصروف بی جے پی تنظیم

نتن نوین پیر سے ریاست کا دورہ شروع کریں گے

لکھنؤ۔اتر پردیش میں مشن-2027 کی تیاریوں کے سلسلے میں بی جے پی نے تنظیم کو انتخابی موڈ میں لانے کی کوشش تیز کردی ہے۔ریاستی صدر پنکج چودھری کی قیادت میں تنظیمی سرگرمیوں کو رفتار دینے کے بعد اب بی جے پی کے قومی صدر نتن نوین مغربی اتر پردیش میں پارٹی کی تیاریوں کا جائزہ لیں گے۔نوین 21 اور 22 ستمبر کو میرٹھ اور سہارنپور کے دوروزہ دورے پر رہیں گے۔اس دوران ان کی توجہ صرف بڑے رہنماؤں تک محدود نہیں رہے گی، بلکہ شکتی کیندر اور زمینی سطح کے کارکنوں سے براہِ راست بات چیت پر بھی رہے گی۔قومی صدر کے دورے کو ریاستی تنظیم میں جاری تنظیمِ نو اور انتخابی تیاریوں کی اگلی کڑی کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔حال ہی میں ریاستی بی جے پی نے تمام تنظیمی اضلاع کے لیے نئے انچارجوں کی تقرری کی ہے۔اب قومی صدر کا مغربی یوپی کا دورہ تنظیم کے نئے ڈھانچے کی سرگرمی، علاقہ وار تیاریوں اور کارکنوں سے حاصل ہونے والی رائے کو پرکھنے کا موقع ہوگا۔دراصل مغربی یوپی بی جے پی کے لیے تنظیمی اعتبار سے اہم علاقہ ہے۔ایسے میں میرٹھ سے سہارنپور تک ہونے والی میٹنگوں میں بوتھ، شکتی کیندر، منڈل اور ضلع سطح کی تیاریوں پر تبادلۂ خیال ہوگا۔تنظیم کے سامنے کارکنوں کی سرگرمی بڑھانے، علاقہ وار رائے کو اعلیٰ قیادت تک پہنچانے اور آئندہ پروگراموں کو زمینی سطح تک لے جانے کا چیلنج ہے۔بی جے پی کی آئندہ توجہ بوتھ سے لے کر ضلع سطح تک تنظیم کو مسلسل فعال رکھنے، کارکنوں سے رابطہ بڑھانے اور علاقہ وار رائے کی بنیاد پر تنظیمی سرگرمیوں کو آگے بڑھانے پر رہے گی۔مانا جارہا ہے کہ پارٹی صدر کا یہ دورہ مشن-2027 کی تیاریوں کو زمینی سطح پر رفتار دینے کی کوشش کا ایک اہم حصہ ہے۔21 ستمبر کو نوین یوتھ ڈائیلاگ اور شکتی کیندر کنوینروں کی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔وہ مغربی یوپی کے اراکین پارلیمنٹ اور اراکین اسمبلی کے ساتھ تنظیمی میٹنگ بھی کریں گے۔اس کے علاوہ تقریباً پانچ ہزار شکتی کیندر کنوینروں کے ساتھ بات چیت کریں گے۔قومی صدر شکتی کیندر کنوینروں کے ذریعے زمینی نیٹ ورک، تنظیم کی سرگرمی اور علاقہ وار مسائل کی معلومات حاصل کریں گے اور کارکنوں کو انتخابی تیاریوں میں ان کے کردار اور ذمہ داریوں کے حوالے سے بھی ہدایات دیں گے۔دورے کے دوسرے روز 22 ستمبر کو بی جے پی صدر سہارنپور پہنچیں گے۔ماں شاکمبھری دیوی کے درشن کے بعد علاقے کے پارٹی رہنماؤں اور کارکنوں کے ساتھ میٹنگیں ہوں گی۔سابق اراکین پارلیمنٹ، اراکین اسمبلی اور سابق عہدیداروں سے بھی بات چیت کریں گے۔اس کے ساتھ موجودہ تنظیم کے ساتھ پرانے رہنماؤں کے تجربات اور علاقائی رائے بھی حاصل کریں گے۔

ایکسپورٹر، سینئر بی جے پی رہنما اور میئر کے بھائی مہیش چندر اگروال کو ملی جان سے مارنے کی دھمکی

مرادآباد، 20 ستمبر(یواین آئی)اتر پردیش کے مرادآباد کے سینئر بی جے پی رہنما اور مرادآباد کے میئر ونود اگروال کے بھائی نیز اہم ایکسپورٹر مہیش چندر اگروال کو مبینہ طور پر جان سے مارنے کی دھمکی دیے جانے کے معاملے میں پولیس نے تحریر کی بنیاد پر مقدمہ درج کر کے جانچ شروع کردی۔پولیس ذرائع نے اتوار کو بتایا کہ مجھولا پولیس نے تحریر کی بنیاد پر ایکسپورٹ کے کاروبار سے جڑے اقبال شمسی کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔معاملہ مرادآباد انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ پرائیویٹ لمیٹڈ (ایم آئی ڈی پی ایل) سے جڑے تقریباً 26 لاکھ روپے کے لین دین کا حساب مانگنے کو لے کر ہوئے مبینہ تنازعہ سے متعلق بتایا جارہا ہے۔تھانہ پولیس کو دی گئی تحریر میں مہیش چندر اگروال نے الزام لگایا ہے کہ 18 ستمبر کی شام دہلی روڈ پر واقع ستیپال پگلا کی گلوب میٹل فیکٹری میں ایم آئی ڈی پی ایل سے متعلق ایک طے شدہ میٹنگ ہوئی تھی۔میٹنگ میں کمپنی کے شراکت دار ستیپال پگلا، اجے گپتا، اقبال شمسی اور وہ خود موجود تھے۔تحریر کے مطابق کمپنی کے کھاتوں اور انتظامی امور کی دیکھ بھال اقبال شمسی کرتے ہیں۔الزام ہے کہ جب ان سے تقریباً 26 لاکھ روپے کے لین دین کا حساب اور متعلقہ دستاویزات مانگے گئے تو حساب دینے کے بجائے مبینہ طور پر اقبال شمسی کی طرف سے گالی گلوچ کرتے ہوئے جان سے مارنے کی دھمکی دی گئی۔شکایت کنندہ کی جانب سے ستیپال پگلا اور اجے گپتا کو واقعے کا چشم دید بتایا گیا ہے۔تحریر میں پولیس سے ایم آئی ڈی پی ایل کے کھاتوں اور مالیاتی لین دین میں ممکنہ بے ضابطگیوں کی جانچ کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔انہوں نے تحریر میں مبینہ طور پر خدشہ ظاہر کیا ہے کہ کمپنی کے مالیاتی لین دین میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیاں ہوسکتی ہیں۔پولیس نے بتایا کہ ایم آئی ڈی پی ایل اور احسان گروپ سے متعلق مالیاتی بے ضابطگیوں کے الزامات فی الحال شکایت کنندہ کی طرف سے لگائے گئے ہیں اور ان کی تصدیق جانچ کے بعد ہی ہو سکے گی۔ملزم کا موقف فی الحال سامنے نہیں آسکا ہے۔

گاؤں گاؤں اور بوتھ سطح تک تنظیم مضبوط کر کے مچھوا سماج کی آواز بلند کریں گے: راجندر پال گوتم

لکھنؤ، 20 ستمبر 2026** آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اتر پردیش انچارج اور درج فہرست ذاتوں کے شعبے کے قومی صدر و سابق وزیر راجندر پال گوتم کی رہنمائی میں آج ریاستی کانگریس ہیڈکوارٹر، لکھنؤ میں مچھوا کانگریس کے ریاستی عہدیداران اور اہم ساتھیوں کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔میٹنگ میں مچھوا اور نشاد سماج کے سماجی، اقتصادی اور سیاسی مسائل، روزگار، ماہی پروری، آبی ذخائر سے متعلق حقوق، ملازمت، تعلیم، اسکالرشپ اور سیاسی شمولیت سمیت مختلف امور پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔آئندہ اسمبلی انتخابات کے پیش نظر مچھوا کانگریس کی تنظیم کو ریاست کے تمام اضلاع، بلاکس اور بوتھ سطح تک مضبوط بنانے کے لائحۂ عمل پر بھی غور کیا گیا۔میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے راجندر پال گوتم نے کہا کہ مچھوا، نشاد اور دیگر روایتی ماہی گیر برادریاں ملک کی معیشت اور سماجی ڈھانچے کا اہم حصہ ہیں۔اس کے باوجود یہ سماج طویل عرصے سے اپنے حقوق، وقار، روزگار اور سیاسی شمولیت سے متعلق مسائل کو لے کر جدوجہد کر رہا ہے۔کانگریس پارٹی مچھوا سماج کے حقوق اور وقار کی لڑائی پوری مضبوطی کے ساتھ لڑے گی۔انہوں نے کہا کہ مچھوا سماج کی روزی روٹی اور ماہی پروری سے متعلق حقوق کے ساتھ ساتھ تعلیم، روزگار، اسکالرشپ اور سماجی تحفظ جیسے امور پر بھی سنجیدگی سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔کانگریس ان مسائل کو سڑک سے لے کر ایوان تک مضبوطی سے اٹھائے گی۔راجندر پال گوتم نے مچھوا کانگریس کے عہدیداران سے اپیل کی کہ وہ ریاست کے ہر ضلع، بلاک اور گاؤں تک پہنچ کر سماج کے لوگوں سے براہِ راست رابطہ کریں اور ان کے مسائل کی نشاندہی کر کے انہیں تنظیم کے ذریعے اٹھائیں۔انہوں نے کہا کہ تنظیم کو بوتھ سطح تک مضبوط کرتے ہوئے مچھوا سماج کی آواز مؤثر انداز میں بلند کی جائے گی۔میٹنگ میں مچھوا سماج کے سیاسی، سماجی اور اقتصادی حقوق کے سلسلے میں ریاست گیر عوامی رابطہ مہم چلانے، سماج سے متعلق اہم مسائل کو ریاستی سطح پر اٹھانے اور مچھوا کانگریس کی تنظیم کو مزید فعال اور مؤثر بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔اس موقع پر راجیو لوچن نشاد، انجینئر راجبہادر نشاد، اشوک کشیپ، راجیش سہنی، اجے کشیپ، برکھا کشیپ، آکاش نشاد، ابھیشیک نشاد مہرا، سندیپ گورکھپوری، راکیش بند، جگدیش نارائن نشاد، شیام لال نشاد، برجیش نشاد، لوکش کمار سہنی، ستیش سہنی، حکم سنگھ کشیپ اور اشوک سہنی سمیت مچھوا کانگریس کے ریاستی عہدیداران اور اہم ساتھی موجود تھے۔تمام عہدیداران اور اہم ساتھیوں نے مچھوا-نشاد سماج کے حقوق، وقار اور سیاسی شمولیت کے لیے تنظیم کو مزید مضبوط کرتے ہوئے ریاست بھر میں مہم چلانے کا عزم ظاہر کیا۔

آل انڈیا یونانی طبی کانگریس الہ آباد منڈل کی ایک تہنیتی نشست

بھتیجے نے چچا کو موت سے بچایا حکیم پرواز علوم ضحیٰ ہاسپٹل سے صحت یاب ہو کر گھر لوٹے

حکیم پرواز علوم

ڈاکٹر بلال احمد

الہ آباد۔آج آل انڈیا یونانی طبی کانگریس کی ایک نشست خوشی اور شکریہ کے لیے حکیم پرواز علوم آل انڈیا یونانی طبی کانگریس دہلی کے لیگل ایڈوائزر رہیں اور اردو کے روح رواں اور بے لوث اردو کی خدمت کرنے والے اس کی لڑائی مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت تک لڑنے والے ان کا ایک سڑک حادثے میں فریکچر ہو گیا تھا وہ ایک ماہ سے زیادہ ضحیٰ ہاسپٹل چکیہ الہ آباد میں ڈاکٹر بلال کے زیر نگرانی علاج کے بعد صحت یاب ہو کر گھر واپس آ گئے۔اللہ تعالیٰ ان کو اور صحت اور زندگی دے۔قوم اور اردو کی خدمت کے لئے اسی ضمن مین تمام اراکین AIUTC کے ضحیٰ ہاسپٹل اور ڈاکٹر بلال کا شکریہ ادا کرتی ہے انھوں نے بغیر کسی مالی مدد کے حکیم پرواز علوم کی خدمت اور مدد کی اور اچھے سے اچھا علاج فراہم کیا۔اللہ تعالیٰ ان کو اور ہاسپٹل کو ترقی دے کوئی لفظ اس قدر وسیع نہیں ہوتے کہ انسانی خلوص اور محبت کی ترجمانی کریں لیکن رسم ہے اس لئے ان کے لئے دعائے خیر ہے۔اس موقع پر آل انڈیا یونانی طبی کانگریس کے سبھی منڈل اور اسٹیٹ یوپی کے ذمہ داران موجود تھے۔جن میں خصوصاً حکیم رشاد الاسلام، نیشنل سکریٹری فارمیسی ونگ A.I.U.T.C، ڈاکٹر محمد راشد، اسٹیٹ نائب صدر یوپی، ڈاکٹر خورشید عالم، اسٹیٹ سکریٹری یوپی، ڈاکٹر محمد اعجاز خان، اسٹیٹ صدر A.I.U.T.C یوتھ ونگ یوپی، ڈاکٹر محمد شجاع الدین احمد، اسٹیٹ سکریٹری یوتھ ونگ یوپی، ڈاکٹر محمد آصف، زونل نائب صدر الہ آباد، ڈاکٹر سید ذاکر حسین، صدر A.I.U.T.C الہ آباد، ان کے علاوہ شہر الہ آباد کے بہت سارے حکیم اور ڈاکٹر اور A.I.UT.C کے سبھی لوگ موجود تھے۔

یوپی اسمبلی انتخابات 2027:

کانپور میں 5 ہزار ای وی ایم اور 12 انجینئروں کی آمد کا دعویٰ غلط

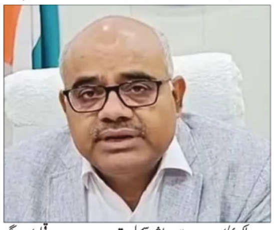

لکھنؤ/کانپور، ۔اتر پردیش اسمبلی انتخابات 2027 سے قبل کانپور نگر میں 5 ہزار الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں (ای وی ایم) اور 12 انجینئروں کے پہنچنے کا سوشل میڈیا پر کیا جانے والا دعویٰ گمراہ کن اور حقائق کے اعتبار سے غلط ہے۔کانپور نگر کے ضلع انتخابی افسر نے اپنے سرکاری ایکس ہینڈل کے ذریعے اس دعوے کی تردید کی ہے۔انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ کانپور نگر میں ای وی ایم کی فرسٹ لیول چیکنگ (ایف ایل سی) مقررہ پروگرام کے مطابق جاری ہے اور اس عمل کے لیے کسی دوسرے مقام سے نئی ای وی ایم نہیں لائی گئی ہیں۔ضلع انتخابی افسر کے مطابق کانپور نگر میں ای وی ایم کی فرسٹ لیول چیکنگ 17 ستمبر 2026 سے تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کی موجودگی میں شروع ہو چکی ہے۔یہ عمل مقررہ پروگرام کے تحت جاری ہے۔انتظامیہ نے بتایا کہ ایف ایل سی کے انعقاد سے متعلق مکمل شیڈول اور دیگر ضروری معلومات پہلے ہی عام کی جا چکی ہیں۔سوشل میڈیا پر دعویٰ کیا جارہا تھا کہ کانپور نگر میں 5 ہزار ای وی ایم اور 12 انجینئروں کو پہنچایا گیا ہے۔ضلع انتخابی افسر نے اسے مکمل طور پر غلط اور گمراہ کن قرار دیا ہے۔انتظامیہ کے مطابق ایف ایل سی کے لیے کانپور نگر میں کسی دوسرے مقام سے کوئی نئی ای وی ایم نہیں لائی گئی ہے۔اس لیے سوشل میڈیا پر گردش کرنے والے دعوے کے سلسلے میں لوگوں سے محتاط رہنے کی اپیل کی گئی ہے۔ضلع انتخابی افسر نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ سوشل میڈیا پر پھیلائی جانے والی غیر مصدقہ اور گمراہ کن اطلاعات پر یقین نہ کریں۔انتخابات سے متعلق کسی بھی معلومات کے لیے صرف سرکاری ذرائع پر اعتماد کرنے کو کہا گیا ہے۔انتظامیہ نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ گمراہ کن اطلاعات یا افواہیں پھیلانے والوں کے خلاف ضابطے کے مطابق کارروائی کی جا سکتی ہے۔

ہیومن ویلفیئر سوسائٹی کی میٹنگ، غریبوں میں مفت کھانا تقسیم

..لکھنؤ۔غریبوں میں مفت کھانا تقسیم کیا گیا۔ہیومن ویلفیئر سوسائٹی (Regd.) لکھنؤ کی ایک میٹنگ میں ملاوٹ شدہ کھانا فروخت کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔احترام سے گزارش ہے کہ ہیومن ویلفیئر سوسائٹی (رجڈ) لکھنؤ کی ایک میٹنگ جس کی صدارت اس کے صدر ایم علی مدھوش ایڈوکیٹ ※ نے کی، تنظیم کے برانچ آفس ٹھاکر گنج چوک، ٹھاکر گنج، لکھنؤ میں 20 ستمبر 2026 کو صبح 30:11 بجے منعقد ہوئی۔اجلاس کے بعد غریبوں میں مفت کھانا تقسیم کیا گیا۔میٹنگ میں لکھنؤ اور آس پاس کے علاقوں میں ملاوٹ شدہ اشیائے خورد و نوش بیچنے والے دکانداروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کرنے والا تین نکاتی میمورنڈم اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو پیش کیا گیا۔گنجان آباد علاقوں جیسے موہنی پوروا، رام گنج، مفتی گنج، حسین آباد، سعادت گنج، چوک، ، ٹوریہ گنج، اور بالا گنج میں دکاندار کھلے عام ملاوٹ شدہ آٹا، تیل، چائے کی پتی، چنے کا آٹا، مصالحہ وغیرہ فروخت کر رہے ہیں، اس کے باوجود تحقیقات کے لیے ذمہ دار سرکاری اہلکار کسی بھی قسم کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ملاوٹ شدہ کھانے پینے سے لوگ سنگین بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ملاوٹی دودھ بھی فروخت ہو رہا ہے۔لکھنؤ کے آس پاس کے علاقوں میں دکاندار بھی ملاوٹ شدہ کھانا بیچ رہے ہیں۔رہائشی عمارتوں میں اشیائے خورد و نوش فروخت کرنے والی دکانوں کی رجسٹریشن کو لازمی قرار دینے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔اس میٹنگ میں ہندر رضا کاروں جیسے راجیش سکسینہ، منجو شری، سروج کماری، رمیش چندر، لال جی نگم، سمیت، آشیش پانڈے، ۔ سلیم، نرملا، وکاس، نیرج، کومل، گنگا پرساد، شوبھا، ضیاء الدین خان، قمر خان وغیرہ نے شرکت کی۔

حکم جاری ہونے کے بعد نئی تعیناتی پر نہ جانے والے صفائی اور فوڈ انسپکٹر کے خلاف کارروائی

لکھنؤ:20 ستمبر(پی این ایس) میونسپل کارپوریشن کے چار سینی ٹیشن اور فوڈ انسپکٹرز جنہوں نے تبادلے کے باوجود اپنی نئی تعیناتیوں پر رپورٹ نہیں کی، انہیں کارروائی کا خطرہ ہے۔ان کی تنخواہیں بھی روک لی گئی ہیں۔میونسپل کارپوریشن نے اب ان کی ستمبر کی تنخواہوں کے اجراء کو روک دیا ہے۔یہ تنخواہ اب ان کی نئی پوسٹنگ سے دی جائے گی۔اس سلسلے میں میونسپل باڈیز ڈائریکٹوریٹ کے ڈائریکٹر کی جانب سے حکم جاری کیا گیا ہے۔تقریباً تین ماہ قبل حکومت نے میونسپل کارپوریشن سے پانچ سینی ٹیشن اور فوڈ انسپکٹرز کا تبادلہ کیا تھا۔حکم کے باوجود انسپکٹرز نے ابھی تک اپنی نئی تعیناتیوں پر چارج نہیں لیا ہے۔وہ وہیں تعینات رہتے ہیں۔اس سے ناراض ہو کر میونسپل باڈیز ڈائریکٹوریٹ نے سخت رویہ اپناتے ہوئے ڈائریکٹر انوج کمار جھا سے سخت حکم جاری کیا ہے۔جس میں کہا گیا ہے کہ متعلقہ ملازمین فوری طور پر اپنی نئی پوسٹنگ پر جائیں اور چارج سنبھال لیں۔ایسا نہ کرنے کی صورت میں ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جائے گی جس کے لیے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔مزید یہ کہ حکم نامے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ماہ ستمبر کی تنخواہ اب پوسٹنگ کے نئے مقام سے جاری کی جائے گی۔نتیجتاً اب تنخواہ روک دی گئی ہے۔ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ جن پانچ سینی ٹیشن اور فوڈ انسپکٹر کا تبادلہ کیا گیا تھا، دیویندر ورما کو میونسپل کارپوریشن انتظامیہ نے ایک ہفتہ قبل اپنی ذمہ داریوں سے فارغ کر دیا تھا۔باقی اب بھی یہاں کام کر رہے ہیں۔ان میں سے سچن سکسینہ کو کوسیکلا (متھرا) کی میونسپل کونسل، کلدیپک یادو کو روڈولی (ایودھیا) کی میونسپل کونسل میں اور راجیش کمار اور راجیش کمار کشواہا کو وارانسی میں ٹرانسفر کیا گیا تھا۔

آنے والے اسمبلی انتخابات میں عوام سکھائیں گے سبق: کانگریس

امروہہ، 20 ستمبر(یواین آئی) کانگریس نے مہنگائی کے مسئلے کے تعلق سے مرکز اور ریاستی حکومت کی شدید تنقید کی ہے۔پارٹی کا دعویٰ ہے کہ اتر پردیش، اتراکھنڈ، پنجاب، منی پور اور گوا کے عوام آنے والے اسمبلی انتخابات میں وزیر اعظم نریندر مودی کو سبق سکھا دیں گے۔ضلعی کانگریس کمیٹی کی اتوار کو شہر میں واقع امبیڈکر دھرم شالہ میں منعقدہ میٹنگ میں تنظیم سازی کی مہم اور آنے والے اسمبلی انتخابات کی تیاریوں کا جائزہ لیا گیا۔میٹنگ میں موجودہ سیاسی حالات پر تبادلہ خیال کے ساتھ ساتھ تنظیم کو بوتھ سطح تک مضبوط کرنے اور آنے والے پروگراموں کا خاکہ تیار کیا گیا۔آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی جانب سے ڈاکٹر معراج حسین کو اتر پردیش کانگریس کا ترجمان بنائے جانے پر عہدیداروں اور کارکنوں نے ان کا استقبال کیا۔میٹنگ میں متفقہ طور پر قرارداد منظور کر کے امروہہ میں آنے والے اسمبلی انتخابات کے لیے انڈیا اتحاد میں کانگریس کو حصہ داری دینے اور مقامی وفادار کارکن کو امیدوار بنائے جانے کا مطالبہ پارٹی قیادت کے سامنے رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔

ہردوئی میڈیکل کالج میں ڈاکٹروں اور انتظامیہ کا تنازع عروج

دفاتر منتقلی پر احتجاج، ادویات کی قلت کے بھی الزامات

ہردوئی : 20 ستمبر(پی این ایس) اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر صحت برجیش پاٹھک کے آبائی ضلع ہردوئی کے خود مختار اسٹیٹ میڈیکل کالج (ASMC) میں ڈاکٹروں اور انتظامیہ کے درمیان کشیدگی عروج پر پہنچ گئی ہے۔میڈیکل کالج کے پرنسپل اور ضلع مردانہ اور خواتین اسپتالوں کے چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹس (سی ایم ایس) کے درمیان اختیارات پر جاری تنازعہ بڑھتا جا رہا ہے۔دونوں سی ایم ایس کے دفاتر کو آئی پی ڈی بلڈنگ کی چوتھی منزل پر ایک چھوٹے سے کمرے میں منتقل کرنے کے حکم کے بعد ڈاکٹروں، پیرا میڈیکل اسٹاف اور ملازمین کا غصہ پھوٹ پڑا ہے۔مئی 2021 میں ڈسٹرکٹ مردانہ اور خواتین ہسپتالوں کا میڈیکل کالج سے الحاق کیا گیا تھا۔دونوں ہسپتالوں کے سی ایم ایس، پراونشل میڈیکل سروسز ایسوسی ایشن (PMS) کے ڈاکٹرز اور NHM ملازمین نے الزام لگایا کہ الحاق کے بعد سے پرنسپل آمرانہ رویہ اپنا رہے ہیں اور ان پر غیر ضروری دباؤ ڈال رہے ہیں۔ا میڈیکل ہیلتھ اینڈ فیملی ویلفیئر کے ڈائریکٹر جنرل کو بھیجے گئے ایک اجتماعی شکایتی خط میں، ڈاکٹروں نے کہا کہ سی ایم ایس آفس میں پیدائش اور موت کے سرٹیفکیٹس سمیت بہت سے حساس اور اہم ریکارڈ موجود ہیں۔دفتر کو آئی پی ڈی بلڈنگ کی چوتھی منزل پر ایک چھوٹے سے کمرے میں منتقل کرنے اور پرانے ریکارڈ کو وہاں چھوڑنے کے حکم سے اہم دستاویزات کے تباہ ہونے کا خطرہ ہے۔شکایت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ٹانگوں سے معذور ایک سینئر اسسٹنٹ پر اپنا گراؤنڈ فلور آفس چھوڑ کر چوتھی منزل پر کام کرنے کے لیے بے جا دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔شکایت کنندگان مین فارمیسی میں ضروری ادویات کی شدید قلت کا بھی الزام لگاتے ہیں۔ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ مناسب ادویات نہ ہونے کے باوجود ان پر اندرونی ادویات بنانے کے لیے دباؤ ڈالا جاتا ہے جس سے مریض باہر سے ادویات خریدنے پر مجبور ہیں۔اس کی وجہ سے آئی جی آر ایس پورٹل پر شکایات کی مسلسل آمد ہوئی ہے۔مئی 2021 سے خواتین ہسپتال کی عمارت کی پینٹنگ اور مرمت نہ ہونے کی وجہ سے او پی ڈی، لیبر روم اور او ٹی کی حالت کافی خراب ہو گئی ہے جس سے متاثرہ مریضوں اور حاملہ خواتین کو خاصی مشکلات کا سامنا ہے۔ہیلتھ ورکروں کا کہنا ہے کہ اگر سرکاری سطح پر اس مسئلے کو حل نہ کیا گیا اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کے بعد کارروائی نہ کی گئی تو وہ متحد ہو کر ہڑتال کرنے پر مجبور ہو جائیں گے اور اپنے ٹرانسفر کا مطالبہ کہیں اور کریں گے۔اس معاملے کے بارے میں، خود مختار ریاستی میڈیکل کالج، ہردوئی کے پرنسپل ڈاکٹر جے بی گوگوئی کا کہنا ہے کہ یہ فیصلے میڈیکل کالج کے ہموار کام کو یقینی بنانے، مریضوں کی بہتر سہولیات، اور منظم انتظامی نظام کو یقینی بنانے کے لیے لیے گئے ہیں۔دفاتر کی تنظیم نو ایک انتظامی عمل ہے جس کا مقصد نظام کو ہموار کرنا ہے۔ادویات کی دستیابی اور ہسپتال کی عمارت کی دیکھ بھال کے حوالے سے تمام کام حکومتی معیارات کے مطابق کیا جا رہا ہے۔

دھوم دھام سے منایا گیا ہارنر کالج کا سالانہ تقریب

لکھنؤ:20 ستمبر۔ ہارنر کالج مہانگر ایلسٹنشن لکھنؤ میں کالج کا سالانہ تقریب جوش و خروش اور ثقافتی انداز میں منایا گیا۔تقریب کی مہمان خصوصی محترمہ سنگیتا بنرجی (سی ای او) آئی ایم آر ٹی اور مہمان اعزازی محترمہ شرتی گپتا سابق طالبہ ہارنر کالج رہیں۔ پروگرام کا افتتاح کالج کے طلباء و طالبات کے ذریعہ پیش کیا گیا۔اس کے بعد مہمان خصوصی نے طلباء و طالبات سے مخاطب ہوتے ہوئے یکجہتی کا پیغام دیا۔کالج کی پرنسپل ڈاکٹر مالا مہرا نے کالج کی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے تعلیمی، ثقافتی، کھیل کود، اور درس تدریس میں طلباء و طالبات کے نقل و حرکت پر روشنی ڈالی۔ڈاکٹر سنگیتا بنرنی نے طلباء کو اپنے مستقبل کو سنوارنے اور محنت پر زور دیا۔ پروگرام میں ماحولیات اور یکجہتی پر روشنی ڈالی۔ پروگرام کے آخر میں کالج کی پرنسپلم ڈاکٹر مالا مہرا نے مہمانوں، ٹیچروں طلباء و طالبات کا شکریہ ادا کیا۔

یوپی نیٹ یوجی-2026: دوسرے مرحلے کی کونسلنگ کا ترمیم شدہ شیڈول جاری، 21 ستمبر سے چوائس فلنگ

لکھنؤ، 20 ستمبر(یواین آئی) اتر پردیش میں نیٹ یو.جی-2026 کے دوسرے مرحلے کی آن لائن کونسلنگ کا ترمیم شدہ شیڈول جاری کر دیا گیا ہے۔ڈائریکٹوریٹ آف میڈیکل ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ (ڈی.جی.ایم ای) کی جانب سے جاری کردہ ٹائم ٹیبل کے مطابق امیدوار 21 ستمبر سے 24 ستمبر تک ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس کورسز کی اسٹیٹ کوٹہ کی نشستوں کے لیے آن لائن آپشن بھر سکیں گے۔سیٹ الاٹمنٹ کا نتیجہ 25 ستمبر کو جاری کیا جائے گا۔ترمیم شدہ شیڈول کے تحت دوسرے مرحلے کی میرٹ لسٹ 21 ستمبر کو جاری ہوگی۔امیدوار اسی دن دوپہر دو بجے سے 24 ستمبر صبح 11 بجے تک چوائس فلنگ کر سکیں گے۔سیٹ الاٹ ہونے والے امیدوار 26 ستمبر سے 1 اکتوبر تک الاٹمنٹ لیٹر ڈاؤن لوڈ کر کے داخلے کا عمل مکمل کر سکیں گے۔یہ کونسلنگ ریاست کے سرکاری اور نجی میڈیکل و ڈینٹل کالجوں اور میڈیکل یونیورسٹیوں میں چلنے والے ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس کورسز کی اسٹیٹ کوٹہ کی نشستوں کے لیے منعقد کی جارہی ہے۔ڈائریکٹوریٹ نے واضح کیا ہے کہ نشستوں کی الاٹمنٹ دوسرے مرحلے کی میرٹ لسٹ کی بنیاد پر ہوگی۔کونسلنگ کے لیے پہلے سے طے شدہ قواعد و ضوابط نافذ رہیں گے۔حکومت نے واضح کیا ہے کہ پہلے مرحلے کی کونسلنگ کے ذریعے سرکاری اور نجی میڈیکل کالجوں اور میڈیکل یونیورسٹیوں میں داخلہ لینے والے امیدواروں کا داخلہ برقرار رہے گا۔اس سے پہلے مرحلے میں داخلہ لینے والے طلباء کو راحت ملی ہے۔وہیں، چار سرکاری میڈیکل کالجوں میں خصوصی تحفظات (ریزرویشن) کے نظام سے جڑے معاملات میں الہ آباد ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں زیر التوا مقدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے متعلقہ عدالتوں کے فیصلوں کے مطابق آگے کی کارروائی کی جائے گی۔

لکھنؤ پبلک اسکول کے فاؤنڈرز ڈے میں ہونہار کھلاڑیوں کی پذیرائی

ڈاکٹر ایس پی سنگھ نے تعلیم، کھیل اور انسانی خدمت پر زور دیا

لکھنؤ: راجاجی پورم میں واقع لکھنؤ پبلک اسکول، بی-بلاک میں منعقدہ بانی کے یومِ تاسیس (فاؤنڈرز ڈے) کی تقریب میں اسکول کے ہونہار کھلاڑی خاص مرکزِ توجہ رہے۔تقریب کے دوران لکھنؤ پبلک اسکول کی مختلف شاخوں کے کھلاڑیوں اور تائیکوانڈو کوچ اتل یادو کی خدمات اور کامیابیوں کو زبردست سراہا گیا۔اے پی سنگھ نے اپنے خطاب میں کہا کہ ان کھلاڑیوں کی شاندار کارکردگی کی بدولت کھیل کی دنیا میں اسکول کا نام مسلسل روشن ہو رہا ہے۔اس پروقار تقریب میں اسکول کے بانی و چیئرمین رکنِ پارلیمنٹ ڈاکٹر ایس پی سنگھ، چیف ایڈمنسٹریٹر کانتی سنگھ، جنرل منیجر ہرشت سنگھ، منیجنگ ڈائریکٹر سشیل کمار، ڈائریکٹر نیہا سنگھ اور گریما سنگھ سمیت پرنسپل، اساتذہ، طلباء اور سابق طلباء (ایلومنائی) بڑی تعداد میں موجود تھے۔ڈاکٹر ایس پی سنگھ نے اپنے خطاب میں کہا کہ تعلیم کا اصل مقصد صرف اچھے نمبر حاصل کرنا نہیں بلکہ بچوں کو ایک ذمہ دار شہری اور بہتر انسان بنانا ہے۔انہوں نے جدید تعلیم، جدت طرازی (انوویشن) اور بچوں کی ہمہ جہت ترقی پر خاص زور دیا۔اس موقع پر سماجی خدمت کے تحت کینسر سے متاثرہ بچوں، کوڑھ آشرم، بزرگ و بے سہارا خواتین اور جانوروں کی فلاح و بہبود کے لیے امدادی سامان بھی تقسیم کیا گیا۔تقریب میں سابق طلباء نے اپنے تجربات سانجھا کیے جبکہ موجودہ طلباء نے دلکش ثقافتی پروگرام پیش کیے۔پروگرام کا اختتام تعلیم، کھیل اور انسانی خدمت کے شعبوں میں مسلسل آگے بڑھنے کے عزم کے ساتھ ہوا۔

رویش کمار

مودی حکومت نے یو پی آئی پر ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلہ سے اے ٹی ایم کمپنیوں کے شیرس یا حصص کیوں بڑھ رہے ہیں۔ یو پی آئی سے جڑی کمپنیوں کے شیروں کی قیمتوں میں اچھال کیوں آیا؟ کیا وہ تاجرین اور کاروباری بھی اس میں کود رہے ہیں جن سے یو پی آئی ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ اسی ایک پیمانہ سے دیکھئے تو اس ٹیکس سے کون چپ کر بیٹھ گیا ہے۔ کون کود رہا ہے آپ کو دکھائی دے گا۔ یہ فیصلہ کس کیلئے لیا گیا ہے۔ ایتھنول کے وقت بھی آٹو موبائیل کمپنیوں سے کہا گیا کہ سامنے آئے E-20 کا خیر مقدم کیجئے کسی نے تنقید نہیں کی۔ اسی طرح سے جن کمپنیوں کے شیرس کے دام بڑھ گئے ہیں اس فیصلہ کا خیر مقدم کررہی ہیں۔ لوگ اسے بھی نوٹ کررہے ہیں اور ٹوئیٹر پر یو پی آئی ٹیکس نمبرون ٹرینڈ کررہا ہے۔ یو پی آئی کو لیکر جس طرح سے لمبی لمبی باتیں بنائی جارہی ہیں، جلیبی بنائی جارہی ہے اسی سے شک ہوجاتا ہے کہ دو ہزار سے زیادہ کے بل پر 0.4% ٹیکس یا فیس عائد کی گئی ہے اس کا معاملہ اتنا سا صاف ستھرا نہیں ہے۔ حکومت ابھی تک اس طرح برتاؤ کررہی تھی کہ یہ بڑے فائدہ کے قدم ہیں۔ فیصلے کے حامی ٹیکس عائد کرنے کو فائدہ سے جوڑنے میں مصروف ہیں۔ بی جے پی کے حامی بھی اس فیصلہ سے حیران ہیں۔ ان میں بھی ایسے لوگ ہیں جو سوال اٹھارہے ہیں۔ یو پی آئی کے ڈھانچہ کو چلانے والی پبلک سیکٹر کی کمپنی NPCI کے مطابق ریلوے مواصلات، بیمہ اور ایندھن سے جڑے مرچنٹ سے ہر 2000 کے ٹرانزیکشن پر 5 روپئے چارج وصول کیا جائے گا۔ فلیٹ چارج کے طور پر کر۔ کیا بیمہ کمپنی اپنی جیب سے حکومت کو 5 روپئے دے گی یا عوام سے وصول کرے گی؟ عوام پر اگر بیمہ کمپنی لاد دے گی تو عوام اس کا کیا بگاڑ لے گی۔ فیڈریشن آف آل انڈیا پٹرولیم ٹریڈرس کے لیڈر مونٹی ہنگل نے ہندو بزنس لائن سے کہا کہ اگر 5 روپئے کی فیس سے چھوٹ نہیں ملی تو ہم 2000 روپئے زیادہ کے یو پی آئی چارج نہیں لیں گے۔ ہمارے پاس پہلے سے بہت کم مارجن بچا ہے۔ 2017ء کے بعد سے مہنگائی میں اضافہ کے بعد اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ پٹرول ڈیلر کیلئے بہت مشکل ہیکہ ایسی کوئی فیس اپنی طرف سے ادا کرے۔ ان کا مطالبہ ہیکہ فیول کے ریٹیلر کو چھوٹ دی جائے۔ اب سارا پروپگنڈہ بے نقاب ہوگیا۔ خوب ماحول بنایا جارہا ہیکہ تاجرین سے 2000 کے ٹرانسیکشن پر 0.4% کا چارج لیا جائے گا۔ تین سو سے زیادہ کا نہیں ہوگا مگر ماحول نہیں بن پارہا ہے کیونکہ اس کے جواب میں اتنے سارے سوال ہیں جن کے جواب دینے کیلئے حکومت سامنے نہیں آرہی ہے۔ بات اس کی نہیں کہ جو پیسہ لیا جارہا ہے وہ کتنا ہے بلکہ بات اس کی ہے کہ جو پیسہ لیا جارہا ہے اس کا بڑا حصہ کس کے پاس جائے گا اور کس کے دباؤ میں یہ فیصلہ لیا گیا۔ کیا یہ فیصلہ امریکہ کے دباؤ میں لیا گیا۔ حکومت کے اس فیصلہ کی مذمت میں سب سے بڑی بات یہی ہے کہ امریکی کمپنیوں کے دباؤ میں مودی حکومت جھک گئی۔ اس طرح کی رپورٹس جاری کی جارہی ہے کہ یو پی آئی کے مفت ہونے سے امریکہ کی کارڈ کمپنیوں کو نقصان ہورہا ہے کیونکہ وہ اپنی خدمات مفت نہیں دے سکتی۔ اس وجہ سے ہندوستان کے عوام انہیں چھوڑ کر یو پی آئی پر شفٹ ہوگئی۔ کریڈٹ کارڈ، ڈیبٹ کاڈ کا استعمال گھٹ گیا۔ اب یو پی آئی پر فیس لگے گی تو ہندوستان کے عوام کہاں جائیں گے۔ اس بارے میں راہل گاندھی مودی جی کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ امریکہ کے سامنے نہ جھکیں، اپنے گھٹنے نہ ٹیکیں اور یو پی آئی ٹیکس کو واپس لیں۔ راہول گاندھی کا الزام ہیکہ یو پی آئی سے جڑے تاجرین پر چارج لگا کر ٹیکس لگا کر مودی سرکار نے امریکہ کے سامنے سر جھکا دیا۔ یو ایس ٹریڈ ڈیل کی طرح ہی Comprimesed PM مودی ایک بار پھر امریکی دباؤ کے سامنے سرینڈر کررہے ہیں۔ آر ایس ایس سے جڑے سدیشی جاگرن منچ نے بھی مانگ کی ہے کہ اس فیصلہ پر حکومت

اگر امریکہ کے دباؤ میں لیا گیا فیصلہ ہے تو اس سے بڑی بدبختی اور کچھ نہیں ہوسکتی۔ اقتصادی معاملوں کو ملک کے مفاد میں اولین ترجیح دی جاتی ہے۔ امریکہ کے دباؤ میں حکومت اس طرح کا فیصلہ کیسے کرسکتی ہے۔ یو پی آئی پر ٹیکس لگانے کے فیصلہ کے حامیوں نے جلیبی بناتے بناتے لکھا پے منٹ سسٹم کو قومی سلامتی سے جوڑ دیا لیکن اس سوال کا جواب کون دے گا کہ ہندوستان میں یو پی آئی سے جو ادائیگیاں ہوتی ہیں اس کے مارکٹ میں 86 فیصد قبضہ امریکہ کی دو کمپنیوں کا ہے۔

ازسرنو غور کرے۔ یہ خانہ پری ہے یا سودیشی جاگرن منچ واقعی اپنی مانگ کو لیکر سنجیدہ ہے۔ راہول گاندھی نے کہا کہ یو پی آئی ٹیکس واپس لیا جائے۔ پہلے اس سوال کا جواب دیا جائے کہ کیا یہ فیصلہ امریکہ کے دباؤ میں لیا گیا ہے۔ اگر امریکہ کے دباؤ میں لیا گیا فیصلہ ہے تو اس سے بڑی بدبختی اور کچھ نہیں ہوسکتی۔ اقتصادی معاملوں کو ملک کے مفاد میں اولین ترجیح دی جاتی ہے۔ امریکہ کے دباؤ میں حکومت اس طرح کا فیصلہ کیسے کرسکتی ہے۔ یو پی آئی پر ٹیکس لگانے کے فیصلہ کے حامیوں نے جلیبی بناتے بناتے لکھا پے منٹ سسٹم کو قومی سلامتی سے جوڑ دیا لیکن اس سوال کا جواب کون دے گا کہ ہندوستان میں یو پی آئی سے جو ادائیگیاں ہوتی ہیں اس کے مارکٹ میں 86 فیصد قبضہ امریکہ کی دو کمپنیوں کا ہے۔ گوگل پے اور والمارٹ کی کمپنی PhonePe کو سب سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ سابق وزیراعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کے میڈیا اڈوائزر پنکج پچوری نے ایک چارٹ ٹویٹ کیا ہے کہ امریکہ کی دو کمپنیاں یو پی آئی کا 86 فیصد حصہ پروسس کرتی ہیں۔ ذرا سوچئے کون یو پی آئی میں بدلاؤ کرنا چاہتا ہے اور کون ان کی بات مان رہا ہے۔ پنکج کا سوال ہے۔ یہی مودی حکومت این جی او کے چندہ کو سونگھتے رہتی ہے کہ بیرونی ممالک سے فنڈ کسی این جی او کو نہ مل جائے اور یہاں جس یو پی آئی پے منٹ سسٹم کے تحت 29.82 لاکھ کروڑ روپے کا لین دین ہورہا ہے۔ 2450 کروڑ کا Transaction ہورہا ہے۔ اس ٹرانسیکشن 14.26 لاکھ کروڑ کا لین دین فون پے سے ہورہا ہے۔ دوسرے نمبر پر ہے گوگل پے جس کے ذریعہ اگست کے ماہ میں 10 لاکھ کروڑ سے زائد کا لین دین ہوا۔ اس میں پے ٹی ایم کا حصہ بہت معمولی نظر آتا ہے۔ دولاکھ کروڑ کا فائدہ امریکہ کی دو کمپنیوں کو ہی ہونے والا ہے یہ کیسے ہوگیا۔ یو پی آئی کے آپ سارے سرکاری دعوؤں کو پلٹ کر دیکھئے ایسا محسوس ہوگا کہ پوری طرح ہندوستانی ہے۔ ہندوستانیوں کیلئے ہے۔ یو پی آئی کو قوم پرست ادارہ کی شکل میں پیش کیا گیا لیکن آپ کو یہ سوال پوچھنا چاہئے کہ اس پلیٹ فارم پر اس سسٹم پر امریکہ کی دو کمپنیوں کا 86 فیصد سے زیادہ قبضہ کیسے ہوگیا ہے۔ ہندوستانی کمپنیوں کی مارکٹ میں کوئی حیثیت نظر نہیں آتی۔ جو ہندوستانی کمپنیاں پہلے سے ہی وہیں گوگل پے اور فون پے کے سامنے کچھ نہیں اور اب حکومت کہانی بنارہی ہے۔ بہتر ہوتا حکومت سامنے آتی۔ وزیر فینانس پریس کانفرنس کرتی اور ایک دو گھنٹے کیلئے گودی میڈیا کہیں سے ہمت کرلیتا۔ یو پی آئی ٹیکس لگانے سے جڑے یہ سارے سوال پوچھ لیتا لیکن جب سے یہ معاملہ چل رہا ہے وزیر فینانس نے پریس کانفرنس نہیں کی۔ ہاں ایک پوسٹر وزارت فینانس پوسٹ کئے جارہا ہے۔ اس کا مطلب ہیکہ سوالوں سے بھرے اس فیصلہ کو لیکر حکومت کے پاس ایک چارٹ کے علاوہ یا اس سے زیادہ کوئی جواب نہیں۔ اب چلتے ہیں آئی پی ایس آفیسر بشریٰ بانو کی طرف۔ کیا ان کا تبادلہ اس لئے کردیا گیا کہ انہوں نے یو پی ایس سی کی تیاری کرنے والے طلبہ کا حوصلہ بڑھانے کیلئے ایک ویڈیو بنایا اور اس ویڈیو میں طلبہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے السلام علیکم کہہ دیا۔ بات چیت کے دوران انشاء اللہ اور آخر میں جزاک اللہ کہہ دیا۔ ایکس پر ہندوتوا کی پہچان والے کئی ہینڈلس سے اس طرح کے دعوے کئے جارہے ہیں کہ ان کی مہم چلانے کے بعد ہی بشریٰ بانو کا تبادلہ کیا گیا۔ مغربی بنگال کی حکومت کو جواب دنیا ہے کہ کیا ٹرول کی وجہ سے ایک نوجوان آئی پی ایس عہدیدار بشریٰ بانو کا تبادلہ کردیا گیا کیونکہ ان کے ہی دعوؤں کے بعد یہ بحث چل پڑی ہے کہ بشریٰ کا تبادلہ کس وجہ سے ہوا؟ کیا یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ ہندو لیگل فنڈ اس کی شکایت کرتا ہے اور مغربی بنگال کی حکومت ان کے دعوؤں کے مطابق کھڑک پور کی پولیس عہدیدار آئی پی ایس بشریٰ بانو کا تبادلہ کردیتی ہے۔ دوسری طرف میدھا روپم آئی اے ایس ہیں نوئیڈا کی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، 25 سال کی آکریتی چودھری کو غیر قانونی طریقہ سے گرفتار کیا گیا جیل میں رکھنے کیلئے فرضی بنیاد پر آکریتی چودھری پر این ایس اے عائد کیا گیا۔ این ایس اے لگانے کا فیصلہ ضلع مجسٹریٹ کا ہوتا ہے۔ الہ آباد ہائیکورٹ کے جسٹس اتل سریدھرن اور جسٹس اچل سچدیوا نے اپنے فیصلہ میں کہا کہ اس معاملہ میں گوتم بدھ نگر کی ضلع مجسٹریٹ کے رول کی مذمت کی جانی چاہئے۔ انہوں نے اس کی جانچ نہیں کی کہ NSA لگانے کے حق میں صحیح ہے یا نہیں۔ ایسا کرنے کیلئے کوئی معقول وجہ بھی نہیں تھی۔ ایسے ثبوت وشواہد نہیں تھے جسے دیکھ کر کہا جائے کہ آکریتی نے نوئیڈا میں تشدد بھڑکانے کا کام کیا۔ اس لئے آکریتی کو ہرجانہ ادا کرنے کیلئے نوئیڈا کی ڈی ایم میدھا روپم پر جرمانہ لگایا جانا بہتر ہوگا اور ان کے سروس ریکارڈ میں عدالت کی یہ ناراضگی درج کردینی چاہئے۔ آئی اے ایس عہدیدار میدھا روپم چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کی بیٹی ہیں۔ ان کے خلاف الہ آباد ہائیکورٹ کے دو ججس کی بنچ کا جو فیصلہ ہے اسے پڑھنے کے بعد کسی بھی حکومت کو ان کا تبادلہ کردینا چاہئے تھا۔ تبادلہ سے پہلے معطل کردینا چاہئے تھا۔ عدالت کہہ رہی ہیکہ ضلعی مجسٹریٹ نے غیر قانونی طور سے 25 سال کی آکریتی کو گرفتار کیا بناء کسی ٹھوس ثبوت کے NSA لگادیا تو ایسے ضلعی مجسٹریٹ کو فوری معطل کیوں نہیں کرنا چاہئے تھا۔ تبادلہ تک نہیں کیا گیا ہائیکورٹ نے حکم دیا کہ ان کی تنخواہ سے 5 لاکھ روپئے نکال کر معاوضہ ادا کیا جانا چاہئے۔ میدھا روپم نے اس فیصلہ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ ابھی سماعت نہیں ہوئی۔ یو پی حکومت نے آئی اے ایس میدھا روپم کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی؟ لیکن بشریٰ بانو کے خلاف کارروائی کی گئی۔

مودی جی اور بی جے پی کا دوہرا پن

محمد ریاض احمد

ہمارے وطن عزیز ہندوستان میں گزشتہ 12 برسوں سے جو کچھ ہورہا ہے اس بارے میں سب جانتے ہیں۔ خاص طور پر مودی جی کے وعدوں اور دعوؤں کے بارے میں عوام بالخصوص نوجوان اچھی طرح جان چکے ہیں۔ ان کے خیال میں مودی جی نے 2014 کے عام انتخابات کی انتخابی مہم میں جتنے وعدے کئے وہ وفا نہ ہوسکے اور اقتدار میں آنے کے بعد جو دعوے کئے وہ کھوکھلے ثابت ہوئے۔ قائد اپوزیشن راہول گاندھی ان کی بہن پرینکا گاندھی اور دیگر اپوزیشن قائدین نے اس کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے۔ مودی جی اور ان کے بھکتوں کی ایک اور خاص بات یہ ہے کہ وہ اپنی ہر ناکامی کیلئے خود کو ذمہ دار قرار دینے کی بجائے ملک کے پہلے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو ذمہ دار قرار دینے لگتے ہیں اور کانگریس یا یو پی اے حکومت کے ہر اچھے قدم کی مخالفت میں تمام سرحدیں عبور کردیتے ہیں، مثال کے طور پر نریندر مودی جب گجرات کے وزیراعلیٰ یا چیف منسٹر تھے تب انہوں نے جی ایس ٹی کی شدت سے مخالفت کی تھی اور ایک بحیثیت ملک کے وزیراعظم مودی، جی ایس ٹی کا خیر مقدم کرنے لگے ہیں۔ مودی جی نے چیف منسٹر گجرات کے عہدہ پر فائز رہتے ہوئے لوک پال کا خیر مقدم کیا تھا لیکن وزیراعظم بننے کے بعد مودی نے لوک پال کو نظر انداز کردیا۔ اس طرح مودی نے چیف منسٹر رہتے ہوئے بیرونی راست سرمایہ کاری کی مخالفت کی تھی اور عہدہ وزارت عظمیٰ پر فائز ہونے کے ساتھ ہی انہوں نے بیرونی راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) کی تائید وحمایت شروع کردی۔ آپ کو یہ بھی بتادیں کہ مودی جی چیف منسٹر کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے ہوئے آدھار کارڈ کی مخالفت پر اتر آئے تھے لیکن وزیراعظم کے طور پر انہوں نے آدھار کارڈ کا نہ صرف خیر مقدم کیا بلکہ اسے بینک اکاونٹ ووٹر شناختی کارڈ اور دوسری اہم دستاویزات سے جوڑنے یا منسلک کرنے کو یقینی بنایا۔ آپ سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ کانگریس کی زیر قیادت یو پی اے حکومت نے دیہی علاقوں میں بیروزگاری دور کرنے MGNREGA شروع کیا اور منریگا سے دیہی علاقوں کے بیروزگار مرد وخواتین کو کافی فائدہ ہوا لیکن گجرات کے عہدہ چیف منسٹری پر فائز رہتے ہوئے مودی جی نے منریگا کی مخالفت کو اولین ترجیح دی لیکن وزیراعظم کے عہدہ پر فائز ہوتے ہی MGNREGA کی تائید وحمایت کی۔ سونیا گاندھی، راہول گاندھی اور پرینکا گاندھی جیسے کانگریسی قائدین نے فوائد کی راست منتقلی یعنی Direct Benefit Transler اسکیم کی پرزور تائید وحمایت کرتے ہوئے اسے نہ صرف متعارف کروایا بلکہ اس پر کامیابی سے عمل آوری بھی کی لیکن جس وقت مودی چیف منسٹر تھے انہوں نے DBT ڈائرکٹر بینیفٹ ٹرانسفر کی مخالفت کی اور حیرت کی بات یہ ہے کہ وزیراعظم بننے کے بعد وہ اسی اسکیم کا خیر مقدم کرتے نظر آتے ہیں۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کے دور میں پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں 72-65 روپئے فی لیٹر ہوا کرتی تھی اگر پٹرول وڈیزل کی قیمتوں میں ایک دو روپئے اضافہ کیا جاتا تو مودی اسے کانگریس حکومت کی بڑی ناکامی سے تعبیر کرتے لیکن آج خود ہمارے شہر حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں پٹرول کی قیمت 115 اور ڈیزل کی قیمت 103 ہے اور دلچسپی کی بات یہ ہے کہ پٹرول و ڈیزل کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ کے باوجود مودی جی بے بس مجبور دکھائی دیتے ہیں۔ وہ شائد سمجھ نہیں پارہے ہیں کہ کریں تو کیا کریں۔ مودی جی کے قول وفعل میں یعنی کہنے اور کرنے میں کتنا تضاد ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ چیف منسٹر کی حیثیت سے انہوں نے قومی مجموعی پیداوار GDP کی کم شرح نمو پر تنقید کرتے رہے اور بحیثیت وزیراعظم جی ڈی پی کی کم شرح نمو ان کیلئے فکر مندی کی بات نہیں۔ تازہ ترین ڈیٹا کے مطابق ہندوستان کا 77 فیصد سونا اس کے اپنے ملکی ذخائر میں جمع ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ بیرونی ملکوں میں رکھا گیا 77 فیصد سونا ملک واپس لایا گیا ہے۔ اگر پچھلے دوسال کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ سونے کی قیمتوں میں بھی کم ازکم 110 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ ہمارے وزیراعظم نریندر مودی بڑے فخریہ انداز میں سب کا ساتھ سب کا وکاس، سب کا وشواس کا نعرہ لگاتے ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ طلباء جہدکار عمر خالد اور شرجیل امام، برسوں سے جیلوں میں قید وبند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔ 13 ستمبر کو قید میں عمر خالد کے 6 سال پورے ہوگئے۔ اس طرح اپنی عمر کے 39 سال میں سے 6 قیمتی سال انہوں نے جیل میں گزار دیئے، بالالفاظ دیگر متعصب جانبدار اور امتیاز برتنے والی طاقتوں نے ان سے ان کی زندگی کے 6 سال چھین لئے ہیں۔ اس بارے میں ملک وبیرون ملک کے ماہرین قانون اور حقوق انسانی کی تنظیموں و جہدکاروں نے مودی حکومت کے ساتھ ساتھ عدلیہ کے موقف پر سوالات اٹھائے ہیں۔ عدالت نے تین ہفتوں کی عبوری ضمانت دے دی لیکن افسوس صد افسوس کہ عمر خالد اور شرجیل امام جیسے طلبہ جہدکار 6 برسوں سے جیلوں میں بند ہیں۔ ان کی درخواست ضمانت بار بار مسترد کی جارہی ہے؟ عوام اب یہ سوال کررہے ہیں کہ کیا فیصلے مذہب کی بنیاد پر کئے جارہے ہیں۔ ملک کے مشہور ومعروف قانون داں پرشانت بھوشن کا پرزور انداز میں کہنا ہے کہ یہ واضح ہوجاتا ہے کہ دہلی پولیس پہلے تو بھردواج کے خلاف ایف آئی آر درج کرنا ہی نہیں چاہتی تھی اور نہ ہی وہ اسے گرفتار کرنے کی خواہاں تھی، اس نے سوا نتنتر بھردواج کی درخواست ضمانت کی سنجیدگی سے مخالفت نہیں کی، اب تو اسے منتقل ضمانت دینے پر بھی غور ہورہا ہے۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ ملک کی جیلوں میں ایسے نوجوان بھی ہیں جو پچھلے 17 برسوں سے جیلوں میں بند ہیں (وہ بھی جھوٹ کی بنیاد پر) آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ 2014-2026 انکاونٹرس کے 18000 واقعات پیش آچکے ہیں جبکہ 2016-2024 بلڈوزر چلانے کے 10620 واقعات پیش آئے ہیں۔ آسام میں 3600 تا 4000 آسامیوں کو ان کے مکانات سے بیدخل کیا گیا اور ان کے مکانات منہدم کئے گئے۔ 17000 کو بنگلہ دیشی قرار دیا گیا۔ ان میں سے بعض سپریم کورٹ کی رولنگ کے بعد واپس ہوئے۔ اب چلتے ہیں مغربی بنگال کی خاتون آئی پی ایس عہدیدار بشریٰ بانو کی طرف جن کا تبادلہ صرف اس لئے کردیا گیا کیونکہ انہوں نے اپنے مادر علمی علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے کچھ طلبہ سے خطاب کی شروعات السلام وعلیکم سے کی۔ تقریر میں انشاء اللہ ماشاء اللہ کہا، جزاک اللہ کے ساتھ خطاب کا اختتام عمل میں لایا، حالانکہ وہ کوئی سرکاری تقریب نہیں تھی۔ ہندوتوا تنظیموں نے اس کے خلاف آن لائین مہم چلائی جبکہ امیت شاہ اور بی جے پی کے کئی وزراء ایک سیکولر اور جمہوری ملک کے اہم دستوری عہدوں پر فائز رہتے ہوئے جے ایس آر اور دوسرے مذہبی نعرے بلند کرتے ہیں۔ آپ اور ہم نے کئی پولیس عہدیداروں کو ہندو مذہبی رہنماؤں کے آگے جھکتے، ان کے پیر چھوتے اور ان سے آشیرواد لیتے ہوئے دیکھا ہے۔ تاہم ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ کانگریس کے عمران پرتاپ گڑھی نے اس واقعہ پر وزیراعظم نریندر مودی سے سوال کیا کہ کیسا ہندوستان بنارہے ہیں، نریندر مودی جی اور آئی پی ایس اسوسی ایشن کیا آپ دیکھ رہے ہیں؟ بہرحال ہمارے ملک کی سب سے بڑی طاقت اس کی کسرت میں وحدت اور گنگا جمنی تہذیب ہے۔ ایسے ہندو بھائیوں اور بہنوں کی کوئی کمی نہیں جو آر ایس ایس بی جے پی بجرنگ دل، وشوا ہندو پریشد اور اے بی وی پی کی مذمت کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ حال ہی میں کرناٹک پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر بی کے ہری پرساد نے نیشنل لا اسکول آف انڈیا یونیورسٹی بنگلور میں عمر خالد پر دستاویزی فلم کی مخالفت پر ABVP کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ ان کے خیال میں اے بی وی پی گاندھی جی کے قاتل ناتھورام گوڈسے کی تعریف وستائش کرتی ہے۔ اس کی پوجا کرتی ہے، اس کے برعکس عمر خالد ایک سچے قوم پرست ہیں، ایسے میں اے بی وی پی کو عمر خالد کے خلاف بکواس کرنے کا اخلاقی حق حاصل نہیں ہے۔☆

برکس اجلاس 2026: دائرے میں گفت وشنید، پہرے میں کاروبار

ڈاکٹر اجیت رانا ڈے

دہلی میں ابھی ابھی اختتام پذیر ہوئے برکس سربراہ اجلاس کو شاید کسی بہت جارحانہ یا تاریخی اعلامیے کے لیے یاد نہ رکھا جائے۔ لیکن صرف اسی بات پر الجھے رہنا ہندوستان کے لیے اس کی سفارتی اہمیت کو نظرانداز کرنا ہوگا۔ سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ کیا برکس سربراہ اجلاس واقعی ہند-چین تعلقات کے درمیان جمی برف کو پگھلانے میں مددگار ثابت ہوا؟ ہندوستان کی سفارتی کامیابی صرف یہ نہیں تھی کہ اس نے اس اجلاس کا انعقاد کیا (وہ تو ویسے بھی اس بار برکس کا سربراہ تھا)، بلکہ اصل بات یہ تھی کہ اس نے ان ممالک کے درمیان ایک مشترکہ اعلامیہ تیار کروانے میں کامیابی حاصل کی جن کے مفادات اکثر آپس میں ٹکراتے رہتے ہیں۔ اپنی تمام تر کشیدگی کے باوجود ایران اور متحدہ عرب امارات ایک ہی میز پر بیٹھ سکے، چین نے پہلگام دہشت گردانہ حملہ کی مذمت کرنے والے مسودے پر دستخط کیے، اور رکن ممالک اپنے بالکل مختلف خیموں کے باوجود مغربی ایشیا میں امن مذاکرات پر متفق ہو سکے۔ ہندوستان نے 2023 میں جی-20 کی صدارت کے دوران بھی کچھ ایسا ہی کر دکھایا تھا، جب یوکرین جنگ پر شدید اختلافات کے درمیان ایک مشترکہ متفقہ زبان تلاش کرلی گئی تھی۔

اجلاس سے الگ نریندر مودی اور شی جنپنگ کی دوطرفہ ملاقات اس مشترکہ بیان سے کہیں زیادہ اہم تھی۔ 7 برس میں پہلی بار جنپنگ ہندوستان کے دورے پر آئے تھے۔ دونوں رہنماؤں نے تجارتی تعلقات، بازار تک رسائی، تجارت میں ساختی عدم توازن اور دونوں ملکوں کے شہریوں کے باہمی رابطے پر تبادلہ خیال کیا۔ سرکاری بیانات میں سرحد پر امن برقرار رکھنے کا بھی نپا تلا ذکر کیا گیا۔ اسے ابھی سے یہ مان لینا کہ دونوں ملکوں میں 'مصالحت' ہوگئی ہے، عجلت ہوگی، لیکن یہ آگے بڑھنے کا ایک بڑا موقع ضرور ہے۔ ہندوستان اور چین پڑوسی ہیں، جو مل کر پوری انسانیت کے ایک تہائی سے زیادہ حصے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ جغرافیہ کو مٹایا نہیں جاسکتا۔ نہ ہی ان کا سرحدی تنازعہ راتوں رات ختم ہونے والا ہے۔ 1988 میں راجیو گاندھی کو دی گئی ڈینگ شیاؤ پنگ کی وہ مشہور نصیحت آج بھی اتنی ہی اہم ہے کہ اگر ہماری نسل سرحدی تنازعہ کو حل کرنے کی سمجھداری نہیں دکھا پا رہی ہے تو اسے آنے والی زیادہ سمجھدار نسل کے لیے چھوڑ دینا چاہیے۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ گلوان کو بھلا دیں، جہاں 2020 میں ہندوستان کے 20 جانباز فوجی شہید ہوئے تھے۔ سرحدوں کا ہر حال میں مستعدی کے ساتھ دفاع ہونا چاہیے۔ لیکن سرحد پر کشیدگی کو پورے دوطرفہ تعلقات کو یرغمال بنانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ دراصل ہندوستان اور چین پہلے ہی مسائل کو الگ الگ خانوں میں تقسیم کر کے آگے بڑھنے پر کام کر رہے ہیں۔ بشکیک میں ایس سی او سربراہ اجلاس کے دوران انہوں نے پاکستان، روس اور دیگر ممالک کے ساتھ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں دوہرے معیارات کو مسترد کرنے والی مشترکہ تجویز پر دستخط کیے۔ اگر ایسے تضادات کو ایس سی او اور برکس کے کثیر ملکی پلیٹ فارموں پر حل کیا جاسکتا ہے تو دوطرفہ سطح پر بھی ایسا کیا جاسکتا ہے۔ ہندوستان اور چین کے درمیان یہ الگ الگ خانے ہیں: سرحدی سلامتی؛ تجارت اور سرمایہ کاری؛ ٹیکنالوجی؛ ندیاں اور ان کے آبی حقوق؛ ہمالیائی ماحولیات؛ موسمیاتی تبدیلی؛ عالمی تجارتی تنظیم میں اصلاحات؛ جوہری عدم پھیلاؤ؛ یونیورسٹیاں، سیاحت اور ثقافت؛ اور بین الاقوامی تنازعات پر انتخابی تعاون۔

عملیت پسندی کی اقتصادی بنیاد ٹھوس اور ناقابل تردید ہے۔ چین کے ساتھ ہندوستان کا تجارتی خسارہ تقریباً 112 ارب ڈالر ہو چکا ہے۔ اس کے باوجود ہمارا انحصار صرف سستے کھلونوں تک محدود نہیں ہے۔ چین ہمیں زندگی بچانے والی ادویات کے لیے ضروری اے پی آئی (خام مال)، الیکٹرانک پرزے، بھاری مشینری، شمسی آلات اور نایاب معدنیات فراہم کرتا ہے۔ گلوان کے بعد ہندوستان نے چینی سرمایہ کاری اور تکنیکی رسائی پر سخت پابندیاں عائد کیں۔ پھر بھی درآمدات بڑھتی گئیں۔ سیاسی دوری پیدا کرنے کی کوششوں سے ہمارا اقتصادی انحصار ذرہ بھر کم نہیں ہوا۔ 2019 کے بینکاک آسیان سربراہ اجلاس میں آر سی ای پی (علاقائی جامع اقتصادی شراکت داری) سے ہندوستان کا اچانک باہر نکلنا ہمارے لیے سنگین انتباہ ہونا چاہیے۔ ہندوستان نے نو سال تک اس پر مذاکرات کیے، لیکن چینی درآمدات کی بھرمار کے مبینہ خوف کے باعث 2019 میں اچانک مذاکرات سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ وہ چینی درآمدات پھر بھی ہندوستانی بازار میں داخل ہوتی چلی گئیں۔ ہم آر سی ای پی میں دی گئی رعایت کے تحت ان شرائط کو 15 سال تک ٹال سکتے تھے۔ اس معاہدے سے باہر نکل کر ہندوستان نے ایشیائی پیداواری نیٹ ورک کا لازمی حصہ بننے کا موقع گنوا دیا۔ تعلقات بلاشبہ یک طرفہ دکھائی دیتے ہیں، لیکن چین کو بھی ہندوستان کی اتنی ہی ضرورت ہے۔ چین کے پاس زبردست اقتصادی طاقت ضرور ہے، لیکن اس کی اپنی کمزوریاں بھی ہیں۔ اس کی آبادی تیزی سے بوڑھی ہو رہی ہے، کام کرنے والی آبادی سکڑ رہی ہے، رئیل اسٹیٹ کا شعبہ بحران میں ہے، قرض کا بھاری بوجھ ہے، گھریلو کھپت کمزور بنی ہوئی ہے اور اس کی اضافی صنعتی صلاحیت کو نئی غیر ملکی منڈیوں کی سخت ضرورت ہے۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کا اندازہ ہے کہ آبادیاتی دباؤ، گرتی ہوئی پیداواریت اور سرمایہ کاری پر کم ہوتے منافع کے باعث چین کی درمیانی مدت کی شرح نمو سست رہنے والی ہے۔ دوسری طرف ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی اور تیزی سے بڑھتی ہوئی منڈیوں میں سے ایک ہے، جس کے پاس نوجوان افرادی قوت ہے اور یہ اس چینی سرمائے کے لیے ایک موزوں ٹھکانہ ہے جو دنیا کے دیگر حصوں میں پابندیوں کا سامنا کر رہا ہے۔ ایسے میں صحیح حکمت عملی 'چین کو پوری طرح باہر رکھنے' کی نہیں، بلکہ یہ کہنے کی ہونی چاہیے کہ "اگر آپ ہندوستانی بازار تک رسائی چاہتے ہیں تو یہیں بنائیے، روزگار دیجیے، پرزے یہیں سے خریدیے اور ہندوستان سے ہی برآمد کیجیے۔" اس کی شروعات بی وائی ڈی کے ساتھ ہندوستان میں فیکٹری لگانے کے لیے رکی ہوئی بات چیت کو دوبارہ شروع کر کے کیوں نہیں کی جاسکتی؟ بی وائی ڈی دنیا کی معروف الیکٹرک گاڑی بنانے والی کمپنی ہے۔ ہندوستان میں توسیع کی اس کی خواہشات گلوان کے بعد سرمایہ کاری پر لگی روک کی نذر ہو گئیں۔ اسے مذاکرات کی میز پر واپس لایا جائے، لیکن ہندوستان کی اپنی شرائط پر... یعنی مقامی مینوفیکچرنگ، ہندوستانیوں کو روزگار، مقامی سپلائرز کی ترقی، ڈاٹا کی سخت حفاظت اور مینوفیکچرنگ میں ہندوستانی ویلیو ایڈیشن کی لازمی شرط کے ساتھ۔

پریس نوٹ 3 (2020 سیریز)، جس نے چین سے آنے والی براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری پر شکنجہ کسا تھا، اسے اندھے شک کے بجائے خطرے پر مبنی جانچ پڑتال کی سمت میں آگے بڑھنا چاہیے۔ ٹیلی مواصلاتی نیٹ ورک میں چینی حصے داری کا سوال اس غیر فعال چینی سرمائے سے بالکل الگ ہے جو کسی شاہراہ، گودام، آبی منصوبے یا آب پاشی کے نظام کو مالی مدد دے رہا ہو۔ یہ 'دائرے میں رہ کر محدود برتاؤ' کی وہ عملی پالیسی تجویز ہے جسے نتن پائی، اجے شاہ اور اس مصنف نے ستمبر 2025 میں پیش کیا تھا۔ اس کا سیدھا اصول ہے: انتظامی کنٹرول دیے بغیر سرمایہ قبول کیجیے، حساس چینی ٹیکنالوجی کو مکمل طور پر باہر رکھیے اور بنیادی ڈھانچے کے غیر حساس شعبوں سے شروعات کیجیے۔ کچھ چھوٹے دروازے فوری طور پر کھولے جانے چاہئیں۔ چینی سیاحوں، کاروباری نمائندوں، ماہرین تعلیم اور انجینئروں کے لیے ویزا ضوابط آسان کیے جائیں۔ چینی سیاحوں کے لیے بودھ گیا، سارناتھ، کشی نگر اور نالندہ کو جوڑ کر ایک خصوصی بدھ سرکٹ تیار کیا جائے۔ یونیورسٹیوں کے باہمی تعاون کو دوبارہ زندہ کیا جائے۔ سنیما، کھیل کود اور ثقافتی تبادلے کو فروغ دیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستان کو چین کی وسیع گھریلو صارف منڈی تک رسائی کے لیے کہیں زیادہ مضبوطی سے اپنی بات رکھنی ہوگی۔ تجارتی خسارے کا حل صرف چینی درآمدات کم کرنا نہیں ہوسکتا۔ اصل راستہ یہ ہے کہ ہندوستانی ادویات، غذائی مصنوعات، آئی ٹی خدمات، تفریح اور دیگر مصنوعات بڑے پیمانے پر چینی بازار میں جگہ پائیں۔

کاروباری آسانی کی درجہ بندی میں نچلے مقام اور مغربی طرز کے جمہوری اداروں کے فقدان کے باوجود چین کی غیر معمولی اقتصادی ترقی اس بات کی یاددلاتی ہے کہ اسے اس کی زمینی حقیقت کے ساتھ سمجھنا ہوگا، نہ کہ کتابی نظریات کی عینک سے۔ ہندوستان کو نہ تو چین کی اندھی نقل کرنی چاہیے اور نہ ہی اس سے ڈرنے کی ضرورت ہے۔ ہندوستان کو سیکھنا چاہیے، مقابلہ کرنا چاہیے اور اپنی اسٹریٹجک صلاحیتیں تیار کرنی چاہئیں... خصوصاً ایرو اسپیس، دفاع، سیمی کنڈکٹر، اہم معدنیات، فارماسیوٹیکلز اور مصنوعی ذہانت کے شعبوں میں۔ چین کے ساتھ تعلقات میں آنے والی نرمی کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہونا چاہیے کہ ہندوستان امریکہ، یورپ، جاپان یا کواڈ کے ساتھ اپنے تعلقات کو کمزور کرے۔ ہندوستان کو برکس، ایس سی او، کواڈ، جی-20 اور دیگر تمام مفید بین الاقوامی پلیٹ فارموں پر بیک وقت سرگرم رہنا چاہیے۔ ہندوستان کے مستقبل کے سفارتی فیصلے ان میں سے کسی ایک تعلق کے یرغمال نہیں بن سکتے۔ اسی کو حقیقی 'اسٹریٹجک خود مختاری' کہتے ہیں۔ اگلے سال برکس کی صدارت چین کے ہاتھوں میں ہوگی۔ آنے والے بارہ ماہ سفارتی پہل کے لحاظ سے انتہائی اہم ہیں۔ تعلقات پر جمی برف پگھلانے کے لیے جذباتی دوستی یا آنکھیں بند کر کے کیے جانے والے اعتماد کی نہیں، بلکہ باہمی مفادات اور دور اندیش سفارتی تخیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ جہاں ضروری ہو، وہاں اپنی سرحدوں کی حفاظت کیجیے۔ جہاں مقابلہ ناگزیر ہو، وہاں ڈٹ کر مقابلہ کیجیے۔ جہاں ممکن ہو، تعاون کیجیے۔ اور اس مکالمے سے جو وقت اور موقع ملے، اس کا استعمال خود کو اندرونی طور پر مضبوط بنانے میں کیجیے۔☆

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

آب وہوا کی تبدیلی سے نمٹنے میں روایتی علم اور کمیونٹی کی شرکت ضروری

پائیدار شجر کاری موسمیاتی لچک کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے، نیشنل گرین ٹریبیونل کی بین الاقوامی کانفرنس میں صدر جمہوریہ مرمو کا خطاب

نئی دہلی (یو این آئی) صدر جمہوریہ ہند دروپدی مرمو نے کہا ہے کہ آب وہوا کی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے لوگوں کو مرکز میں رکھ کر اور کمیونٹی پر مبنی اقدامات کو مضبوط کرنا ہوگا۔ انہوں نے روایتی علم، مقامی برادریوں کے تجربے اور ان کی شرکت کو موسمیاتی مطابقت کی صلاحیت بڑھانے میں اہم بتایا۔ صدر جمہوریہ نے اتوار کو یہاں نیشنل گرین ٹریبیونل کی بین الاقوامی کانفرنس دی فیوچر آف انوائرمنٹ اینڈ کلائمیٹ ڈائنامکس کے اختتامی سیشن سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ آب و ہوا کی تبدیلی کے اثرات حیاتیاتی تنوع، پانی کے بحران اور زمین کے بنجر ہونے کے ساتھ ساتھ غذائی تحفظ، صحت اور روزگار پر بھی پڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آب و ہوا کی تبدیلی سے متاثرہ دیہی اور جنگلات میں رہنے والے سماج، چھوٹے کسانوں، خواتین اور دیگر کمزور طبقات کی ضروریات کے تئیں خاص حساسیت ضروری ہے۔ اس کے لیے حکومتوں، قانونی ماہرین اور متاثرہ برادریوں کی فعال شرکت والا پالیسی فریم ورک ضروری ہے۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ پائیدار شجر کاری موسمیاتی لچک کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ مقامی حالات کے مطابق حیاتیاتی تنوع کو فروغ دینے والی شجر کاری کا مقصد صرف درخت لگانا نہیں، بلکہ صحت مند اور خودمختار ماحولیاتی نظام کو بحال کرنا ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ترقی پذیر ممالک کو ترقی کی رفتار برقرار رکھتے ہوئے آب و ہوا کی تبدیلی کے تئیں لچک بڑھانے کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ موسمیاتی اقدامات ملک کی ترقیاتی ضروریات اور معاشی آرزوؤں کے مطابق نیز تکنیکی طور پر ممکن ہونے چاہئیں۔ صدر جمہوریہ نے ماحولیاتی بیداری میں عام لوگوں، خاص طور پر نوجوانوں کی شرکت کے لیے ہندوستان کی کوششوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی مشن لائف پہل نے عوامی شرکت اور کمیونٹی کی ملکیت کے ذریعے ماحولیاتی بحالی کی سمت میں آگے بڑھنے کی مثال قائم کی ہے۔ انہوں نے کانفرنس میں مختلف ممالک کے ماہرین، ججوں، قانون دانوں اور ماحولیاتی شعبے سے جڑی اہم شخصیات کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کے لیے نیشنل گرین ٹریبیونل کی ستائش کی۔

اراولی میں کان کنی سے اموات، نئی تعریف مزید ماحولیاتی تباہی کا سبب بنے گی: جے رام رمیش

جے رام رمیش نے اراولی کی نئی تعریف پر مودی حکومت کو نشانہ بنایا۔ ادھر راجستھان کے کان کنی سے متاثرہ علاقوں میں سسلیکوسس سے اموات اور سانس کی بیماریوں کا بحران جاری ہے

نئی دہلی: (ایجنسی) کانگریس کے رکن پارلیمنٹ جے رام رمیش نے اراولی پہاڑی سلسلے کی تعریف اور حد بندی میں ممکنہ تبدیلی کو لے کر مودی حکومت پر سخت تنقید کی ہے۔ پی ٹی آئی کی اراولی خطے میں کان کنی کے باعث سسلیکوسس اور سانس کی بیماریوں سے متاثرہ لوگوں کی صورتحال پر مبنی رپورٹ شیئر کرتے ہوئے جے رام رمیش نے کہا کہ مودی حکومت اراولی کی نئی تعریف طے کرنے پر 'مصر' ہے، تا کہ کان کنی، رئیل اسٹیٹ اور دیگر منصوبوں کے لیے راستہ کھولا جا سکے۔ جے رام رمیش نے ایکس پر لکھا کہ اراولی کو مودی حکومت کے اقدامات سے 'شدید ترین خطرہ' لاحق ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ سپریم کورٹ اس معاملے میں مضبوط موقف برقرار رکھے گی۔ ان کے مطابق 9 فروری 2027 کو چیف جسٹس آف انڈیا کی ریٹائرمنٹ سے پہلے یہ واضح ہو سکتا ہے کہ اراولی کی تعریف تبدیل کرنے سے متعلق ان اقدامات کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ انہوں نے سپریم کورٹ کی جانب سے قائم ہائی پاورڈ کمیٹی کا بھی حوالہ دیا، جسے 30 نومبر 2026 تک اپنی حتمی رپورٹ پیش کرنی ہے۔ جے رام رمیش نے امید ظاہر کی کہ کمیٹی مودی حکومت کی جانب سے اراولی کی تعریف تبدیل کرنے کی کوششوں کو مسترد کرے گی۔ انہوں نے خبردار کیا کہ ایسا نہ ہونے کی صورت میں "مزید ماحولیاتی تباہی" کے واقعات سامنے آ سکتے ہیں۔ جے رام رمیش کا یہ تبصرہ ایسے وقت میں آیا ہے جب پی ٹی آئی کی رپورٹ نے راجستھان کے اراولی خطے میں کان کنی سے متاثرہ خاندانوں کی صورتحال کو اجاگر کیا ہے۔ سیکر ضلع کے سیالودرا گاؤں میں 32 سالہ منجیت کی حال ہی میں سسلیکوسس سے موت ہوئی۔ وہ قریبی پتھر کرشنگ یونٹ میں مزدور تھے اور تین سال سے زیادہ عرصے تک اس لاعلاج پھیپھڑوں کی بیماری میں مبتلا رہے۔ مقامی باشندوں کے مطابق سیالودرا میں سسلیکوسس سے 50 سے زیادہ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ منجیت کی اہلیہ منیشا کے مطابق شوہر کے علاج پر خاندان کی بیشتر جمع پونجی خرچ ہو گئی۔ ان کے گھر میں آج بھی وہ بڑے آکسیجن سلنڈر موجود ہیں جنہیں منجیت سانس لینے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ مقامی افراد کے مطابق موت سے قبل وہ روزانہ 12 تک آکسیجن سلنڈر استعمال کرتے تھے، جبکہ ایک سلنڈر کی قیمت تقریباً ایک ہزار روپے تھی۔ سیالودرا کے رہائشی سنجے نے بتایا کہ جولائی میں ان کے بھائی منوج کی بھی سسلیکوسس سے موت ہوئی۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کے خاندان کے چھ افراد اس بیماری سے جان گنوا چکے ہیں۔ 2023 میں شائع ایک مطالعے کے مطابق راجستھان کے سرکاری پورٹل پر اس وقت سسلیکوسس کے 23,436 مصدقہ معاملات درج تھے، جن میں 6,876 اموات شامل تھیں۔ تاہم ماہرین کے مطابق سرکاری اعداد و شمار بیماری کے اصل پھیلاؤ کی مکمل عکاسی نہیں کرتے، کیونکہ بیماری کی تصدیق کے لیے مریضوں کو متعدد مرتبہ اسپتالوں کے چکر لگانے پڑتے ہیں۔ کان کنی سے متاثرہ کوٹپتلی-بہروڑ کے جودھ پورہ-موہن پورہ گاؤں میں بھی سانس اور دیگر بیماریوں کی شکایات سامنے آئی ہیں۔

بلقیس بانو کیس کے مجرم رادھے شیام شاہ کو گجرات ہائی کورٹ نے سات دن کی پیرول دی

احمد آباد، گجرات: گجرات ہائی کورٹ نے 2002 کے بلقیس بانو گینگ ریپ اور قتل کیس میں عمر قید کی سزا کاٹ رہے 11 مجرموں میں سے ایک، رادھے شیام بھگوان داس شاہ کو 7 دنوں کی پیرول دے دی ہے۔ رادھے شیام شاہ کی طرف سے وکیل کے ڈی پرمار نے ہائی کورٹ کو بتایا کہ رادھے شیام شاہ کو خاندان کی مالی حالت کو دیکھتے ہوئے اور خاندانی مالیاتی معاملات میں مدد کے لیے پیرول کی ضرورت تھی۔ وکیل نے عدالت کو یہ بھی بتایا کہ شاہ کو اس سے پہلے دسمبر 2025 میں پیرول دی گئی تھی۔ عدالت نے درخواست میں دی گئی دلیلوں اور جیل حکام کی رائے پر غور کرنے کے بعد پیرول دینے کا فیصلہ کیا۔ جسٹس سنجیو جے ٹھاکر کی عدالت نے اپنے حکم میں کہا کہ درخواست میں دی گئی وجوہات اور جیل حکام کی رائے کو دیکھتے ہوئے، درخواست گزار کے حق میں اپنے اختیارِ تمیزی (صوابدیدی اختیار) کا استعمال کرنا درست لگتا ہے۔ عدالت کے حکم کے مطابق، رادھے شیام شاہ کو اصل رہائی کی تاریخ سے 7 دنوں کی پیرول دی جائے گی۔ اس کے لیے انہیں متعلقہ جیل حکام کی تسلی کے لیے 000,10 روپے کا ذاتی مچلکہ (بانڈ) بھرنا ہوگا۔ ساتھ ہی پیرول کا وقت ختم ہونے پر انہیں فوری طور پر جیل حکام کے سامنے حاضر ہونا ہوگا۔ اس کے علاوہ، پیرول کے دوران شاہ کو رہائی کے تیسرے اور پانچویں دن قریبی ترین پولیس اسٹیشن میں اپنی حاضری درج کرانی ہوگی۔

واضح رہے کہ رادھے شیام شاہ سمیت 11 مجرموں کو 2002 کے گجرات فسادات کے دوران کیے گئے گینگ ریپ اور قتل کے جرائم کے لیے 2008 میں عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ اس کیس کا ٹرائل گجرات سے باہر مہاراشٹر میں ہوا تھا اور ممبئی کی ایک خصوصی عدالت نے 11 ملزمان کو مجرم قرار دیتے ہوئے 2008 میں عمر قید کی سزا سنائی تھی۔

اس کیس میں ضروری قانونی کارروائی کی وجہ سے رادھے شیام شاہ کا نام پہلے بھی سرخیوں میں آیا تھا۔ وہ ان 11 مجرموں میں سے اکیلے مجرم تھے جنہوں نے اس مسئلے پر سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا کہ قبل از وقت رہائی یعنی معافی پر فیصلہ لینے کا اختیار کس حکومت کے پاس ہے۔ مئی 2022 میں، سپریم کورٹ نے گجرات حکومت سے 1992 کی معافی کی پالیسی کے حساب سے ان کی درخواست پر غور کرنے کو کہا۔ اس کے بعد گجرات حکومت نے اگست 2022 میں 11 مجرموں کو معافی دے دی تھی (اور انہیں رہا کر دیا تھا)۔ لیکن، 8 جنوری 2024 کو سپریم کورٹ نے گجرات حکومت کی طرف سے دی گئی اس معافی کو کالعدم (مسترد) قرار دے دیا۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ اس معاملے میں معافی پر فیصلہ لینے کے لیے موزوں حکومت گجرات حکومت نہیں بلکہ مہاراشٹر حکومت ہے۔ اس کے بعد تمام 11 مجرموں کو دوبارہ جیل جانے کا حکم دیا گیا تھا۔

دہلی کے علی پور میں زیر تعمیر عمارت منہدم، تمام مزدور محفوظ

نئی دہلی، 20 ستمبر (یو این آئی) شمالی دہلی کے علی پور علاقے میں اتوار کو ایک زیر تعمیر عمارت منہدم ہو گئی، جس کے بعد دہلی پولیس، فائر بریگیڈ اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی ٹیموں نے بچاؤ کام شروع کیا۔ اس حادثے میں کسی کے ہلاک یا زخمی ہونے کی خبر نہیں ہے اور وہاں موجود تمام ملازمین محفوظ پائے گئے ہیں۔

یہ واقعہ آج صبح تقریباً 11 بجے پیش آیا، جب تعمیراتی جگہ پر لنٹل کا کام چل رہا تھا۔ ابتدائی جانچ سے معلوم ہوا ہے کہ سہارا دینے والی شٹرنگ گر گئی، جس سے عمارت کا زیر تعمیر حصہ ڈھہ گیا۔ جب ڈھانچہ گرا تو وہاں کئی مزدور موجود تھے۔ ابتدائی معلومات سے معلوم ہوا تھا کہ ملبے کے نیچے پانچ چھ لوگ پھنسے تھے، جس کے بعد فوری طور پر ہنگامی امدادی کارروائی شروع کی گئی۔ تاہم بعد میں حکام نے تصدیق کی کہ کوئی بھی مزدور پھنسا نہیں تھا اور وہاں موجود تمام لوگوں کا پتہ چل گیا تھا۔

تیجسوی یادو نے سیلاب سے متاثرہ لوگوں کے لیے فوری امداد اور کسانوں کو معاوضہ دینے کا مطالبہ کیا

پٹنہ، (یو این آئی) راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے قومی کارگزار صدر اور بہار اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی پرساد یادو نے بہار میں سیلاب اور خشک سالی کی صورتحال کو سنگین بتاتے ہوئے مرکزی اور ریاستی حکومت سے متاثرہ لوگوں کو فوری امداد فراہم کرنے اور کسانوں کی فصلوں کے نقصان کا ازالہ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مسٹر یادو نے آج نامہ نگاروں کو بتایا کہ بہار کو گزشتہ 28 دنوں سے سیلاب کا سامنا ہے، جب کہ ریاست کے کئی حصوں میں ناکافی بارش کی وجہ سے خشک سالی کی صورتحال برقرار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں معمول سے بہت کم بارش ہوئی ہے، اور خشک سالی لاکھوں ہیکٹر پر کھڑی فصلوں کو متاثر کر رہی ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ خشک سالی سے ہونے والے نقصان کا جلد از جلد جائزہ لے اور کسانوں کو ریلیف فراہم کرے۔ اپوزیشن لیڈر نے بتایا کہ سیلاب سے تقریباً 50 لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں۔ کئی لوگوں کے گھروں کو نقصان پہنچا ہے اور گھریلو سامان بہہ گیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کئی جگہوں پر ریلیف کیمپ اور کمیونٹی کچن کافی وقت تک کام کرنے میں ناکام رہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سیلاب سے متاثرہ افراد کو امدادی سامان، خوراک اور ضروری امداد فراہم کی جائے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ سیلاب سے متاثرہ لوگوں کو امداد فراہم کی جانی چاہئے، غیر ضروری کاغذی کارروائی سے گریز کرنا چاہئے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ ضرورت مندوں تک امداد پہنچ جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کسی آفت کی صورت میں ریاستی وسائل کو بنیادی طور پر متاثرہ افراد کی مدد کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔ قائد حزب اختلاف نے کہا کہ گزشتہ گرینڈ الائنس حکومت کے دور میں کسی آفت کی صورت میں کنٹیجنسی فنڈ کے استعمال کے لیے انتظامات کیے گئے تھے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت ہنگامی فنڈ کی موجودہ صورتحال اور سیلاب کی امداد کے لیے دستیاب رقم کو عام کرے۔

تیج پال مردھا کو ہائی کورٹ سے راحت ملی، گرفتاری برقرار

جے پور، (یو این آئی) راجستھان ہائی کورٹ نے کچرا میونسپلٹی سے متعلق ایک معاملے میں کونسلر تیج پال مردھا کو عبوری راحت دیتے ہوئے ان کی گرفتاری پر عارضی طور پر روک لگا دی ہے۔ جسٹس کلدیپ ماتھر کی خصوصی بنچ نے اتوار کو ایک خصوصی سماعت کے دوران یہ حکم جاری کیا۔ مسٹر مردھا کے خلاف انسداد بدعنوانی بیورو (اے سی بی) نے ایک مقدمہ درج کیا ہے۔ گرفتاری کی توقع رکھتے ہوئے اس نے راجستھان ہائی کورٹ میں فوری تحفظ کی درخواست دائر کی تھی۔ درخواست میں بلدیہ صدر کے انتخاب میں اپنے ووٹ کا حق استعمال کرنے کے لیے وقت دینے کی بھی استدعا کی گئی ہے۔ معاملے کی عجلت کو دیکھتے ہوئے اتوار کو ہائی کورٹ میں خصوصی سماعت ہوئی۔ ایڈوکیٹ راماوتار چودھری اور ایسوسی ایٹ ایڈوکیٹ سمیر سنگھ گوڑ نے مسٹر مردھا کا مقدمہ عدالت میں پیش کیا۔ سماعت کے بعد عدالت نے عبوری ریلیف دیتے ہوئے ان کی گرفتاری کو عارضی طور پر روک دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ اے سی بی کیس کے بعد پولیس کی گرفتاری کے خوف سے مردھا نے عدالت سے رجوع کیا تھا۔

سیمی کنڈکٹر سے جڑی دنیا کی کئی کمپنیوں کا بھارت میں سرمایہ کاری کا فیصلہ

نئی دہلی: سیمیکون انڈیا-2026 میں دنیا کی معروف سیمی کنڈکٹر کمپنیوں نے بھارت میں اپنے کاروبار اور سرمایہ کاری کو وسعت دینے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ عالمی کمپنیاں بھارت کے ہنر مند افراد اور مرکزی و ریاستی حکومتوں کی سازگار پالیسیوں کا فائدہ اٹھا کر ملک میں سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ اور سپلائی چین تیار کرنے کے امکانات تلاش کر رہی ہیں۔ لیتھوگرافی آلات بنانے والی معروف کمپنی اے ایس ایم ایل نے بھارت میں اپنا دفتر قائم کر لیا ہے۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ اسے امید ہے کہ اس کے مزید کلائنٹس بھارت میں مینوفیکچرنگ یونٹس قائم کریں گے۔ اے ایس ایم ایل کے چیف اسٹریٹجک سورسنگ اینڈ پرکیورمنٹ آفیسر ایلن وین نے بتایا کہ ٹاٹا الیکٹرانکس بھارت میں 300 ملی میٹر کا سیمی کنڈکٹر فیب (مینوفیکچرنگ پلانٹس) قائم کرنے والی پہلی کمپنی ہے، جس کی پیداواری صلاحیت 50,000 ویفر فی مہینہ ہے۔ وین نے مزید کہا کہ اگر بھارت میں سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ کو بڑے پیمانے پر فروغ دینا ہے، تو ملک میں متعدد فیب قائم کرنے ہوں گے۔ صنعت کے ماہرین کے مطابق، دنیا میں بننے والی چپس کی تیاری میں اے ایس ایم ایل کے آلات کا انتہائی اہم کردار ہے۔ ایلن وین نے کہا کہ کمپنی کسی بھی خطے میں نہ صرف اپنے فائدے اور گاہکوں کو نظر میں جاتی ہے، بلکہ وہاں موجود ہنر مند افراد سے فائدہ اٹھانے کے لیے بھی قدم رکھتی ہے۔

بھارت نے سال 2032 تک اپنی مقامی سیمی کنڈکٹر مانگ کا 15 سے 25 فیصد حصہ ملک کے اندر ہی تیار کردہ ویفرز سے پورا کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ اس مقصد کے لیے آنے والے برسوں میں کئی سیمی کنڈکٹر فیب (مینوفیکچرنگ پلانٹس) قائم کیے جانے کا امکان ہے۔ حکومت نے سیمی کنڈکٹر کے شعبے کی ترقی کے اگلے مرحلے کے لیے سیمیکون 2.0 اسکیم کا اعلان کیا ہے۔ اس کے تحت تقریباً 1.27 لاکھ کروڑ روپے (13.5 ارب ڈالر) کی مراعات کا انتظام کیا گیا ہے۔ مرکزی وزیر برائے الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی اشونی ویشنو نے کہا کہ اس اسکیم کے تحت چپ کی پیداوار سے متعلق تقریباً 12 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی تجاویز آنے کا امکان ہے۔ سیمی کنڈکٹر آلات بنانے والی کمپنی اپلائیڈ میٹیریلز نے اس پروگرام میں اگلے 10 برسوں کے دوران بھارت میں پانچ ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا عزم ظاہر کیا ہے۔ اس سے ایک دن پہلے، کمپنی نے کرناٹک حکومت کے ساتھ چپ مینوفیکچرنگ میں استعمال ہونے والے آلات کی تحقیق، ترقی اور پیداوار کے لیے 3,600 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کا معاہدہ کیا تھا۔ اپلائیڈ میٹیریلز کی حریف کمپنی لیم ریسرچ نے بھی بھارت میں سلیکان پرزہ جات کا پلانٹ قائم کرنے کے لیے 10,000 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کا اعلان کیا ہے۔ اس تین روزہ تقریب کے دوران تقریباً 56 مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط کیے گئے۔ ٹاٹا الیکٹرانکس نے گجرات کے دھولیرا میں چپ مینوفیکچرنگ یونٹ اور آسام میں چپ اسمبلی اور ٹیسٹنگ یونٹ قائم کرنے کے لیے کی جا رہی 1.18 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کو سپورٹ دینے کے لیے مختلف سپلائرز کے ساتھ 16 معاہدے کیے۔ ٹاٹا الیکٹرانکس دھولیرا میں 363 ایکڑ پر ایک انڈسٹریل پارک بھی تیار کر رہی ہے، جس میں اس کے پلانٹ کے لیے ضروری تقریباً 450 وینڈرز کو جگہ دینے کا منصوبہ ہے۔ اس پروگرام میں بھارت کی مقامی چپ ڈیزائننگ کمپنیوں نے بھی اپنے منصوبے سامنے رکھے۔

دھنباد کے کوئلہ علاقے میں پھر دھنسی زمین، چار مکانات کو نقصان، دو مکمل طور پر زمین بوس

جھارکھنڈ کے دھنباد ضلع کے کوئلہ علاقے میں زمین دھنسنے کے واقعات کا سلسلہ جاری ہے۔ اتوار کو لوئے آباد تھانہ علاقے کے 7 نمبر مسلم محلے میں اچانک تیز آواز کے ساتھ زمین دھنس گئی۔ اس کی زد میں چار مکانات آ گئے، جن میں سے دو مکمل طور پر زمین بوس ہو گئے۔ مکانات میں رکھا گھریلو سامان بھی زمین کے اندر سما گیا۔ حادثے میں کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ہے۔ عینی شاہدین کے مطابق زمین دھنسنے سے پہلے زوردار دھماکے جیسی آواز سنائی دی، جس کے بعد لوگ خوف زدہ ہو کر گھروں سے باہر نکل آئے۔ کچھ دیر کے لیے علاقے میں افراتفری کی صورت حال پیدا ہو گئی۔ بتایا گیا کہ متاثرہ مکانات میں رہنے والے افراد بروقت باہر نکل آئے، جس کی وجہ سے بڑا حادثہ ٹل گیا۔ واقعے کی اطلاع ملنے پر لوئے آباد تھانے کی پولیس موقع پر پہنچی اور متاثرہ علاقے کی ناکہ بندی کرتے ہوئے بیریکیڈنگ کر دی۔ لوگوں کو خطرناک حصے میں جانے سے روک دیا گیا ہے۔ انتظامیہ اور بھارت کوکنگ کول لمیٹڈ (بی سی ایل) کے افسران نے بھی موقع پر پہنچ کر صورت حال کا جائزہ لیا۔ زمین دھنسنے کی وجہ اور متاثرہ علاقے کے ممکنہ دائرے کا اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ دھنباد کے کوئلہ علاقے میں گزشتہ تقریباً ڈیڑھ ماہ کے دوران زمین دھنسنے کے متعدد واقعات سامنے آ چکے ہیں۔ اگست میں کترا اس تھانہ علاقے کے چھات آباد میں بڑے پیمانے پر زمین دھنسنے سے 12 سے زائد مکانات متاثر ہوئے تھے۔ کئی مکانات زمین میں دھنس جانے کے بعد متاثرہ خاندانوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنا پڑا تھا۔ ستمبر میں بھی چھات آباد میں دوبارہ زمین دھنسنے کا واقعہ پیش آیا۔ خوشبو محلے سے مسجد روڈ تک زمین اور سڑکوں میں دراڑیں پڑنے کے ساتھ تقریباً ایک درجن مکانات متاثر ہوئے تھے۔ انتظامیہ نے علاقے کو گھیر کر لوگوں کو وہاں جانے سے روک دیا تھا، جبکہ بی سی سی ایل نے آمدورفت پر پابندی عائد کرنے کے ساتھ راحت اور بازآبادکاری کی کارروائی شروع کی تھی۔ 8 ستمبر کو سجویا کے تین پٹیاں دھوڑا علاقے میں زوردار آواز کے ساتھ زمین دھنسنے سے چار مکانات زمین بوس ہو گئے تھے۔ ایک خاندان کے پانچ افراد ملبے میں دب گئے تھے۔ مقامی لوگوں نے انہیں باہر نکالا، تاہم پانچ سالہ بچے کی موت ہو گئی تھی، جبکہ خاندان کے دیگر افراد زخمی ہوئے تھے۔ متاثرہ خاندانوں کی بازآبادکاری کے لیے بعد میں سروے اور زمین کے کھوکھلے حصوں کو بھرنے کا کام شروع کیا گیا۔

اسی ماہ مہیش پور کولیری کے او بی ڈمپنگ علاقے میں بھی زمین دھنسنے کا واقعہ سامنے آیا۔ اس کے علاوہ باری چھ نمبر بستی، لودنا اور کیشل پور-کمار پٹی علاقوں میں بھی زمین دھنسنے اور کان دھنسنے کے واقعات رپورٹ ہوئے۔ کیشل پور-کمار پٹی میں غیر قانونی کان کنی کے دوران چھت گرنے سے تین افراد کی موت کی اطلاع سامنے آئی تھی۔ مسلسل پیش آنے والے ان واقعات نے کوئلہ علاقے میں رہنے والے خاندانوں کی سلامتی پر تشویش بڑھا دی ہے۔ ان علاقوں میں پرانی زیر زمین کانوں، خالی زیر زمین حصوں اور مسلسل کان کنی کی سرگرمیوں کے باعث زمین کے استحکام پر پہلے سے سوال اٹھتے رہے ہیں۔ انتظامیہ اور بی سی سی ایل کی جانب سے متاثرہ علاقوں کی نگرانی، خطرناک مقامات کی ناکہ بندی اور متاثرہ خاندانوں کی بازآبادکاری کے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

پدم شری بلونت ٹھاکر کو کنور ویوگی ساہتیہ کلا سمان سے نوازا گیا

جموں، (یو این آئی) ڈوگری سنستھا جموں نے کنور ویوگی میموریل ٹرسٹ (کے وی ایم ٹی) کے اشتراک سے معروف تھیٹر شخصیت اور پدم شری ایوارڈ یافتہ بلونت ٹھاکر کو ہفتہ کے روز یہاں تھیٹر، پرفارمنگ آرٹس اور جموں کے ثقافتی ورثے کے لیے ان کی نمایاں خدمات کے اعتراف میں "کنور ویوگی ساہتیہ کلا سمان-2026" سے نوازا۔ ایوارڈ تقریب میں فنکارانہ کمال کا جشن منانے کے ساتھ ساتھ ساہتیہ اکادمی ایوارڈ یافتہ کنور ویوگی کی ادبی وراثت کو بھی آگے بڑھایا گیا۔ کنور ویوگی معروف ڈوگری شاعر اور ثقافتی شخصیت تھے۔ تقریب کی صدارت مہمان خصوصی سنجیو ورما، چیف الیکٹورل آفیسر اور پرنسپل سیکریٹری/کمشنر سیکریٹری، جموں و کشمیر الیکشن محکمہ نے کی۔ ڈوگری سنستھا جموں کے صدر پدم شری للت منگوترا نے ڈوگری زبان سے سنجیو ورما کی گہری وابستگی اور اس کی قدامت اور ارتقا پر ان کی تحقیق کے لیے خصوصی ستائش کی۔

انہوں نے کہا کہ ورما کے کام کا مزید گہرائی سے علمی مطالعہ اور دستاویز بندی ہونی چاہیے۔ انہوں نے اسے ورما کی علمی وابستگی اور ڈوگری زبان کے لیے ان کی لگن کا ثبوت قرار دیا۔ کنور ویوگی کی ادبی خدمات کو یاد کرتے ہوئے منگوترا نے شاعر کے ساتھ اپنی وابستگی اور اکھنور کے گورگاؤں اور فتو چگن سے ان کے تعلق کا ذکر کیا۔ انہوں نے ویوگی کی ادبی تخلیقات، جن میں "گھر" اور "پہلیاں بنگا" شامل ہیں، اور تقریباً 200 ڈوگری سانیٹ تخلیق کرنے میں ان کی غیر معمولی خدمات کو اجاگر کیا۔ منگوترا نے کنور ویوگی کی بیٹی اور کے وی ایم ٹی کی بانی پونم سنگھ جموال کی خدمات کو بھی سراہا، جنہوں نے اپنے والد کے وژن کو آگے بڑھاتے ہوئے ڈوگری زبان، ادب اور ثقافت کے فروغ کے لیے نئے پلیٹ فارم قائم کیے۔ بلونت ٹھاکر کو "ہیومن ڈائنامو" قرار دیتے ہوئے منگوترا نے نٹرنگ کے قیام، ان کے منفرد "سنڈے تھیٹر" پروگرام، بچوں اور نوجوانوں کو تھیٹر کی جانب راغب کرنے کی کوششوں اور ڈرامہ نگار کی حیثیت سے ان کی بھرپور خدمات کو اجاگر کیا۔ اس موقع پر کے وی ایم ٹی کے بورڈ رکن آیوشمان جموال نے کہا کہ ٹرسٹ کا مقصد "ڈوگرہ ثقافت کو نئی زندگی دینا" اور اس کی عظمت کو وسیع پیمانے پر تسلیم کرانا ہے۔ کنور ویوگی اور بلونت ٹھاکر کا تقابل کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دونوں نے ثقافت کو آگے بڑھانے کے لیے درکار جذبے اور عزم کی نمائندگی کی۔

کیرالہ کی حساس تنصیبات کی سکیورٹی پر سوال، ماہر کا سائبر-فزیکل نظام مضبوط بنانے پر زور

بحریہ اور وی ایس ایس سی کے واقعات نے کیرالہ میں سائبر-فزیکل سکیورٹی سے متعلق تشویش کو اجاگر کیا

ترواننت پورم، (یو این آئی) ایزیمالا میں واقع بھارتی بحریہ کی اکیڈمی میں عارضی ملازم سے متعلق مبینہ شناختی فراڈ کے معاملے اور تھمبا میں وکرم سارابھائی اسپیس سینٹر (وی ایس ایس سی) کے قریب ایک نامعلوم ڈرون دیکھے جانے کی اطلاع نے کیرالہ کے اہم اور حساس اداروں کے لیے مربوط سائبر-فزیکل سکیورٹی نظام کی ضرورت کو اجاگر کیا ہے۔ یہ بات سائبر سکیورٹی ماہر کے۔ ایس۔ منوج نے کہی۔ انہوں نے کہا کہ ان دونوں واقعات کے درمیان کسی تعلق کی اطلاع نہیں ہے اور دستیاب معلومات سے جاسوسی یا دشمنانہ ارادے کا بھی کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ تاہم، ان واقعات نے اہلکاروں، فزیکل انفراسٹرکچر، ڈیجیٹل نظام اور آپریشنل سکیورٹی کے باہمی تعلق سے پیدا ہونے والی وسیع تر کمزوریوں کے حوالے سے تشویش ضرور پیدا کی ہے۔ منوج نے یہ بات انٹیلی گرڈ ای سی سی پرائیویٹ لمیٹڈ میں سی پی ایس سکیورٹی اسپیشلسٹ کی حیثیت سے کیے گئے اپنے تجزیے میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ ایزیمالا کا واقعہ اس بات کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے کہ شناخت سکیورٹی کے دائرے کا ایک اہم حصہ ہے۔ حساس اداروں میں سکیورٹی کا دائرہ بھرتی کے وقت صرف دستاویزات کی تصدیق تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ ان کے مطابق پس منظر کی جانچ، رسائی کی اجازت، کم سے کم ضروری اختیارات، آلات کا انتظام، ٹھیکیداروں کی سکیورٹی جانچ اور وقفے وقفے سے دوبارہ تصدیق کو ایک مسلسل سکیورٹی عمل کا حصہ ہونا چاہیے۔

منوج نے کہا کہ "یہ زیرو ٹرسٹ اصول کی عکاسی کرتا ہے: رسائی کسی مفروضہ اعتماد کے بجائے تصدیق شدہ شناخت، جائز ضرورت اور کم سے کم ضروری اختیار کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔" انہوں نے کہا کہ وی ایس ایس سی کے قریب ڈرون دیکھے جانے کی اطلاع سکیورٹی چیلنج کا ایک اور پہلو سامنے لاتی ہے۔ روایتی سکیورٹی نظام بڑی حد تک اندر اور باہر کے فرق پر مرکوز رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسٹریٹجک تنصیبات کو اب تیزی سے ایک تیسرے دائرے، یعنی اوپر، کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ضروری نہیں کہ کوئی بغیر پائلٹ فضائی گاڑی (یو اے وی) کسی ممنوعہ تنصیب میں داخل ہو کر ہی خطرہ پیدا کرے۔ وہ ممکنہ طور پر انفراسٹرکچر، داخلے کے راستوں، سکیورٹی انتظامات یا آپریشنل سرگرمیوں کے طریقہ کار کا فضائی مشاہدہ کر سکتی ہے۔ تاہم، ہر نامعلوم ڈرون کو دشمن نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ حساس تنصیبات کے لیے ڈرون کی شناخت، سراغ لگانے، نگرانی، جائزے اور مناسب ردعمل کی صلاحیتیں ضروری ہیں۔

منوج نے کہا کہ جدید اہم انفراسٹرکچر کو اب الگ الگ اثاثوں کے مجموعے کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا، کیونکہ اہلکار، آلات، مواصلاتی نیٹ ورک، آپریشنل ٹیکنالوجی اور فزیکل عمل تیزی سے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے سائبر-فزیکل نظام کا حصہ بن رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی ٹھیکیدار کسی کو فزیکل رسائی فراہم کر سکتا ہے، کسی متاثرہ یا سمجھوتہ کیے گئے آلے کے ذریعے ڈیجیٹل راستہ پیدا ہو سکتا ہے، جبکہ یو اے وی فضائی نگرانی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ آپریشنل ٹیکنالوجی کے ماحول میں مداخلت ممکنہ طور پر سائبر حملے کو فزیکل نقصانات یا نتائج میں تبدیل کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس لیے سکیورٹی کے ڈھانچے میں اہلکاروں کی سکیورٹی، فزیکل تحفظ، شناخت اور رسائی کا انتظام، سائبر سکیورٹی، آپریشنل ٹیکنالوجی (او ٹی) سکیورٹی، سپلائی چین کی جانچ اور یو اے وی سے متعلق آگاہی کو ایک متحد نظام کے طور پر شامل کیا جانا چاہیے۔ منوج نے کہا کہ مصنوعی ذہانت ایسے نظام کو مزید مضبوط بنا سکتی ہے۔ یہ بظاہر ایک دوسرے سے غیر متعلقہ اشاروں، مثلاً رسائی کے غیر معمولی طریقوں، نامعلوم آلات، نیٹ ورک کی غیر معمولی سرگرمی اور نامعلوم یو اے وی کی موجودگی کو باہم مربوط کر سکتی ہے۔ تاہم، انہوں نے کہا کہ اس طرح کی معلومات کا باہمی تجزیہ الزام عائد کرنے کے بجائے تحقیقات شروع کرنے کا سبب بننا چاہیے۔ خاص طور پر اس وقت انسانی تصدیق اور حالات کے تناظر میں جائزہ ضروری ہے جب کوئی غیر معمولی سرگرمی اپنے طور پر بدنیتی پر مبنی ارادے کو ثابت نہ کرتی ہو۔

انہوں نے سکیورٹی کے دائرے کو محض تحفظ تک محدود رکھنے کے بجائے لچک اور بحالی کی صلاحیت پر توجہ دینے کی ضرورت پر بھی زور دیا اور سوال اٹھایا کہ اگر کسی اہم اسٹریٹجک اثاثے سے سمجھوتہ ہو جائے تو اس کے کیا نتائج ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سکیورٹی انجینئرنگ میں یہ جائزہ لینا چاہیے کہ آیا کسی مقامی سطح کی سکیورٹی خلاف ورزی سے آپریشنل سرگرمیاں متاثر ہو سکتی ہیں، حفاظتی خطرات پیدا ہو سکتے ہیں یا پورا مشن ناکامی سے دوچار ہو سکتا ہے۔ مقصد یہ ہونا چاہیے کہ کسی واقعے کو وسیع تر آپریشنل نقصان میں تبدیل ہونے سے پہلے بروقت شناخت، محدود اور پھر بحال کیا جا سکے۔

شری رام لیلا مہوتسو: دہلی کے لوکش پارک میں بھومی پوجن اور پرچم کشائی

نئی دہلی، 20 ستمبر (یو این آئی) راجدھانی میں مختلف رام لیلا کمیٹیوں کی جانب سے اتوار کو بھومی پوجن اور پرچم کشائی کے ساتھ شری رام لیلا مہوتسو کی تیاریوں کا آغاز ہو گیا۔ اسی سلسلے میں تاریخی لوکش رام لیلا کمیٹی کی جانب سے لال قلعہ کے سامنے واقع لوکش پارک میں شاندار بھومی پوجن اور پرچم کشائی کی تقریب منعقد کی گئی۔

اس موقع پر چاندنی چوک کے رکن پارلیمان پروین کھنڈیلوال اور جنوبی دہلی کے رکن پارلیمان رام ویر سنگھ بدھوڑی نے ویدک منتر اُچارن اور مذہبی رسومات کے درمیان بھومی پوجن کیا۔ دونوں رہنماؤں نے بھگوان شری رام، ماتا سیتا، پربھو لکشمن اور بھگوان شری ہنومان جی کی پوجا ارچنا کر کے ان کا تلک کیا اور شری ہنومان پرچم نصب کر کے دہلی کے رام لیلا مہوتسو کا باقاعدہ آغاز کیا۔

تقریب میں لوکش رام لیلا کمیٹی کے صدر سبھاش گوئل، جنرل سکریٹری ارجن کمار سمیت دہلی کے متعدد معزز شہری، سماجی، مذہبی اور ثقافتی شعبوں کے اہم نمائندے بڑی تعداد میں موجود رہے۔

مساجدِ اور مدارس پر بلڈوزر ایکشن انصاف کیلئے خطرہ

سہارنپور(احمد رضا) ہندو اور مسلمان اب بیباک ہوکر ہندو مسلم اور مندر مسجد ایشو پر نفرت پھیلانے والے افراد کے خلاف آواز بلند کرنے لگے ہیں مسجدیں اور مدارس شہید کرنے پر ہندو افراد سامنے آئے اور اس غیر قانونی ایکشن کی بار بار مذمت کی اس سے صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ یہ ملک نفرت سے نہی دستورِ ہند سے چلیگا، ہندو شدت پسند تنظیم یا بجرنگ دل کے شدت پسند کسی بھی فرد کی جھوٹی شکایت پر فوری عمل کرتے ہوئے مسلم افراد کے خلاف غیر قانونی کاروائی اور بلاوجہ جیل بھیج دینا ان دنوں عام بات ہوگئی ہے حد کی بات تو یہ ہے کہ شدت پسند مسجد یا مدرسوں کی فرضی شکایت درج کرادیں تب بھی بغیر کسی جانچ پڑتال اور مضبوط شواھد کے فوری ایکشن لے لیا جاتا ہے جیسا کہ کلکٹریٹ واقع 120 سال پرانی کلکٹریٹ جامع مسجد کی شہادت سے سامنے آیا ہے زمین مسلمان کی مسجد مسلمانوں کی جائے عبادت مگر نفرت اور حسد دیکھیئے چند ماہ میں صدی پرانی جامع مسجد کلکٹریٹ کو آزان فجر سے قبل تین چار بلڈوزر چلا کر شہید کر دیا گیا ہے یہ حملہ مسجد پر نہی بلکہ ملک کے آئین و دستور پر چلا ہے جس کے لئے پوری طاقت سے قانونی لڑائی لڑی جائے گی! سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے کہا کہ ظلم اور وحشی پن کی طاقت میں ظالموں نے اللہ کا گھر شہید کیا ہے اس ظلم کا بدلہ اللہ تعالیٰ خد لے گا سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے کہا کہ اسکے برعکس ہندو شدت پسند کتنا بھی ظلم و ناانصافی اور تشدد برپہ کریں یا نفرت یا حسد کا زہر اگلے ان جابر اور شاطر افراد کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی ہے، ایک خاص سازش کے تحت اعلانیہ مسلم آبادی کو ہی نشانہ بنایا جا رہا ہے ملک کا دستور اور جمہوری نظم و نسق ہندو شدت پسند تنظیموں کے سامنے آخری ہچکیاں لے رہا ہے مسلم آبادی اور مسجدیں قاتلوں کے نشانہ پر ہیں؟ کلکٹریٹ واقع دو سو سال پرانی مسجد کو نماز فجر سے قبل آج سیکڑوں فورس کے جوانوں کے گھیرے میں بلڈوزر چلا کر شہید کر دیا گیا ہے یہ بلڈوزر ایکشن مسلم افراد کی اپنی مسجد بنانے کے لئے دی گئی مسلم افراد کی زمین پر ایک سو بیس سال قبل انگریزی حکومتِ میں تعمیر کی گئی تھی تبھی سے یہ بڑی مسجد لگاتار پنج وقتہ نمازوں کے لئے استعمال ہو رہی ہے ایک غیر مسلم بھجپا کارکن نے سٹی مجسٹریٹ کے سامنے اس مسجد کے غیر قانونی ہونے کی شکایت کی تو سٹی مجسٹریٹ نے مسجد کو غیر قانونی طور سے تعمیر شدہ قرار دے دیا ضلع جج کے یہاں اپیل دائر ہوئی مگر ضلع جج کی عدالت سے بھی کوئی ریلیف مسلم افراد کو نہی ملا ضلع جج کی عدالت نے دو ستمبر کو مسلم طبقہ کی اپیل خارج کی اور ہائی کورٹ میں سنوائی کا وقت رہتے ہوئے بھی چار اور پانچ ستمبر کی رات کو ضلع انتظامیہ نے مسجد پر بلڈوزروں سے حملہ کر دیا گیا 7 بلڈوزر چلا کر اس غیر آئینی اور غیر جمہوری ایکشن سے جہاں ملک کے دستور کو شرمسار کیا گیا اس غیر قانونی ایکشن نے مسلم اور غیر مسلم افراد کے درمیان ہمدردی کو بڑھا دیا ہے دونوں فرقوں کے افراد نے افسران کے اس ظلم و ناانصافی کی کھل کر مذمت کی اور مسجد پھر سے اسی زمین پر قائم کرنے کی یقین دہانی کرائی، ہندو شدت پسند تنظیموں کے لوگوں میں مسجد گرائے جانے پر جشن کا ماحول ہے جبکہ مسلم طبقہ خون کے آنسو بہانے پر مجبور ہے سہارنپور میں مسجد شہید کرنے کا پہلا واقع نہی ہے یہاں تو 2014 کے بعد سے ہزاروں مسجدیں مدارس و مزارات شہید کر دیئے گئے کوئی سنوائی نہی کوئی انصاف نہی کھلے عام مسلم طبقہ کے خلاف زہر افشانی ہو رہی ہے مسجدوں اور مدرسوں پر حملے ہو رہے ہیں عدالتیں بھی دیکھ رہی ہیں یعنی کہ انصاف ملنا اب بہت مشکل ہو گیا ہے اسکے برعکس اگر کسی موقع پر ہمارا کوئی عالم دین یا مفتی کسی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے تقریر کرے تو ہندو شدت پسند تنظیموں کا دل دکھ جاتا ہے مسلم علمائے کرام کے خلاف مقدمات درج کر دیئے جاتے ہیں انکو جیل بھیج دیا جاتا ہے مسجدوں، مزارات اور مدارس اسلامیہ سے ہندو شدت پسند افراد کو آخر درجہ تک نفرت پیدا ہوگئی ہے یہ شاطر شدت پسند ملک بھر میں مسلم افراد اور ہمارے مقدس مقامات کو کسی بھی صورت برداشت کرنے کو راضی نہیں ہیں؟ ملک میں بسنے والے تیس کروڑ مسلم افراد کے لیئے ایمان اور عزت آبرو کی حفاظت لازم ہے لگاتار بارہ سال سے ملک کے زیادہ تر حصوں میں مسلم افراد پر بلڈوزر چڑھایا جا رہا ہے مسلم افراد کی جان و مال محفوظ نہی ہے رات کو عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد گھر جاتے ہیں فجر کی اذان کے وقت دیکھا جاتا ہے کہ 120 سال پرانی مسجد رات کے اندھیرے میں افسران نے شہید کر دی اور مسجد کا مقدس ملبہ دور لیجا کر سڑک کنارے پھینک دیا گیا ہے ملک کے امن و استحکام اور آئین کے تحفظ کیلئے سنجیدہ جدوجہد ضروری ہو گئی ہے اگر آج بھی خاموش رہے تو تاریخ ہم کو معاف نہیں کرے گی ظلم اور ناانصافی برداشت کرنے کی ایک حد ہوتی ہے لگاتار بارہ سالوں سے ہماری مساجد مدارس اسلامیہ اور ہمارے گھروں دکانوں اور قیمتی تجارتی مراکز اور اداروں کو بلڈوزر سے نیست و نابود کیا جا رہا ہے یہ کھلا اشارہ ہے کہ ہم کو یہ برداشت نہیں کر سکتے اس لئے مضبوط حکمتِ عملی اپنا کر اس ظلم اور ناانصافی کا جواب بیباکی کے ساتھ عدالتوں میں دینا ہوگا، واضع رہے کہ آج اعلانیہ طور سے 1991 کے ورشپ ایکٹ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے ایسے حالات اب ملک میں نظم و نسق کیلئے بڑا خطرہ بن سکتے ہیں! ملک کے مقدس آئین اور 1991 ورشپ ایکٹ کے خلاف جا کر سیاسی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے من گھڑت فیصلہ ہونے لگے ہیں جس سے ملک کے امن و استحکام کیلئے بڑا خطرہ لاحق ہو گیا ہے، اگر مرکزی حکومت کے پاس شدہ place of 1991 worship Act کے خلاف اسی طرح سے ملک کی عدالتیں اور انتظامیہ کے آفسران من مانی کرتے ہوئے فیصلے صادر کرتے رہے تو یہ ملک کے آئینی نظم و نسق کو تباہ اور برباد کرنے کے بعد ملک میں افراتفری کا ماحول پیدا ہو جائیگا! سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے حالات حاضرہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ بھوج شالہ-کمال مولا مسجد تنازعہ پر مدھیہ پردیش ہائی کورٹ اندور بنچ کا حالیہ فیصلہ غلط، غیر منصفانہ، تاریخی شواہد، سرکاری ریکارڈز کے خلاف اور خود محکمہ آثارِ قدیمہ (ASI) کے سابقہ موقف سے متصادم مانتا ہے۔ بورڈ کمال مولا مسجد کمیٹی کے اس فیصلے کی تائید کرتا ہے کہ وہ اسے عدالت عظمیٰ میں چیلنج کرے گی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے ایک پریس بیان میں بھوج شالہ کمال مولا مسجد تنازعہ پر مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے اور پیشتر مساجد کے معاملات پر آج سامنے آنے والے فیصلوں کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلے تاریخی شواہد، تاریخی ریوینیو ریکارڈس، نوآبادیاتی دور کے دستاویزی ریکارڈس اور صدیوں پر محیط مسلم عبادتی تعلق کے برخلاف ہیں۔

گلّو قتل معاملے کے فیصلے کے بعد شبانہ ناز نے کھولا محاذ

عدالتی فیصلے کا خیر مقدم، خاندانی تنازع سے نگر پالیکا کے معاملات تک مختلف الزامات پر تفصیلی وضاحت

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) شوہر اور سماج وادی پارٹی کے رہنما محمد ایاز عرف گلّو کے قتل کے معاملے میں نامزد ملزم کو عدالت کی جانب سے عمر قید کی سزا سنائے جانے کے بعد نگر پالیکا پریشد ٹانڈہ کی چیئر پرسن شبانہ ناز نے پریس کانفرنس کر کے مختلف معاملات پر تفصیلی وضاحت پیش کی۔ انہوں نے عدالتی فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں اور حامیوں کا شکریہ ادا کیا۔ ساتھ ہی انہوں نے خاندانی تنازع، مبینہ مالی معاملات، ہاؤس ٹیکس میں اضافے اور نگر پالیکا سے متعلق مختلف معاملات پر اپنا موقف رکھا۔ شبانہ ناز نے الزام عائد کیا کہ شوہر گلّو کے قتل کے بعد وہ انتہائی پریشانی اور بدحواسی کی حالت میں تھیں۔ ان کے مطابق اسی صورتِ حال کا مبینہ فائدہ اٹھاتے ہوئے ان سے سادہ چیک اور خالی کاغذات پر دستخط کرا لیے گئے اور تقریباً 90 لاکھ روپے نکال لیے گئے۔ انہوں نے یہ الزام بھی عائد کیا کہ گلّو کے نام کی پستول کو ان کے نام کرایا گیا۔ تاہم ان الزامات پر متعلقہ فریق کی جانب سے کوئی ردِعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ پریس کانفرنس کے دوران شبانہ ناز نے خاندان کے اندر مبینہ طور پر پیش آنے والے واقعات کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ خاندان کے بعض افراد مسلسل ان پر الزامات عائد کر کے انہیں بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ شوہر کے قتل کے بعد جس خاندان سے انہیں تعاون اور سہارا ملنا چاہیے تھا۔ وہیں سے انہیں مبینہ طور پر ذہنی اور سماجی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حالات یہاں تک پہنچ گئے کہ انہیں اپنے معصوم بچوں سے بھی معمول کے مطابق تعلق رکھنے کی صورتِ حال نہیں رہنے دی گئی۔ نگر پالیکا کے موجودہ تنازعات پر شبانہ ناز نے بعض سبھاسدوں کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ خاندان کے بعض افراد کچھ سبھاسدوں کے پیچھے

کھڑے ہیں اور انہیں مبینہ طور پر مالی مدد فراہم کر کے ان کے خلاف شکایات اور تنازعات کھڑے کرائے جا رہے ہیں۔ چیئر پرسن کے مطابق بعض سبھاسدوں کے ذریعے ان کے خلاف ایک کے بعد ایک شکایات اور قانونی معاملات پیدا کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس طرح منصوبہ بند طریقے سے انہیں نگر پالیکا کے معاملات میں پھنسانے اور ان کی شبیہ خراب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ شبانہ ناز نے مطالبہ کیا کہ ان کے خلاف عائد الزامات کی غیر جانب دارانہ جانچ ہونی چاہیے اور اگر کوئی بے ضابطگی ہے تو وہ دستاویزات کی بنیاد پر سامنے آنی چاہیے۔ ان الزامات کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہوئی ہے اور جن افراد پر الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ ان کی جانب سے ردِعمل سامنے آنا باقی ہے۔ شبانہ ناز نے دعویٰ کیا کہ ایک سبھاسد کے ذریعے ان کے خلاف تقریباً ایک درجن معاملات میں عدالت سے رجوع کیا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بعض معاملات میں انتظامی سطح پر کارروائی نہ ہونے کے بعد عدالت میں توہینِ عدالت کی درخواست بھی دائر کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ چار الزامات کے معاملے میں عدالت نے انہیں قصوروار قرار دیا ہے۔ تاہم ان کا دعویٰ ہے کہ متعلقہ معاملات میں ان کی کوئی ذاتی غلطی یا مالی بے ضابطگی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ تمام معاملات میں قانونی طریقے سے اپنا موقف پیش کر رہی ہیں۔ ہاؤس ٹیکس میں اضافے کے معاملے پر شبانہ ناز نے کہا کہ ان کا مقصد شہریوں پر اضافی مالی بوجھ ڈالنا نہیں ہے بلکہ وہ عوامی مفاد کو ترجیح دیتی رہی ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حکومت کی ہدایت کے مطابق اس وقت کے ایگزیکٹو افسر نے ان کی رضامندی یا اطلاع کے بغیر سروے کرایا اور ہاؤس ٹیکس میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا۔ ان کے مطابق اس کے خلاف ہزاروں شہریوں نے اعتراضات داخل کیے۔ لیکن اعتراضات کو نظر انداز کر دیا گیا۔ شبانہ ناز نے کہا کہ عوامی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے اس معاملے میں مداخلت کرتے ہوئے پرانے نرخ کے مطابق ہاؤس ٹیکس جمع کرانے کا مطالبہ بھی کیا تھا۔ نگر پالیکا میں 95 تعمیراتی کاموں کے ٹھیکوں کو لے کر اٹھنے والے سوالات پر شبانہ ناز نے کہا کہ اس وقت کے ضلع مجسٹریٹ کی جانب سے تشکیل دی گئی جانچ کمیٹی کی سفارش کے بعد ہی ٹھیکوں کا عمل آگے بڑھایا گیا تھا۔ انہوں نے واضح کیا کہ اس معاملے میں ان کی جانب سے کسی قسم کی من مانی نہیں کی گئی۔ ان کا کہنا تھا کہ نگر پالیکا کے ترقیاتی کاموں کو ضابطے کے مطابق آگے بڑھایا گیا ہے۔ تین روزہ ٹوکن وصولی کے معاملے پر شبانہ ناز نے کہا کہ متعلقہ فائل پر وہ پہلے ہی دستخط کر چکی تھیں۔ ان کے مطابق اس کے بعد وصولی کا عمل مکمل نہ ہونے کی ذمہ داری اس وقت کے ایگزیکٹو افسر کی بنتی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ چیئر پرسن کی سطح سے فائل پر ضروری کارروائی مکمل کر دی گئی تھی اور اس کے بعد کی انتظامی کارروائی افسر کی سطح سے ہونی تھی۔ تاہم ان کا الزام ہے کہ انہیں مبینہ طور پر غلط طریقے سے پھنسانے کے لیے فائل روک کر رکھی گئی۔ شبانہ ناز نے کہا کہ اس معاملے پر ان سے کوئی سوال بھی نہیں کیا گیا تھا۔ انہوں نے اپنے خلاف اٹھائے جانے والے تمام معاملات میں دستاویزات کی بنیاد پر غیر جانب دارانہ جانچ کا مطالبہ کیا۔

سی او ضیاء الحق قتل کیس میں راجہ بھیا کو ملی راحت

سی بی آئی رپورٹ کورٹ میں قبول، مزید کارروائی مسترد

پریاگراج:20 ستمبر(پی این ایس) سابق وزیر رگھوراج پرتاپ سنگھ عرف راجہ بھیا سمیت پانچ افراد کو کنڈا سی او ضیاالحق قتل کیس میں اہم راحت ملی ہے۔ اسپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ (سی جے ایم) پرتیبھا سنگھ کی عدالت نے اس معاملے میں سی بی آئی کی کلوزر رپورٹ کو قبول کر لیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی راجہ بھیا سمیت پانچ افراد کے خلاف مزید کوئی عدالتی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ یہ کارروائی متوفی سی او کی اہلیہ پروین آزاد کی طرف سے درج کرائی گئی چوتھی ایف آئی آر سے متعلق ہے۔ سپریم کورٹ کے حکم کے بعد سی بی آئی نے کیس کی دوبارہ تحقیقات کی اور تحقیقات مکمل ہونے کے بعد راجہ بھیا سمیت پانچ افراد کے خلاف کلوزر رپورٹ درج کی۔ یہ مقدمہ 2 مارچ 2013 کو پرتاپ گڑھ کے کنڈا علاقے کے بالی پور گاؤں میں زمین کے تنازع پر شروع ہوا تھا۔ گاؤں کے پردھان ننھے یادو کو تقریباً 7:30 بجے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی اس کے حامی بلی پور پہنچ گئے اور ملزم کے گھر کو آگ لگا دی۔ معلومات کے مطابق اس وقت کے سی او کنڈا ضیاء الحق پولیس ٹیم کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ پولیس بھیڑ کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اسی دوران ہونے والی جھڑپ کے دوران پردھان کے بھائی سریش یادو کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد مشتعل ہجوم نے CO ضیاء الحق کو گھیر لیا اور انہیں بھی قتل کر دیا۔ ریکارڈ کے مطابق اس تہرے قتل کے سلسلے میں 2 مارچ 2013 کو چار ایف آئی آر درج کی گئی تھیں۔ پہلی ایف آئی آر اس وقت کے ہتھی گواں پولیس اسٹیشن کے انچارج منوج شکلا نے ننھے یادو کے بھائیوں اور بیٹے سمیت 10 لوگوں کے خلاف درج کی تھی۔ ننھے یادو اور سریش یادو کے قتل کے الگ الگ مقدمات بھی درج کیے گئے تھے۔ سی او ضیاء الحق کی اہلیہ پروین آزاد نے بھی حتمی ایف آئی آر درج کرائی۔ چونکہ تمام معاملات ایک ہی واقعے سے متعلق تھے، اس لیے جانچ کے بعد چارج شیٹ عدالت میں داخل کی گئی۔ مقدمے کی سماعت مکمل ہونے کے بعد 9 اکتوبر 2024 کو کیس کے تمام ملزمان کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ سی بی آئی نے عدالت کو بتایا کہ کیس میں پہلی کلوزر رپورٹ 31 جولائی 2013 کو داخل کی گئی تھی۔ مدعی پروین آزاد نے اس کے خلاف ایک احتجاجی درخواست دائر کی تھی۔ عدالت کے حکم کے بعد 8 جولائی 2014 کو مزید تفتیش شروع ہوئی۔ سی بی آئی نے اس کے بعد 22 دسمبر 2023 کو دوسری کلوزر رپورٹ داخل کی۔ دونوں فریقوں کو تفصیل سے سننے کے بعد خصوصی عدالت نے سی بی آئی کی رپورٹ کو قبول کر لیا۔ تاہم پروین آزاد نے بعد ازاں سپریم کورٹ میں خصوصی درخواست دائر کی۔ سپریم کورٹ کے حکم کے بعد کیس کی مکمل چھان بین کی گئی اور سی بی آئی کی طرف سے داخل کی گئی رپورٹ کی بنیاد پر خصوصی عدالت نے اب ضیاالحق قتل کیس میں کلوزر رپورٹ کو قبول کر لیا ہے۔

صحافت اور قلم معاشرے کی حقیقی تصویر سامنے لانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں: محبوب علی

ڈاکٹر مہتاب امروہوی کی کتاب "فنِ کالم نگاری اور کچھ میرے کلام" کا باوقار اجرا، صحافت و ادب کی نامور شخصیات کی شرکت

امروہہ (اسٹاف رپورٹر) نایاب عباسی ڈگری کالج نفیس عباسی (کیلسا روڈ) میں اتوار کے روز ضلع کے سینئر صحافی اور معروف کالم نگار ڈاکٹر مہتاب امروہوی کی کتاب "فنِ کالم نگاری اور کچھ میرے کلام" کی رسمِ اجرا کے سلسلے میں ایک ادبی و صحافتی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ تقریب میں صحافت، ادب، تعلیم اور سماجی شعبوں سے وابستہ متعدد اہم شخصیات نے شرکت کی اور ڈاکٹر مہتاب امروہوی کی صحافتی، قلمی اور ادبی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ یہ تقریب انجمن ترقی اردو، اتر پردیش کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔ تقریب کی صدارت انجمن ترقی اردو اتر پردیش کے نائب صدر ڈاکٹر سراج الدین ہاشمی نے کی، جبکہ امروہہ کے رکن اسمبلی صدر لوک لیکھا سمیتی اتر پردیش اور سابق وزیر کابینہ حاجی محبوب علی مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ روزنامہ انقلاب، نئی دہلی کے چیف ایڈیٹر عبدالودود ساجد اپنی ذاتی مصروفیات کے باعث تقریب میں شرکت نہ کر سکے۔ جبکہ ایم ایل سی (اساتذہ) کے امیدوار حاجی دانش اختر کی عدم موجودگی میں سماج وادی پارٹی کے سابق ضلع صدر نزموج یادو ان کے نمائندے کے طور پر شریک ہوئے۔ جمعیۃ علماء ہند اتر پردیش کے صدر مفتی سید محمد عفان منصوری نے خصوصی مقرر کی حیثیت سے شرکت کی، جبکہ پنجاب یونیورسٹی پٹیالہ کے سابق صدر شعبہ اردو و فارسی پروفیسر ناشر نقوی نے مرکزی خطاب کیا۔ ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی کی عدم موجودگی میں ان کی جانب سے ڈاکٹر مہتاب امروہوی کے نام ارسال کردہ پیغام تقریب میں تنویر حسن نقوی نے پڑھ کر سنایا گیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر جمشید کمال، سید محبوب زیدی، ڈاکٹر طارق عظیم ایڈوکیٹ اور ڈاکٹر ناصر امروہوی سمیت

متعدد مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انیسہ رمیز نے تلاوتِ کلام پاک کی سعادت حاصل کی، جبکہ ڈاکٹر مبارک امروہوی نے نعتِ پاک کا نذرانہ پیش کیا۔ نظامت کے فرائض سید شیبان قادری نے انجام دیے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انجمن ترقی اردو اتر پردیش کے نائب صدر اور ہاشمی ایجوکیشنل گروپ امروہہ کے چیئرمین ڈاکٹر سراج الدین ہاشمی ایڈوکیٹ نے کہا کہ ڈاکٹر مہتاب امروہوی کی کتاب کا اجرا محض ایک کتاب کی رسمِ اجرا نہیں بلکہ قلم کی طاقت اور اس کے احترام کا اعتراف ہے۔ انہوں نے کہا کہ کالم لکھنا آسان کام نہیں۔ خبر لکھنے والا عام طور پر واقعہ بیان کرتا ہے، لیکن کالم نگار اس واقعے کے پیچھے چھپے سوال کو سامنے لاتا ہے۔ کئی مرتبہ ایک مختصر سا کالم وہ سوال اٹھا دیتا ہے جسے بڑے بڑے پلیٹ فارموں پر موجود لوگ بھی پوچھنے سے گریز کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ہاشمی نے کہا کہ قلم کسی کی جاگیر نہیں ہوتا۔ وہ اقتدار میں بیٹھے شخص سے بھی سوال کرتا ہے اور مخالف فریق سے بھی۔ وہ طاقتور کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور کمزور کی آواز بنتا ہے صدر اتر پردیش جمعیت علما ہند مفتی سید محمد عفان منصور پوری نے کہا کہ اچھی کالم نگاری کی پہچان یہ نہیں کہ اس میں کتنی تعریف یا کتنی تنقید ہے، بلکہ اصل خوبی یہ ہے کہ کالم پڑھنے کے بعد قاری سوچنے پر مجبور ہو جائے انہوں نے کہا کہ یہ خوبی ڈاکٹر مہتاب امروہوی کی کالم نگاری میں نمایاں طور پر موجود ہے انہوں نے کالم کی ماہیت اور اس کی تراکیب، ترتیب اور پیشکش پر تفصیلی بیان دیا۔ انہوں نے ڈاکٹر مہتاب امروہوی کو رسم اجرا کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ایسی قلمی روایت کو آگے بڑھایا ہے جس میں ہنسی کے پیچھے سوال، طنز کے پیچھے سچ اور الفاظ کے پیچھے معاشرے کی حقیقی تصویر موجود ہوتی ہے۔ جس معاشرے میں سوال زندہ رہتے ہیں وہاں جمہوریت بھی زندہ رہتی ہے اور کالم نگار معاشرے میں سوالوں کو زندہ رکھنے کا اہم کام انجام دیتے ہیں۔ مفتی سید محمد عفان منصوری نے کہا کہ ایک صحافی جو خبر لکھتا ہے، دوسرا صحافی بھی اسے اسی انداز میں آگے بڑھا سکتا ہے، لیکن کالم نگاری باریک بین نظریہ تلاش کرتی ہے کہ خبر ایسی کیوں بنی، اس کے پیچھے اصل حقیقت کیا ہے اور وہ تصویر کیا ہے جو عام لوگوں کو دکھائی نہیں دے رہی۔ انہوں نے کہا کہ کالم نگار اپنی تحقیق اور گہری نظر کے ذریعے اس پوشیدہ تصویر کو سامنے لاتا ہے اور معاشرے کو حقیقت سے روشناس کراتا ہے۔ کی۔ مہمان خصوصی رکن اسمبلی اور سابق وزیر کابینہ حاجی محبوب علی نے کہا کہ صحافی اور ان کے تحریر کردہ کالم معاشرے کا ایک خوبصورت آئینہ ہوتے ہیں۔ انہوں نے ڈاکٹر مہتاب امروہوی کو کتاب کی اشاعت اور اجرا پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ صحافت اور قلم معاشرے کی حقیقی تصویر سامنے لانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

بعض شخصیات دنیا سے رخصت کے بعد بھی لوگوں کے درمیان زندہ رہتی ہیں

معروف علمی وادبی شخصیت ڈاکٹر فطرت انصاری کی یاد میں ادبی نشست کا انعقاد

بلندشہر 20 ستمبر (زبیر شاد) معروف علمی و ادبی شخصیت ڈاکٹر فطرت انصاری (مرحوم) کی یاد میں گزشتہ شب محلہ انصاریان سکندرآباد میں واقع ان کے دولت کدے پر ایک پروقار اور یادگار ادبی نشست منعقد ہوئی۔ نشست کی صدارت محمد اقبال خان نے کی، جبکہ محمد ظفر مہمان ذی وقار کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ نشست کا اہتمام ڈاکٹر فطرت انصاری مرحوم کی یاد کو تازہ کرنے اور ان کی علمی، ادبی اور انسانی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنے کے مقصد سے کیا گیا تھا۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر عطا ابن فطرت نے انجام دی۔ نشست میں مدعو شعراء و اہل ادب میں امان اللہ خالد سکندرآبادی، مقصود جالب، ڈاکٹر عطا ابن فطرت، ڈاکٹر سیف اللہ عابد، ماسٹر ذاکر حسین، شکیل سکندرآبادی، اظہر سکندرآبادی، ابوذر غازی،

اجلال احمد اور دیگر اہل ذوق شامل تھے۔ نشست کے آغاز میں مرحوم فطرت انصاری کے بڑے صاحبزادے امان اللہ خالد نے اپنے والد محترم کی زندگی اور شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے والد محترم کی ذاتی زندگی، علمی و ادبی ذوق، انسانی تعلقات اور ان سے وابستہ بعض یادوں کو شرکائے محفل کے ساتھ شیئر کیا۔ بعد ازاں دیگر شعراء و اہل ادب نے اپنے اپنے انداز میں ڈاکٹر فطرت انصاری کو یاد کیا۔ مقررین اور شعراء نے ان کی شخصیت، ادبی ذوق، فکری وابستگیوں اور انسانی اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے اپنے تاثرات پیش کیے۔ بعض شعراء نے اپنے منتخب کلام کے ذریعے بھی مرحوم فطرت انصاری کی یاد کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر عطا ابن فطرت نے کہا کہ بعض شخصیات دنیا سے رخصت ہونے کے باوجود اپنے افکار، کردار اور یادوں کے ذریعے اپنے چاہنے والوں کے درمیان زندہ رہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ نشست محض ایک رسمی یادگاری پروگرام نہیں بلکہ مرحوم والد محترم کی شخصیت اور ان سے وابستہ یادوں کو محفوظ رکھنے کی ایک کوشش ہے۔ نشست میں بطور سامعین اختر عمر، ڈاکٹر شمیم احمد، محمد سالم انصاری، زبیر شاد (صحافی)، خلیفہ بابر ایوب، اظہر امان، محمد امجد، ناظم انصاری، انتخاب عالم، محمد آصف عرف شیخو، فراز احمد، آصف انصاری، زرداد بن عطا، محمد ارباب اور دیگر احباب نے شرکت کی۔ مہمان ذی وقار محمد ظفر نے بھی اپنے تاثرات پیش کیے اور فطرت صاحب کی یاد میں منعقدہ اس نشست کو ایک بامقصد ادبی اجتماع قرار دیا۔ نشست کے اختتام پر ڈاکٹر فطرت انصاری (مرحوم) کے لیے دعائے مغفرت اور بلندی درجات کی دعاء کی گئی۔

رام گوپال یادو نے کیشو کے بیان کا جواب دیا؛ کہا، ایسے لوگوں کو کوئی اہمیت نہیں دی جانی چاہیے

فیروز آباد: 20 ستمبر (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری پروفیسر رام گوپال یادو نے یوگی حکومت پر سخت حملہ کیا ہے۔ ایک تقریب میں شرکت کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ریاست میں امن و امان مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور آئین کے مطابق کام کرنے کے بجائے صرف ظلم و زیادتی ہو رہی ہے۔ اکھلیش یادو کے بارے میں نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کے بیان کے بارے میں انہوں نے کہا کہ کچھ لوگوں کی باتوں کو سنجیدگی سے نہیں لینا چاہئے، کیونکہ ان کا کوئی موقف نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میڈیا کو بھی ایسے لوگوں کے بیانات پر توجہ نہیں دینی چاہیے۔ واضح رہے کہ کیشو پرساد موریہ نے کہا تھا کہ اکھلیش یادو 2027 میں وزیر اعلیٰ بننے کا خواب دیکھ رہے ہیں جو کہ منگیری لال کے خواب جیسا ہے۔ بی جے پی 300 سے زیادہ سیٹیں جیت لے گی، اور ایس پی کی حالت وہی رہے گی جو 2017 میں تھی۔ علی گڑھ کے بنادیوی پولیس اسٹیشن کے سامنے سے ایک متاثرہ کی وائرل ویڈیو کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یہ حکومت آئین کے مطابق نہیں بلکہ من مانی سے کام کر رہی ہے۔ اس لیے لوگوں کو انصاف نہیں مل رہا۔ عوام اس بات کو سمجھ چکے ہیں اور حکومت کو ہٹانے کے لیے پرعزم ہیں۔ یو جی سی قانون کے بارے میں ایس پی جنرل سکریٹری نے کہا کہ حکومت جتنے بھی نئے قوانین بنا رہی ہے وہ کچھ لوگوں کے خلاف اور دوسروں کے حق میں ہیں۔ وزیر اعلیٰ یہ نہیں دیکھ سکتے کہ ان کے نیچے کیا ہو رہا ہے۔ لوگ خوف کے باعث گھروں سے باہر نہیں نکل پا رہے ہیں۔ انہوں نے اعداد و شمار کے ساتھ یوگی حکومت پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش خواتین اور عصمت دری کے خلاف جرائم میں پہلے نمبر پر ہے، فرضی انکاؤنٹر میں پہلے نمبر پر ہے، چوریوں، ڈکیتیوں اور چین اسنیچنگ میں پہلے نمبر پر ہے۔ جب چیف منسٹر یہ نہیں دیکھ سکتے تو وہ کیا کریں گے؟ میرٹھ سنٹرل مارکیٹ میں بلڈوزر کی کارروائی کے بارے میں انہوں نے کہا کہ غلط لوگوں کی حمایت کرنے والوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔ سنٹرل مارکیٹ کے تاجروں نے کہا کہ انہوں نے بی جے پی کو ووٹ دیا، پھر بھی انہیں ہراساں کیا جا رہا ہے۔ ووٹر لسٹ سے ناموں کو حذف کرنے کے بارے میں، انہوں نے کہا کہ ریاست میں لاکھوں ووٹوں کو حذف کیا گیا ہے، اور کیجریوال کا نام غلط لوگوں کی حمایت کرنے والوں میں شامل ہے. ان کے ہمراہ ضلع صدر اور پارٹی کے کئی سینئر رہنما اور کارکنان بھی موجود تھے۔

گھر میں گھس کر حملے اور مارپیٹ کا الزام

دیوبند، 20 /اگست (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند کے نزدیکی سنہیٹی گاؤں کے رہنے والے راجپال نے کوتوالی دیوبند میں شکایت میں کہا کہ جمعہ کو اس کے چھوٹے بیٹے کا ایک پڑوسی کے ساتھ معمولی جھگڑا ہوا تھا۔ الزام ہے کہ لاٹھیوں سے لیس چھ افراد اس کے گھر میں داخل ہوئے اور ان پر حملہ کرنا شروع کر دیا، جس سے وہ ان کی بیوی کرنوتی اور بیٹا رنویر شدید زخمی ہو گیا۔ متاثرہ نے پولیس سے ملزمان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ معاملے کی تفتیش کی جا رہی ہے اور تحقیقات کے بعد کارروائی کی جائے گی۔

مہاپنچایت کو کامیاب بنانے کی اپیل

دیوبند، 20 /اگست (نامہ نگار) بھارتیہ کسان یونین (لال بہادر شاستری) کے علاقائی صدر مونس گوڑ نے بتایا کہ آئندہ 10 اکتوبر کو دہرادون روڈ پر واقع گنیش پور ٹول پلازہ پر کسانوں کے مسائل بشمول قرض کی معافی اور ایم ایس پی کی گارنٹی سمیت دیگر مسائل کو حل کرنے کے لیے ایک مہاپنچایت منعقد کی جائے گی۔ انہوں نے کسانوں سے مہاپنچایت میں بڑی تعداد میں شرکت کی اپیل کی۔

انشوگرگ پریس میڈیا کلب سکندرآباد تحصیل کے صدر نامزد ہونے پر خوشی کا اظہار

تنظیم کو مزید مضبوط بنانے اور صحافیوں کے مفادات کے لیے متحد ہوکر کام کرنے پر زور دیا

بلندشہر 20 ستمبر (زبیر شاد) پریس میڈیا کلب بلندشہر (پی ایم سی) کی جانب سے انشوگرگ کو سکندرآباد تحصیل کا صدر نامزد کیا گیا ہے۔ ان کی نامزدگی پر پریس میڈیا کلب کے عہدیداران اور اراکین نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کیں۔ اس موقع پر تنظیم کو مزید مضبوط بنانے اور صحافیوں کے مفادات کے لیے متحد ہوکر کام کرنے پر زور دیا گیا۔ اس پروگرام میں پریس میڈیا کلب کے بانی و رکن مکل شرما، آصف خان، صدر موہت گومت، سکریٹری پونیت شرما، نائب صدر ساجد سیفی اور خصوصی عاملہ کے رکن انل لودھی اور صہیب خان موجود رہے۔ اس کے علاوہ روزنامہ ہندوستان سکندرآباد کے انچارج اروند چوہان، امر اجالا کے کرائم رپورٹر آباد نقوی، پریس میڈیا کلب کے سابق صدر مکیش شرما، اقبال سیفی، سنجیو بھٹناگر، سدھیر تیوتیا، ہیمنت کمار، زبیر شاد، اروند تومر، شوبھت شرما، سونو سینی اور امر اجالا سکندرآباد کے انچارج منوج گوتم سمیت دیگر صحافی اور کلب کے اراکین بھی موجود تھے۔ اس موقع پر نومنتخب تحصیل صدر انشوگرگ نے تنظیم کی جانب سے سونپی گئی ذمہ داری کے لیے تمام عہدیداران اور اراکین کا شکریہ ادا کیا۔

بابا رنجیت سنگھ نے کیا ایس ڈی ایم اور سی او کا استقبال

دیوبند، 20 /اگست (ڈاکٹر فیروز خان) پنیالی گوردوارہ صاحب کے سربراہ بابا رنجیت سنگھ نے ایس ڈی ایم وجے پرتاپ سنگھ اور سی او امیت سنگھ سے ملاقات کر ان کا استقبال کیا اور انہیں پنیالی گوردوارہ صاحب آنے کی دعوت دی۔ بابا رنجیت سنگھ نے کہا کہ طویل عرصے کے بعد علاقے کے لوگوں کو عوام کا دکھ درد سمجھنے والے افسران ملے ہیں۔ انہوں نے دونوں افسران کو سروپا پیش کرتے ہوئے ان کی درازئ عمر کے لئے دعاء کی۔ اس دوران راجپال سنگھ، ایشور چند اپادھیائے، گرجوت سنگھ سیٹھی، کرم جیت سنگھ، گرچن سنگھ اور سنیل سسودیا وغیرہ موجود تھے۔

2027 اسمبلی انتخابات

43 سے زائد نشستوں پر لڑے گی آزاد سماج پارٹی

چندر شیکھر آزاد کا اعلان، نظریے سے اتفاق رکھنے والی جماعتوں سے اتحاد کا عندیہ

لکھنؤ/بستی ۔آزاد سماج پارٹی (کاشی رام) کے قومی صدر اور نگینہ لوک سبھا حلقے سے رکن پارلیمنٹ چندر شیکھر آزاد نے 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات کے سلسلے میں پارٹی کی حکمت عملی کا اعلان کیا ہے۔اتوار کو بستی کے رودھولی اسمبلی حلقے کے مانک چندر میں منعقدہ عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آزاد سماج پارٹی 43 سے زائد اسمبلی نشستوں پر انتخاب لڑے گی۔ چندر شیکھر آزاد نے کہا کہ ان کی پارٹی عوام کے حقوق کی لڑائی کے لیے مسلسل جدوجہد کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی پہلے ہی 43 نشستوں پر اسمبلی انچارجوں کا اعلان کر چکی ہے اور اب پوری ریاست میں 43 سے زائد نشستوں پر انتخاب لڑنے کی تیاری تیزی سے جاری ہے۔ چندر شیکھر آزاد نے کہا کہ آزاد سماج پارٹی مظلوم، محروم، مجبور افراد، نوجوانوں، کسانوں، طلبہ اور بے روزگاروں کے مسائل کو لے کر مسلسل جدوجہد کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ سیاسی جماعتیں انتخابات کے دوران عوام سے وعدے کرتی ہیں، لیکن انتخاب جیتنے کے بعد انہیں بھول جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی پارٹی عام لوگوں کی پارٹی ہے اور تنظیم کو مضبوط بنانے کے لیے وہ کارکنوں سے مسلسل رابطے میں رہیں گے۔ انہوں نے آئندہ اسمبلی انتخابات میں زیادہ سے زیادہ نشستیں جیت کر عوام کے مسائل کو ایوان میں اٹھانے کی بات بھی کہی۔ آزاد سماج پارٹی کے سربراہ نے آئندہ اسمبلی انتخابات میں اتحاد کے سلسلے میں بھی اپنا موقف واضح کیا۔انہوں نے کہا کہ پارٹی ایسی جماعت کے ساتھ اتحاد کرے گی جو آزاد سماج پارٹی کے نظریے کو اپناتی ہو اور عوام کے درمیان مضبوط گرفت رکھتی ہو۔ انہوں نے کہا کہ ایسا اتحاد نہیں ہونا چاہیے جس میں

آزاد سماج پارٹی کی حمایت سے اتحادی جماعت انتخاب جیت جائے اور بعد میں عوام کو بھول جائے۔چندر شیکھر آزاد نے کارکنوں سے اسمبلی انتخابات کی تیاریوں میں مصروف ہونے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ انتخابی نتائج تبدیل کرنے کے لیے سب کو مل کر کام کرنا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ جب تک عوام کا اپنا رہنما ایوان میں نہیں پہنچے گا، تب تک عام لوگوں کی آواز ایوان تک نہیں پہنچ سکے گی۔ انہوں نے عظیم شخصیات کی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سماج کے حقوق کے لیے کئی عظیم شخصیات نے اپنے خاندان تک کی قربانی دی۔ آج کے دور میں ان کی خدمات کو یاد کرتے ہوئے سماج کی بہتری کے لیے مسلسل کام کرنے کی ضرورت ہے۔ چندر شیکھر آزاد نے 2022 کے لوک سبھا انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آزاد سماج پارٹی نے دو نشستوں پر انتخاب لڑا تھا۔ان کے مطابق نگینہ لوک سبھا حلقے میں پارٹی نے کامیابی حاصل کی تھی، جبکہ ڈومریا گنج لوک سبھا حلقے میں پارٹی کو 80 سے زائد ووٹ ملے تھے۔انہوں نے کہا کہ اس مرتبہ پارٹی نے پہلے ہی 43 نشستوں پر اسمبلی انچارجوں کا اعلان کر دیا ہے اور اب اس سے زیادہ نشستوں پر انتخاب لڑنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔

چندر شیکھر آزاد کندئیلا پہنچے، رام لگن موریہ کے اہل خانہ سے کی ملاقات

والدہ کے انتقال پر تعزیت، واقعے اور خاندان کی موجودہ صورت حال دریافت کیا

رانی بازار/ ایودھیا، امرت وچار: آزاد سماج پارٹی کے قومی صدر اور نگینہ کے رکن پارلیمنٹ چندر شیکھر آزاد ایودھیا دورے کے دوسرے روز اتوار کو پورا قلندر تھانہ علاقے کے کندئیلا گاؤں پہنچے۔ یہاں انہوں نے ماضی میں پیش آئے بم اور فائرنگ کے واقعے میں ہلاک ہونے والے رام لگن موریہ کی رہائش گاہ پر پہنچ کر ان کے اہل خانہ سے ملاقات کی اور ان کا حال دریافت کیا۔ چندر شیکھر آزاد کے کندئیلا گاؤں پہنچنے کی اطلاع پر مقامی سطح پر سکیورٹی انتظامات بھی بڑھا دیے گئے۔ گاؤں میں خاطر خواہ تعداد میں پولیس اہلکار تعینات رہے۔ بتایا گیا کہ رام لگن موریہ ماضی میں پیش آئے بم اور فائرنگ کے واقعے میں زخمی ہوئے تھے، بعد ازاں ان کی موت ہو گئی تھی۔ حال ہی میں رام لگن موریہ کی والدہ کا بھی انتقال ہو گیا۔ اسی سلسلے میں چندر شیکھر آزاد اہل خانہ سے ملاقات اور تعزیت کے لیے ان کے گھر پہنچے۔ ملاقات کے دوران انہوں نے اہل خانہ سے واقعے اور خاندان کی موجودہ صورت حال کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کیا۔ اس دوران گاؤں میں سکیورٹی انتظامات کے پیش نظر پولیس فورس موجود رہی۔ چندر شیکھر آزاد کا ایودھیا دورہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب رام لگن موریہ معاملے کو لے کر مقامی سطح پر بحث جاری ہے۔ ان کے کندئیلا گاؤں پہنچنے کو لے کر مقامی لوگوں میں بھی دلچسپی دیکھی گئی۔

مایاوتی نے امبیڈکر کے خط کا حوالہ دے کر آکاش کو دیا جواب

بسپا میں عہدوں کی تبدیلی، ایشان کو اہم ذمہ داری ملے گی

لکھنؤ۔بسپا سپریمو مایاوتی نے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی جانب سے ان کے بیٹے یشونت بی. امبیڈکر کو لکھے گئے خط کا حوالہ دیتے ہوئے آکاش آنند کو آئینہ دکھایا۔انہوں نے کہا کہ 'بہوجن سماج' ہی میرا اصل خاندان ہے۔ اقتدار کی ماسٹر چابی کے ذریعے انہیں 'مظلوم سے حکمراں طبقہ' بنانا میرا مشن، مقصد اور عہد ہے۔ اس کے لیے میں اپنے بھائی بہن وغیرہ کے خلاف کسی بھی حد تک جا سکتی ہوں۔ جیسا کہ ڈاکٹر امبیڈکر نے مثال پیش کی، یہی میرا بھی عزم ہے۔بسپا سپریمو نے کہا کہ انہوں نے یہ فیصلہ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے لکھے گئے ایک خط سے متاثر ہو کر لیا ہے، جو انہوں نے اپنے بیٹے یشونت بی. امبیڈکر کو لکھا تھا۔ ڈاکٹر امبیڈکر نے لکھا تھا کہ 'آپ کو مطلع کرنا ہے کہ اپشم کی جانب سے کئی خطوط موصول ہوئے ہیں کہ آپ انہیں بدھ بھوشن پرنٹنگ پریس کے اکاؤنٹنٹ اور کیشیئر کی حیثیت سے اپنی ذمہ داری ادا کرنے نہیں دے رہے ہیں۔ آپ کو ایسا لگتا ہے کہ آپ پریس کو اپنے قبضے میں لے لیں گے۔ میں آپ کو خبردار کر رہا ہوں کہ پریس عوامی ملکیت ہے۔ آپ کا طرزِ عمل مناسب نہیں رہا ہے۔ اگر آپ نے میری آخری ہدایت کی پروا نہیں کی تو میں آپ کو پریس سے باہر نکال دوں گا۔ اس انتباہ کے بعد بھی نہ ماننے پر آپ کے خلاف مقدمہ بھی چلاؤں گا۔'بسپا سپریمو نے 23 ستمبر کو پارٹی کے ملک بھر کے عہدیداروں کی میٹنگ طلب کی ہے، جس میں ایشان کو اہم ذمہ داری دینے کا اعلان کیا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی آئندہ سال پانچ ریاستوں میں ہونے والے اسمبلی انتخابات پر بھی غور وخوض کیا جائے گا۔ خاص طور پر اتر پردیش، اتراکھنڈ اور پنجاب کے انتخابات میں امیدواروں کے انتخاب پر تبادلۂ خیال کیا جائے گا۔ بسپا سپریمو نے تمام عہدیداروں اور کارکنوں سے کہا ہے کہ وہ انتخابات کی تیاری میں پوری طاقت کے ساتھ مصروف ہو جائیں۔ بہوجن سماج پارٹی میں ایک بار پھر بڑی تبدیلی ہوئی ہے۔ بسپا سپریمو مایاوتی نے اپنے سابق فیصلے کو تبدیل کرتے ہوئے اپنے چھوٹے بھتیجے ایشان آنند کو دوبارہ ذمہ داریاں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہیں اپنی بھتیجی دیپیکا آنند کو پارٹی میں آنے سے پہلے ہی باہر کا راستہ دکھا دیا۔ مایاوتی نے گزشتہ دنوں ایشان کو چیف سیکٹر انچارج بنایا تھا، لیکن چھ دن بعد ہی عہدے سے ہٹا دیا تھا۔ وہیں بڑے بھتیجے آکاش آنند کے حوالے سے ان کی ناراضی اب بھی برقرار ہے۔ بسپا سپریمو نے اتوار کو سوشل میڈیا پر اپنے فیصلوں کی اطلاع دی۔ انہوں نے کہا کہ شادی کے بعد سے آکاش آنند کے رویے کی وجہ سے کچھ دن پہلے انہیں دوبارہ پارٹی سے الگ کرنا پڑا تھا۔ وہ اپنے سسر اشوک سدھارتھ کے جال میں پھنس چکے ہیں، جس کی وجہ سے آکاش کو واپس لینا پارٹی کے لیے غداری ہوگی۔ میں پارٹی مخالف یہ کام نہیں کر سکتی۔ بھائی آنند کمار کے خاندان میں سے کسے پارٹی میں آگے بڑھاؤں، یہ میرے لیے ایک الجھن بنی ہوئی تھی، جسے ختم کرتے ہوئے اب میں نے ایسے رکن کو پارٹی میں آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے جو آکاش کے نقشِ قدم پر بالکل بھی نہ چلے۔ آنند کی بیٹی دیپیکا آنند کی شادی کے بعد ان کا معاملہ بھی اگر آکاش جیسا ہی نکلا تو یہ بھی پارٹی کے مفاد میں درست نہیں ہوگا۔ اسی وجہ سے اب دونوں کو پارٹی سے دور رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے، جس میں اب کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ صرف ایشان کو باوقار ذمہ داری دے کر آگے بڑھایا جائے گا۔ اگر ان لوگوں نے پارٹی مخالف کوئی بھی عمل کیا تو انہیں باہر کا راستہ دکھا دیا جائے گا۔ ایسی صورتِ حال میں آنند کمار کے خاندان میں سے کسی کو پارٹی میں ذمہ داری نہیں دی جائے گی۔ تب پارٹی میں ہی کام کرنے والے دلت طبقے کے کسی ایک مشنری اور وفادار کارکن کو آگے بڑھایا جائے گا۔ بسپا سپریمو نے کہا کہ اگر پارٹی کے لوگوں کو سیاست میں کامیاب ہونا ہے اور سماج کے لیے کچھ کرنا ہے تو انہیں میری طرح رشتے ناتوں وغیرہ کی محبت سے اوپر اٹھ کر اپنی پوری ایمانداری اور وفاداری کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔ بسپا کے بانی کانشی رام نے بھی سیاست میں آنے کے بعد اپنے رشتہ داروں کو سیاسی فائدہ پہنچانے سے دور رکھا ہے۔ انہیں صرف بے لوث جذبے کے ساتھ پارٹی تنظیم میں کام کرنے کی اجازت دی۔ ان سے متاثر ہو کر میں نے بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگی 'بہوجن سماج' کے لیے وقف کر دی ہے۔

216 سال بعد میر تقی میر کی یاد میں بڑا پروگرام

نشانۂ میر پر شعرا اور نوابی خاندان نے خراج عقیدت پیش کیا

لکھنؤ۔20 ستمبر** رائل فیملی آف اودھ کے زیر اہتمام سٹی اسٹیشن واقع نشانۂ میر پر 216 سال بعد آج میر تقی میر کی وفات/انتقال کے موقع پر انہیں خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے ایک بڑے پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی معزز ہائی کورٹ کے جج قمر حسن رضوی کی موجودگی میں ریٹائرڈ آئی اے ایس انیس انصاری کی صدارت میں "یادِ میر"، غمگین ماحول میں منائی گئی۔ رائل فیملی آف اودھ کے جنرل سکریٹری شکوہ آزاد نے بتایا کہ نشانۂ میر پر حسین آباد ٹرسٹ کی جانب سے بھیجے گئے شاہی چوبداروں اور ماتمی باجے نے اپنی غمگین آوازوں کے ساتھ پروگرام میں شرکت کی۔ مہمانِ خصوصی معزز قمر حسن رضوی اور رائل فیملی آف اودھ سے وابستہ نوابین نے مزار پر گل پوشی کی۔ نواب علی اکبر، نواب سمیر علی خاں، نواب محمد علی جعفری، نواب علی اشتر، نواب محمد حسن، نواب اظہر حسین، کبّن نواب، معصوم رضا ایڈووکیٹ، نواب عسکری زیدی، نواب وقار جعفری، نیوی کیپٹن سید اصغر عباس رضوی، محکمۂ اطلاعات کے ایڈیشنل ڈائریکٹر امجد حسین، عمران رضوی کے علاوہ بڑی تعداد میں نوابی خاندان کے افراد نے گل پوشی کی اور میر تقی میر کی یاد میں ان کے انتقال کے موقع پر 20 ستمبر کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر لکھنؤ کے معروف شعرا وقار سلطانپوری، رضا صفی پوری اور اظہر لکھنوی نے اپنے کلام سے سماں باندھ دیا۔ پروگرام کا آغاز مولانا ارشد حسین نے تلاوتِ کلام پاک سے کیا۔ اس موقع پر خواجہ معین الدین چشتی کے وائس چانسلر مہرُخ مرزا، یونٹی مشن اسکول کے بانی مولانا کلبِ حسین نوری، مولانا شفیق حسین شفق کے علاوہ سیکڑوں افراد موجود تھے۔ مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے ہائی کورٹ کے جج معزز قمر حسن رضوی نے میر تقی میر کو صرف لکھنؤ ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی سطح کا شاعر قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ میر انیس، مرزا دبیر اور جوش ملیح آبادی نے بھی میر تقی میر کی شاعری کو بنیاد بناتے ہوئے ان کی شاعری کو سراہا۔ اودھ کے نوابین نے بھی میر تقی میر کے قلم کی قدر کی اور انہیں عہدوں کے ساتھ وظیفہ بھی دیا۔

انہوں نے اس موقع پر میر تقی میر کا ایک شعر بھی پڑھا:

"پتا پتا، بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے، باغ تو سارا جانے ہے"

اس موقع پر پروگرام کی صدارت کر رہے سینئر آئی اے ایس انیس انصاری نے بھی میر تقی میر کا ایک شعر پڑھا:

"فقیرانہ آئے، صدا کر چلے
میاں خوش رہو، ہم دعا کر چلے"

انہوں نے اس موقع پر میر تقی میر کی شخصیت اور شاعری پر روشنی ڈالتے ہوئے رائل فیملی آف اودھ کی جانب سے منعقد کیے گئے پروگرام کی ستائش کی اور اپیل کی کہ 20 ستمبر 2027 کو بھی اسی مقام پر پروگرام کا انعقاد کیا جائے، تاکہ لوگ اس موقع پر جمع ہو کر میر تقی میر کی یاد تازہ کرتے رہیں۔ رائل فیملی آف اودھ کے جنرل سکریٹری شکوہ آزاد نے پروگرام کی نظامت کرتے ہوئے کہا کہ ایک مرتبہ میر تقی میر چوک واقع تحسین علی خاں کی مسجد کی سیڑھیوں پر بیٹھے ہوئے کچھ اشعار گنگنا رہے تھے۔ اسی دوران وہاں سے نواب آصف الدولہ کی سواری گزر رہی تھی۔ لوگ نواب آصف الدولہ کو فرشی سلام پیش کر رہے تھے، جبکہ میر تقی میر سیڑھیوں پر بیٹھے اس سواری سے بے نیاز رہے۔ نواب آصف الدولہ نے جب یہ منظر دیکھا تو انہیں ناگوار گزرا۔ انہوں نے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ اس شخص کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں۔ جب انہیں بتایا گیا کہ یہ شخصیت کوئی اور نہیں بلکہ معروف شاعر میر تقی میر ہیں تو انہیں سرکاری مہمان کی حیثیت سے دربار میں بلایا گیا۔ اسی موقع سے میر تقی میر نواب آصف الدولہ کے قریب آئے۔ بعد ازاں میر تقی میر کا 20 ستمبر 1810ء کو انتقال ہو گیا۔ آج ان کی برسی کا دن ہے۔ رائل فیملی آف اودھ ان کی برسی کے موقع پر انہیں خراجِ عقیدت پیش کرتی ہے اور "یادِ میر" پروگرام میں شرکت کرنے والے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

ایس سی، ایس ٹی حقوق پر بی جے پی حکومت پر کانگریس کا حملہ

راجندر پال گوتم کا الزام، دلت طلبہ کو نقصان پہنچانے کا دعویٰ

لکھنؤ، 20 ستمبر 2026** آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اتر پردیش کانگریس انچارج اور سابق وزیر راجندر پال گوتم نے آج ریاستی کانگریس ہیڈکوارٹر میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی مرکزی اور ریاستی حکومت ملک کی ایک بڑی آبادی، یعنی درج فہرست ذاتوں اور قبائل کے حقوق پر مسلسل کاری ضرب لگا رہی ہے اور ان کے حقوق پر حملہ کر رہی ہے۔ انہوں نے سخت الفاظ میں کہا کہ ویسے بھی ہمیں یوگی جی اور مودی جی سے یہ امید نہیں ہے کہ وہ درج فہرست ذاتوں اور قبائل (ایس سی/ایس ٹی) کے ساتھ کسی طرح کا انصاف کریں گے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ ہندوستان کے آئین کو نہیں مانتے۔ بی جے پی کی پالیسیاں ہمیشہ سے محروم طبقات کے حقوق دبانے والی رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش کے سہارنپور، امبیڈکر نگر، قنوج اور جالون میں واقع چار سرکاری میڈیکل کالجوں کی تعمیر درج فہرست ذاتوں کی فلاح کے لیے مختص اسپیشل کمپونینٹ پلان (ایس سی پی) کی رقم سے کی گئی تھی۔ ان کالجوں میں 70 فیصد نشستیں دلت سماج کے طلبہ کے لیے مختص کی گئی تھیں اور ان میڈیکل کالجوں میں 200 نشستیں مقرر تھیں۔ انہوں نے کہا کہ عدالت میں ایک نجی عرضی دائر کی گئی، جس میں سال 2025 میں معزز ہائی کورٹ میں ریاستی قانونی افسر نے حکومت کی پالیسی اور حکومت کے موقف کو قانونی طور پر مؤثر انداز میں پیش نہیں کیا، جس کے نتیجے میں معزز ہائی کورٹ نے پالیسی سے متعلق دفعات ختم کرنے کا حکم دے دیا، حالانکہ معاملہ ڈویژن بنچ میں ابھی زیرِ التوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس کے نتیجے میں ان میڈیکل کالجوں میں جہاں دلت طبقے کے طلبہ کے لیے 70 فیصد داخلے کی گنجائش تھی، وہ گھٹ کر 21 فیصد رہ گئی اور اسپیشل کمپونینٹ پلان کے تحت دلت طبقے کے طلبہ کو ملنے والی تمام سہولتوں سے بھی محروم کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ریزرویشن کے نظام سے متعلق عدالت میں جاری کارروائی کے دوران ریاست کی بی جے پی حکومت نے درج فہرست ذاتوں کے مفادات سے متعلق اس اہم پہلو کو مؤثر طریقے سے پیش کیا ہوتا تو دلت سماج کے طلبہ کو اتنا بڑا نقصان نہ اٹھانا پڑتا۔ اس سے دلت سماج کے تئیں بی جے پی اور آر ایس ایس کی نیت ظاہر ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کے 28 سال گزرنے کے بعد بھی جب ملک کے دلتوں اور محروم طبقات کی حالت میں کوئی خاص بہتری نظر نہیں آ رہی تھی، تب کانگریس پارٹی نے 1975 اور 1978 میں درج فہرست ذاتوں اور قبائل کی صورتِ حال پر ایک تفصیلی مطالعہ کرایا تھا۔ اس مطالعے کی رپورٹ کی بنیاد پر دلتوں کی ترقی کے لیے ایک خصوصی منصوبہ تیار کیا گیا۔ منصوبہ بندی کمیشن کے ذریعے 1978-79 میں شیڈول کاسٹ کمپونینٹ پلان اور ٹرائبل سب پلان (ایس سی پی) کی بنیاد رکھی گئی، تاکہ بجٹ کا ایک مقررہ حصہ براہِ راست دلت سماج کی فلاح و بہبود اور ان کی تعلیم پر خرچ کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ اس منصوبے کا سب سے اہم اور تکنیکی اصول یہ ہے کہ اگر کوئی بھی حکومت خصوصی کمپونینٹ پلان کی رقم مقررہ مالی سال میں خرچ نہیں کر پاتی تو اسے اگلے سال کے لیے منتقل کرنا لازمی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بچی ہوئی رقم ختم نہیں کی جا سکتی، بلکہ اسے اگلے سال کے بجٹ میں شامل کر کے صرف اور صرف دلت سماج کی ترقیاتی سرگرمیوں پر خرچ کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ بی جے پی حکومت اس اصول کی خلاف ورزی کر رہی ہے اور دلتوں کے حق کی رقم کو دوسری مد میں منتقل یا ختم کیا جا رہا ہے، جس کے باعث دلت سماج کے نوجوانوں کی اسکالرشپ اور ان کے ہاسٹلوں کی ترقی کا کام پوری طرح ٹھپ پڑ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ درج فہرست ذاتوں اور قبائل کے نوجوانوں اور طلبہ کے حقوق کی یہ لڑائی سڑک سے لے کر عدالت تک لڑی جائے گی۔ پریس کانفرنس میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سکریٹری اور اتر پردیش کے شریک انچارج سنجیو آریہ، میڈیا محکمہ کے چیئرمین کنور سنگھ نیشاد، وائس چیئرمین محترمہ پرینکا گپتا، زونل کوآرڈینیٹر پونیت پاٹھک، ریاستی ترجمان سچن راوت، محترمہ سدھی شری، مان سنگھ چوہان، حمام وحید سمیت دیگر افراد موجود تھے۔

سینکڑوں افراد نے کانگریس کی رکنیت اختیار کر لی

راجندر پال گوتم نے بی جے پی حکومت کو عوام مخالف قرار دیا

لکھنؤ، 20 ستمبر۔ کانگریس پارٹی کی پالیسیوں پر اعتماد اور کانگریس کی اعلیٰ قیادت ملکارجن کھڑگے، سونیا گاندھی، راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے آج اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے ہیڈکوارٹر میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اتر پردیش انچارج و سابق وزیر راجندر پال گوتم کے سامنے ریٹائرڈ پولیس افسران سمیت گورکھپور، پریاگ راج، لکھنؤ، اعظم گڑھ اور سلطان پور کے سیکڑوں افراد نے کانگریس پارٹی کی رکنیت اختیار کی۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے جوائننگ انچارج نتن شرما نے رکنیت اختیار کرنے والے افراد کو باقاعدہ کانگریس پارٹی کی ابتدائی رکنیت دلائی۔ کانگریس کی رکنیت اختیار کرنے والوں میں ضلع باندا کے پشپیندر شریواستو نے سماج وادی پارٹی چھوڑ کر اپنے حامیوں کے ہمراہ کانگریس پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔ ان کے علاوہ ریٹائرڈ پولیس سپرنٹنڈنٹ کرپا شنکر سروج، ریٹائرڈ پولیس سپرنٹنڈنٹ اودھیش پرساد، ریٹائرڈ تھانہ انچارج ایل ڈی بھارتی، ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس دیپ چند، سشیل کمار، اشرف عرف پپو خان، ڈاکٹر امیت کمار، ببلو پرساد، چندن کمار، نوئیڈا کے کرپا رام شرما، ماسٹر بدر الدین، محمد ذیشان، گورکھپور کے سمپورنانند عرف انیش بھائی، شیوانند، جتیندر کمار، ششی کانت، آکاش کمار، سندیپ کمار، مرتیونجے موریہ، ایس ایل موریہ، منا سنگھ کشواہا، لکھنؤ سے سمن ترویدی، نیرودھنی ترپاٹھی، ابھیشیک موریہ، شیویندر پرتاپ، اعظم گڑھ کے اتم چترویدی، سلطان پور سے ہنومان یادو، پریاگ راج کے سمیر پرتاپ سنگھ، رام شرن سروج سمیت مختلف اضلاع کے سیکڑوں افراد نے کانگریس پارٹی کی رکنیت اختیار کی۔ رکنیت سازی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اتر پردیش انچارج راجندر پال گوتم نے کہا کہ آج ملک اور ریاست میں بی جے پی کی عوام مخالف پالیسیوں سے ہر طبقہ پریشان ہے۔

راجو سدھارتھ کی موت کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کا مطالبہ

راجندر پال گوتم نے اہل خانہ کو ہر ممکن تعاون دلایا

شاہجہاں پور: 20 ستمبر (پی این ایس) کانگریس لیڈر راجیش سدھارتھ کے بھائی راجو سدھارتھ کی علاج کے دوران موت کی جانچ کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے انچارج اور سابق وزیر راجندر پال گوتم نے گاؤں سیسورا میں منعقدہ تعزیتی اجلاس میں شرکت کی۔ انہوں نے آنجہانی راجو سدھارتھ کو خراج عقیدت پیش کیا اور خاندان کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ اس دوران راجیش سدھارتھ نے الزام لگایا کہ ان کے بھائی کی موت لکھنؤ کے ایک نجی اسپتال میں ڈاکٹروں کی مبینہ لاپرواہی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ انہوں نے اعلیٰ سطحی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ راجندر پال گوتم نے راجو سدھارتھ کو خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ وہ اور پوری کانگریس پارٹی راجیش سدھارتھ کے ساتھ کھڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پرائیویٹ ہسپتالوں میں لوٹ مار جاری ہے۔ ادھر راجیش سدھارتھ کے بڑے بھائی راجیش سدھارتھ نے الزام لگایا کہ ان کے بھائی کی موت ڈاکٹروں کی لاپرواہی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ ہسپتالوں کی مبینہ من مانی کے خلاف آواز بلند کی جائے تاکہ کسی اور خاندان کو ایسے سانحے کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ راجندر پال گوتم نے یقین دلایا کہ اگر تحقیقات میں اسپتال کی جانب سے غفلت کا پتہ چلتا ہے تو کارروائی کی جائے گی۔ تعزیتی اجلاس کے دوران راجندر پال گوتم نے مرکزی اور اتر پردیش حکومتوں کو بھی نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش میں پرائیویٹ اسپتال ایک صنعت بن رہے ہیں۔ لوگوں کو متاثر کرنے والے تباہ کن سیلاب کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے وزیر اعظم کی سالگرہ کی تقریبات پر بھی سوالات اٹھائے۔ یو جی سی کے معاملے پر انہوں نے بی جے پی پر زور دیا کہ وہ دلتوں کے تعلق سے اپنا موقف واضح کرے۔ روزگار کے معاملے پر انہوں نے اتر پردیش حکومت پر نوکریاں دینے کے بجائے چھیننے کا الزام لگایا۔ کانگریس لیڈر راجندر پال گوتم نے کہا کہ تباہ کن سیلاب کی وجہ سے لوگ مختلف مقامات پر پھنسے ہوئے ہیں۔ کوچنگ انسٹی ٹیوٹ اور پوسٹ گریجویٹ اداروں میں طلباء مر رہے ہیں، اس کے باوجود وزیر اعظم چراغ جلا کر اپنی سالگرہ منا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر بی جے پی دلتوں کے خلاف ہے تو اسے کھل کر سامنے آنا چاہیے اور دوسروں کے کندھوں پر بندوق کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ چھ مہینوں میں ایک لاکھ لوگوں کو نوکریاں دینے کے یوگی کے بیان کے بارے میں راجندر پال گوتم نے کہا کہ اتر پردیش حکومت نوکریاں دینے کے بجائے چھین رہی ہے۔

ہردوئی میں دردناک سڑک حادثے میں ہیڈ ماسٹر کی موت

ہردوئی، 20 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش میں ہردوئی ضلع کے بہٹا گوکل تھانہ علاقے میں اتوار کی دوپہر ہوئے ایک دردناک سڑک حادثے میں پرائمری اسکول کے ہیڈ ماسٹر کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ پولیس ذرائع کے مطابق، سارا خاص گاؤں کے رہنے والے اما کانت (48) بہیڑا رسول پور میں واقع سرکاری پرائمری اسکول میں ہیڈ ماسٹر کے عہدے پر تعینات تھے۔ اتوار کی دوپہر تقریباً 11:30 بجے وہ اپنے آبائی گاؤں سے پہانی چنگی میں واقع جبرا پور رہائش گاہ جا رہے تھے۔ اسی دوران ٹوڈر پور تیراہے کے آگے ہندوستان پیٹرول پمپ اور پولیس چوکی کے قریب ان کی گاڑی شدید حادثے کا شکار ہو گئی۔ ٹکر اتنی زبردست تھی کہ انہوں نے موقع پر ہی دم توڑ دیا۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی مقامی پولیس موقع پر پہنچی اور لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ واقعے کی خبر ملتے ہی متوفی کے گھر میں کہرام مچ گیا۔ لواحقین میں بیوی سنیتا، دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔

تشنہ عالمی کی نویں برسی پر ادبی تقریب کا انعقاد

ڈاکٹر راہی معصوم رضا پر بھی خصوصی گفتگو، کتاب کا اجراء

لکھنؤ: 20 ستمبر۔ جن سنسکرتی منچ (جسم) کی طرف سے اردو شاعر تشنہ عالمی کے نویں یوم یادگار کے موقع پر یوپی پریس کلب حضرت گنج لکھنؤ میں ڈاکٹر راہی معصوم رضا تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت ابھینو قدم کتابچہ کے ایڈیٹر جے پرکاش دھوم کیتو نے کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر تشنہ عالمی ایک عجوبہ ناٹک کی کتاب کا اجراء بھی ہوا۔ اس کتاب کے مصنف شبیر حسن علی ساگر ہیں۔ انہوں نے تشنہ عالمی کی شاعری زندگی اور جدوجہد کو اس ناٹک میں رقم کیا ہے۔ پروگرام کے شروعات میں سروجنی بشت نے تشنہ عالمی کی شاعری سے بھی لوگوں کو مخاطب کرایا۔ پروگرام میں خصوصی طور سے اس میں سو سال راہی کے موضوع پر چرچہ ہوئی۔ یہ سال ڈاکٹر راہی معصوم رضا کی یوم یادگار کا رہا ہے۔ اس پروگرام میں ابو ہریرہ (دہلی) سہیل وحید، پروفیسر ڈاکٹر عشرت ناہید، شکیل صدیقی، نظامت کر رہے فرزانہ مہدی و صدارت کر رہے جے پرکاش دھوم کیتو نے خطاب کیا۔ اور ڈاکٹر راہی معصوم رضا کے ادبی سفر پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر خصوصی طور سے اموبہ کے صدر سید محمد شعیب، ایڈوکیٹ محمد فیضان عزیز، انجینئر جاوید، ہری چرن پرکاش، ڈاکٹر اوشا رائے، ایرا سریواستو، نیر عمر، تصویر نقوی، شیلیش پنڈت، اشوک مشرا، دھرمیندر کمار، شہنشاہ حسین، الکا پانڈے، مندا کنی رائے، آشیش سنگھ، جے سریواستو، انل کمار سریواستو، رینو شکلا، نگینہ نشا، ول کشور، اوتار سنگھ بہار، نگینہ نشاء، کے کے شکلا، ویریندر ترپاٹھی، شری پرکاش مشرا، وغیرہ موجود تھے۔